ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ - | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ؏ ضمیمہ درس قرآن مجید

Reg. No. L. CCLXXXVIII

Reg. No. CCLXXXVIII

مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر ہر صد | پس از سیدنا و مولانا غلام احمد علیہ السلام

قیمت پیشگی چار روپے للعہ | معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۱ | ۲۵ صفر ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۴ پھاگن سمت ۱۹۶۸ | نمبر ۲۰ و ۲۱

کس بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

کتب بدر ایجنسی

بمعہ قیمت کتب

پارہ الحد سیقول تقطیع کلاں ۲ر پارہ الحد سیقول خورد ۱ر ضرورت الامام ۱۰ر نور القرآن حصہ دوم ۴ر خلافت راشدہ ؏ ۴ر جام شہادت ۰ر یادگار کریم ۰ر التبیان ۱۰ر شہادت القرآن ۴ر حمامۃ البشریٰ ۸ر اوامر نواہی قرآن ۹ر لیکچر لاہور ۱۰ر دعوۃ الندوہ ۱ر دافع البلاء ۱ر نور القرآن ؏ ۳ر اعجاز احمدی ۶ر آسمانی فیصلہ ۲ر رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء ۳ر مجموعہ آمین ۰ر کشف الغطاء ۲ر اربعین ۱ر ستارہ قیصرہ ۰ر سناتن دھرم ۰ر مسک العارف ۱۰ر راز حقیقت ۱ر مسلمانوں کا خدا اور اُس کے حضور دُعا ... ۲ر فصل حق ۲ر تحفۃ الندوہ ۰ر جواب سراج الدین عیسائی ۱۰ر چیٹھی مسیح ۱ر سی حرفی عبد القدوس احمدی کا من مولوی محمد علی ۱ر بلاغ لقوم عابدین ۱۰ر تحفۃ المشتاقین ۰ر کرشن اوتار ر گلدستہ احمدی ر

سیف حق ۱ر سی حرفی اللہ داد خان ر صدقے جاواں ر جام وحدت ر گل موتیا ر دمن احمدی اللہ داد خان ۱ر [illegible] ر سی حرفی فضل دین ر کلمۃ الفصل ۱ر گلدستہ رسالت ۲ر سچ بیان ۲ر تعلیم القرآن ۱ر مسیح موعود دی سچائی تے اسدی تصدیق ر نیر کی فریاد ر تحفۃ العرب ۲ر نظم متعلق خوف موت ر سچ دا سدا ر گلدستہ حمدار فرزند علی ۳ر مجربات نور دین حصہ اول ۱ر حصہ دوم ۱۰ر سری نہہ کلنگ درشن ۸ر فتح دین ۳ر کرشن لیلا ۱ر مورکھ سدھ ۱ر الاستخلاف ۴ر غلامی ۳ر القول الصحیح ۱ر نظم مستورات ۰ر شہادت آسمانی ۵ر شہادت آسمانی حصہ دوم ۲ر معیار الصادقین ۳ر الحق لدھیانہ ۶ر الحق دہلی ۸ر لغات القرآن حصہ دوم ؏ ر خزینۃ المعارف ۴ر خزینۃ المعارف حصہ دوم ۴ر خطبہ الہامیہ ؏ ر ٹیچنگز آف اسلام .. ۴ر مجموعہ عربی نظم ۶ر مباحثہ مونگیر ۴ر تصدیق کلام ربانی ۸ر عبرت ۴ر تنائی ہرزہ درائی ۲ر چودھویں صدی کا یہودی ۲ر ثنائی فرار ۳ر واقعات بھاگل پور ۴ر

علمائے خلف ۸ر نور دل ۰ر حق کا پرچار یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ۰ر بائیبل کا پرچار ۱۰ر [illegible] نجات کی حقیقت ۱ر محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۱ر اسلام کی پہلی کتاب قصیدہ مہدویہ ر احمدی پاکٹ بک ہر دو حصہ براہین احمدیہ بے جلد ؏ در ثمین بجلد ۱ر فتاوے احمدیہ ہر سہ حصہ مکمل ؏ ر در ثمین اردو فارسی مکمل مجلد ۹ر در ثمین اردو مجلد ۴ر در ثمین فارسی مجلد ۶ر عربی بول چال ۲ر لیکچر مہر سنگھ ر

خوشخبری

سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپکر طیار ہو رہے ہیں احباب منگوا کر مفت تقسیم کریں ؁

دس شرائط بیعت - ؏ ۳ حضرت مرزا صاحب کا مذہب ان کے اپنے الفاظ میں اقتباس از اردو نثر ؏ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس از اردو نظم - ؏ ۸ اب یا رب مقصود حضرت مولوی غلام رسول صاحب [illegible] عیسائیوں کے لفظ باپ کی حقیقت [illegible] اسلامی اصطلاح قیمت فی ٹریکٹ ایک پیسہ - ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی قادیان ؁

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں: ناسور کی حالت بدستور ہے اور آپ کے دائیں شانے میں درد رہا۔ صبح شام اور بعد مغرب کے درس میں قرآن شریف درس حدیث وغیرہ سب بدستور جاری ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں خیریت ہے۔ پچھلے جمعہ کا خطبہ حسب معمول حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب عنقریب چندہ ضعفاء کے واسطے سفر پر جانے والے ہیں۔ خدا انکا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت خود تا حال مالیر کوٹلہ میں ہیں۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی یہیں رونق افروز ہیں +

مبارک

ایک عرصہ ہوا۔ حضرت صوفی غلام رسول صاحب نے مجھے اپنا ایک خواب سنایا تھا کہ حضرت عیسیٰ میری بیوی کے پیٹ کے اندر گھس گئے ہیں۔ میں نے تعبیر عرض کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عیسوی صفت والا لڑکا عطا کریگا اب مولوی صاحب نے یہ بشارت سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مولود مسعود عطا فرمایا ہے جس کا نام انہوں نے بعض الہامات کی بنا پر مصلح الدین مسیح احمد رکھا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مولود کو مسعود اور [illegible] کا نام رکھا گیا ہے۔ واقعی مظہر مسیح معین الدین اور مصلح الدین بنائے۔ آمین +

ایک اور مبارک

ایسا ہی ہمارے مکرم دوست ماسٹر عبد الرحمن صاحب جالندھری نو مسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جس کی خبر بھی ماسٹر صاحب کو پہلے سے دیگئی تھی اور انہوں نے اپنے کئی ہندو مسلمان دوستوں کو اس کی خبر کی تھی۔ اس مولود مسعود کا نام شریف احمد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ اعین بنائے۔ ہمارے سکھ ہمعصر مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ عبد الرحمن پھر سکھ ہو گیا ہے۔ حالانکہ عبد الرحمن نے اس کے جواب میں ایک اور عبد الرحمن بھی پیش کر دکھایا ہے۔ اللھم زد فزد +

نیک تحریک پر عمل

ہمارے دوست برادر ولیداد خانصاحب نے تحریک کی تھی کہ جلسہ تاجپوشی پر ملازمان اپنی نصف تنخواہ جو انہیں زائد ملے گی۔ صدر انجمن میں دیدیں۔ اس کو انہوں نے سب سے اول عملی رنگ دیا ہے اور اپنا حصہ مبلغ ۵ر صدر انجمن کے خزانہ میں بھیج دیئے ہیں +

وی پی

اُن تمام صاحبان کی خدمت میں جن کی طرف سے قیمت اخبار تا حال وصول نہیں ہوئی۔ ۸ مارچ ۱۹۱۲ء کا پرچہ بذریعہ وی پی کیا جائے گا۔ کارخانہ میں روپے کی اشد ضرورت ہے اگر اب بھی خریداران نے قیمت نہ دی تو مشکلات کا سامنا ہوگا +

دُعا مدد

ہمارے مکرم عزیز دوست سید وزارت حسین کی بیماری کا تار آیا ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ اس پیارے بھائی کی صحت کے واسطے درد دل سے دُعا کریں +

صوفی غلام محمد صاحب بی اے کے امتحان میں جانے والے ہیں احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں +

کون صاحب ہیں

کوئی صاحب شاکی ہیں کہ انہیں ماہ دسمبر کے پرچے نہیں ملے۔ نیز ضمیمہ درس صفحہ ۲۸۱ لغایت ۲۸۴ نہیں ملا۔ شکایت بڑے زور سے کی ہے مگر اپنا نام پتہ نہیں لکھا۔ مُہر ڈاک پر ایک حصہ نام کوٹ اور حروف [illegible] پڑھا جاتا ہے۔ اور بس +

تصحیح

برادر برکت علی صاحب مالاکنڈ سے لکھتے ہیں کہ یہاں سے خان صاحب سعد اللہ خانصاحب صوبیدار میجر نے بیعت کا خط لکھا تھا۔ مگر ان کا نام غلطی سے اخبار میں مظہر احمد چھپا ہے۔ اچھا۔ خانصاحب سعد اللہ تو ہیں خدا انہیں مظہر احمد ہی بنا دے۔ فال نیکو ہے +

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ جو بدر ایجنسی سے مل سکتی ہے +

مختار انجمن

سکرٹری صاحب صدر انجمن اطلاع دیتے ہیں کہ یکم نومبر ۱۹۱۱ء سے ماسٹر فقیر اللہ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ دفاتر و مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مختار عام کے فرائض کے بجالانے کی خدمت سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ اس تاریخ سے منشی امیر محمد صاحب چوہدری سکندر خانصاحب قوم راجپوت ساکن رہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیار پور کو مختار عام کی آسامی پر مقرر کیا گیا ہے +

مصافحہ

حکیم محمد عمر صاحب نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم اخبار کے ذریعہ سے ناظرین کو اس امر سے باخبر کر دیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کرنے کے واسطے ہاتھ اور بازو کو جھٹکا نہ دیا کریں۔ اس سے حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ انگریزی شیک ہینڈ کی یہاں ضرورت نہیں با ادب مصافحہ کرنا چاہیئے +

ضروری اطلاع

اس سے پہلے بھی احباب کو اطلاع دیگئی تھی۔ کہ جلسہ سالانہ یا مباحثہ کے لئے پہلے یہاں سے دریافت کر کے انتظام ہونا چاہیئے مگر اب تک عموماً یہی طریق برتا جاتا ہے۔ کہ احباب بجائے خود ایک فیصلہ کر کے سب کچھ کر لیتے ہیں۔ حتی کہ مباحثات میں شرائط بھی خود طے کر لیتے ہیں۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست بھیجدیتے ہیں۔ کہ فلاں تاریخ اس قدر واعظ یا لیکچرار یا مباحثہ کرنیوالے پہنچ جانے چاہئیں۔ لہذا سب احباب کو دوبارہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جہاں احباب کسی جلسہ کی ضرورت سمجھیں تو پہلے بوساطت دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح سے لیا کریں۔ دفتر سکرٹری کی معرفت ایسی درخواستیں آنے میں یہ فائدہ رہے گا کہ اوقات مقررہ پر ضروری آدمی فارغ ہو سکینگے +

الحق الیقین

راولپنڈی میں کسی مقلد صاحب نے ایک رسالہ بدین مضمون لکھا ہے کہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا۔ رفع یدین [illegible] بلند آواز سے آمین کہنا یہ چاروں باتیں ناجائز ہیں۔ اس کتاب کا نام تحفہ امین ہے ہم نے اس کتاب کو نہیں دیکھا۔ مگر اس کے جواب میں ایک کتاب الحق الیقین نام ہمارے پاس برائے ریویو آئی ہے۔ جس کے مصنف جناب مولوی محمد شفیع ابو الحسن العباسی صاحب سکندر آبادی ضلع بلند شہر ہیں اس کتاب میں بروایات صحیحہ ان چاروں باتوں کو جائز ثابت کیا گیا ہے اور فریق مخالف کے دلائل کو توڑا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے اکثر جھگڑے بیفائدہ ہوتے ہیں۔ اس میں کسی کو انکار نہیں کہ قرآن شریف سب سے مقدم ہے۔ اس کے بعد احادیث رسول اور آثار صحابہؓ ہیں۔ پھر بزرگانِ دین کے اقوال اور استدلال قابل قدر و عزت ہیں۔ اس رسالہ کے مندرجہ دلائل معقول ہیں مگر زبان تیز ہے جو ممکن ہے کہ ایسی ہی ضرورت پر استعمال کی گئی ہو جیسی ضرورت ہمارے مکرم دوست ابو القاسم کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں پیش آئی اور رسالہ احمدی لکھنا پڑا۔ رسالہ قابل دید ہے قیمت بمعہ محصول ڈاک و خرچ وی پی صرف ۴ر ہے اور ملنے کا پتہ یہ ہے + منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار ریلوے تالاب گنگنی سکل لکھنو + ان صاحب نے

ایڈیٹوریل

اب مسلمان کیا کریں ؟

آجکل اخباروں میں اس مسئلہ پر بحث چھڑی ہوئی ہے کہ اب مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ جس اخبار کو کھولکر دیکھو اس میں ایڈیٹوریل اور کمیونی کیٹڈ یہی مضامین نکلے چلے آتے ہیں۔ روزانہ اخبار تو روز اپنا منصبی فرض اسی مضمون پر پورا کر دیتے ہیں اور ہفتہ وار اپنا جوش ہر ہفتہ دکھلاتے ہیں۔ میں تو اخباروں کے پڑھنے کا بہت شوقین نہیں مگر تبادلہ میں ایک انبار اخباروں کا آجاتا ہے۔ کچھ انگریزی اخبار بھی آتے ہیں اور ایڈیٹری کے فرائض مجبور کرتے ہیں کہ کچھ دیکھ لوں۔ تو جس اخبار کو ہاتھ لگاؤ اس میں یہی قصہ بھرا پڑا نظر آتا ہے۔ اسلامی پریس تو خیر۔ ہندو پریس بھی اس میں دلچسپی لے رہا ہے اور اینگلو انڈین پریس بھی اپنی رائے دے رہا ہے۔ کوئی صاحب کہتے ہیں کہ اب مسلمانوں کی پالیسی کیا ہو۔ کوئی یہ سرخی جماتے ہیں کہ اب مسلمانوں کی روش کیا ہونی چاہیئے۔ کوئی فرماتے ہیں ہندوؤں سے مل جاؤ۔ کوئی کہتے ہیں نہیں ہندوؤں سے نہ ملو پر اُن کی طرح ایجی ٹیشن پھیلاؤ۔ کوئی نصیحت کرتے ہیں کہ نہیں نرمی اور محبت سے گورنمنٹ کے آگے اپنے عذرات پیش کرو۔ غرض جتنے موُنہہ اتنی باتیں۔ مگر کسی سے یہ مسئلہ حل ہونے میں نہیں آتا +

بدر کوئی پولیٹیکل پرچہ نہیں۔ نہ ہمیں پالی ٹیشین ہونے کا دعوے۔ نہ ہم پالیسی قایم کرنے کے مدعی۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ کوئی ہنسے یا روئے ہم تو صفائی اور سادگی سے عرض کر دیتے ہیں کہ ہمیں اس فقرے کے معنے ہی سمجھ میں نہیں آئے کہ اب مسلمان کیا کریں ؟ کیا مسلمان آج کوئی جدید قوم بننے لگی ہے ؟ کیا اسلام کسی نئے فرقے کا نام ہے ؟ جس کے قواعد اور ضوابط ہنوز مرتب ہو رہے ہیں۔ اور اُس کے بنانے والے چند کمزور انسان ہیں جو آئے دن انڈوں اور کاری جنڈولوں اور ترمیموں اور اصلاحوں کی بھرمار ہو رہی ہے۔ کیا اسلام کسی انسانی کونسل کی بنائی ہوئی تھیوری کا نام ہی جو تثلیث کے اڑنگے کی طرح آئے دن نئے پہلو بدلنے کا محتاج ہو ؟ کیا ہمارا نام مسلمان رکھنے والے نے اپنی حکومت کسی ایسے نائب کے سپرد کردی ہے جس کے کیئے ہوئے کو مٹانے کے واسطے منیب کو دقتیں اُٹھانی پڑیں ؟ ہرگز نہیں۔ مسلمان کون ہیں اور ان کو کیا کرنا چاہیئے۔ یہ سوال آج سے تیرہ سو سال قبل حل ہو چکا ہے۔ نہیں بلکہ ابتدائے آفرینش بنی نوع کے وقت ہی یہ مسئلہ طے ہو گیا تھا۔ اسجدوا ۔ فسجدوا کے عمل نے دکھایا ہے کہ مسلمان کیا کریں۔ پھر ابو الانبیا علیہ البرکات کو حکم ہوا۔ اسلم۔ فوراً جواب دیا۔ اسلمت۔ جس نے مسلمانوں کی قوم بنائی۔ اُس نے ان کے نام کے اندر ان کی پالیسی رکھدی (بشرطیکہ یہ لفظ پالیسی کا ایسی پاک جگہ استعمال کرنا جائز ہو) مسلمانوں کا کام ہے۔ اسلمت کہنا۔ فرمانبرداری کرنا۔ اطاعت کرنا۔ کس کی ؟ خدا کی۔ اس کے رسول کی۔ امیر کی۔ قسام ازل نے ابتدا سے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ ہمارا کام ہی سلامتی کو پھیلانا۔ امن کو قایم کرنا۔ حکام کی اطاعت کرنا اپنے امیر کی فرمانبرداری کرنا۔ اسی کا نام مسلمان ہے اور یہی مسلمان کا کام ہے +

مسلمانو! تم غیر قوموں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہو اور اسکے پیچھے چلنا چاہتے ہو۔ اپنے ہادی کی ہدایت چھوڑتے ہو اس واسطے تمہیں نہ وہ حاصل نہ یہ حاصل تم اپنی خوبیوں کو ترک کرتے ہو اور دوسروں پر حسد کرتے ہو۔ پس تمہیں نہ یہ ملتا ہے اور نہ وہ۔ سوچو اور غور کرو کہ ابتدا سے خدا نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ عرب کے ملک میں تمہاری کیا تعداد تھی۔ اور اس تعداد کی کیا ہستی تھی۔ دُنیا کی کونسی قوم تھی جو تمہیں مہذب خیال کرتی تھی۔ پھر تم دنیا بھر کے فاتح بنے۔ اور ان کو تہذیب سکھلانے والے ہوئے۔ بتلاؤ اس وقت کون سا ہتھیار تمہارے ہاتھ میں تھا۔ تمہیں یاد نہو تو میں بتلاؤں کہ وہ

اِسلام

تھا۔ جس نے ساری دُنیا کو تمہارے آگے نیچا دکھایا اور وہ مسلمان تھے جو چین سے اسپین تک پھیل گئے اور کوئی انہیں روکنے والا نہ ہوا۔ ہمارے اولوالعزم طبیب پر تم جھنجھلائے۔ جب اُس نے تمہیں کہا کہ تم میں سے اسلامی رُوح نکل گئی۔ اور یہ میت اب تو وہ خاک ہے۔ اس پر نہ اتراؤ۔ طبیب کی بات تو تلخ لگی۔ پھر اب تو تمہارے ہی گھر سے نوحہ خوانوں کی آوازیں آنے لگ گئی ہیں کہ ہائے اسلام۔ ہائے مسلمان۔ ہر اخبار یہی رونا رونے لگ گیا ہے کہ مسلمان کہاں ہے علیگڈھ کے دانا پیر مرد نے تو مدت ہوئی اس میت کا جنازہ بھی پڑھنے کیطرف قوم کو متوجہ کیا تھا۔ مگر اب تو چاروں طرف ہائے دہائی مچ گئی ہے۔ خواجہ ہمدرد تو بہتیری تشفی دیتے ہیں کہ جو نام زندے کا تھا وہی نام اس مرحوم کی میت کا ہے۔ مگر یہ تسلی کب تک کام دیگی اور اس لاشے کو کہاں تک کوئی سنبھالے گا۔ پس سوچو اور غور کرو۔ اور خدا کے بنو۔ اور اُس اسلامی رُوح کو خدا سے مانگو۔ اگر وہ تمہیں ملجائے تو پھر تم حاکم ہو یا محکوم۔ ہر دو حالتوں میں تمہارے لئے بہشت یہاں موجود ہے۔

مسلمان کیا کریں۔ اس کا جواب آسان ہی کہ وہ

مسلمان بنیں

خدا کے مسلمان بنیں۔ اُس کے رسولوں کے مُسلمان بنیں اُس کی کتابوں کے مُسلمان بنیں۔ حکام وقت کے مسلمان بنیں۔ اپنے اہل ملک کے لئے مسلمان بنیں۔ خود مسلمان بنیں اور دوسروں کو مُسلمان بنائیں۔ تیر سے نہیں بندوق سے نہیں۔ توپ سے نہیں۔ بلکہ اپنے حُسن اخلاق سے اپنے نیک نمونے سے۔ اپنی دُعاؤں سے۔ اگر غیر قوموں نے تمہارے ملکوں کو فتح کیا ہے۔ تو تم ان کے دلوں کو فتح کرو۔ ان کی فتح بھی تمہاری ہی فتح ہو جائیگی +

جس راہ پر غیر قومیں ترقی کر رہی ہیں وہ تم سے اتنا دُور آگے نکل چکی ہیں۔ کہ تم اب ہزار بھاگو۔ دوڑو اور دوڑتے دوڑتے مر جاؤ۔ تب بھی ان تک نہیں پہنچ سکتے ہاں خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے ایک قریب کی راہ بتائی ہے جس سے وہ قومیں بے خبر ہیں۔ تم اس راہ کو اختیار کرو۔ اپنے رب کو راضی کرلو۔ پھر کوئی نقصان نہیں۔ کوئی کمی نہیں۔ کوئی خسران نہیں +

ہمارے ایک فاضل دوست ہیں۔ جو دراصل ملک عرب کے باشندے ہیں۔ ایک مدت تک ایران کی سیر بھی کر چکے ہیں اور اب ایک عرصہ سے ہندوستان میں مقیم ہیں۔ ان سے جب کبھی ایران اور عرب کی کمزوری کا ذکر آتا تو وہ بڑے وثوق سے فرمایا کرتے کہ ایران میں اتنے کروڑ آدمی ہے اور عرب میں اتنے کروڑ آدمی ہے وہ بڑے طاقتور ہیں۔ ان کا بچہ بچہ سپاہی ہے۔ وہ سارا ملک لشکر ہے۔ اس کی کیا مجال جو اس کی طرف نگاہ کر سکے اور کسی اور قوم کی کیا طاقت ہے جو ان ملکوں کو فتح

کرسکے۔ یہ وہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ لیکن جب ایک عرصہ ہندوستان میں رہ کر قوموں کے موجودہ پولیٹیکل حالات سے ان کو آگاہی ہوئی۔ اور طرابلس و ایران میں جو مسلمانوں کا حال ہو رہا ہے وہ انہوں نے پڑھا۔ تو پہلے تو انہیں بہت جوش ہوا کہ قوم کی موت کے بعد جینا بے سود ہے۔ وہ اُٹھے اور طیار ہوئے کہ ان ملکوں میں جائیں اور اپنی جان قربان کردیں لیکن جب ان کو سمجھایا گیا کہ اس سے قوم کو یا انہیں کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اور نیز راہ کے مشکلات سے ان کو آگاہی دیگئی اور یورپ کی موجودہ طاقت کا نقشہ انکے آگے کھینچا گیا۔ تو وہ ایک گہرے فکر میں مستغرق ہوگئے اور بہت دنوں کی سوچ بچار کے بعد یہ بات اُن کے دماغ میں آئی کہ ہم یورپ کا مقابلہ جسمانی نہیں کرسکتے ہمیں چاہیئے ان کی روحوں کو فتح کریں۔ اور انگلینڈ جاکر انگریزی سیکھیں اور پھر وہاں انگریزوں کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ جب انگریز اس روحانیت سے مالا مال ہوجائینگے تو تمام مسلمانوں کی مشکلات خود بخود رفع ہوجائینگی۔ عرب لوگ جوشیلے ہوتے ہیں وہ اس خیال کو پکڑ کر چل پڑنے کو تھے مگر بعض بزرگ دوستوں کے سمجھانے پر کہ وہ اس کام کے لئے موزون نہیں ہیں رُک گئے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ان کی نیت بہت نیک تھی اور ان کی فکر نے ایک بہت عمیق اور قابل قدر بات پیدا کی ہے +

اگر یورپ کو خدا مسلمان ہونے کی توفیق دے دے تو مسلمان کسی ایسی قوم کا نام نہیں جس میں دوسرا شامل نہ ہوسکے۔ یہ ایک وسیع برادری ہے۔ کوئی شخص کسی مذہب و ملت کا ہو۔ کسی ملک و ولایت سے آیا ہو۔ جب وہ مسلمان ہوا وہ ہمارا بھائی ہے ہماری مساجد یسوعی گرجوں کی طرح گوروں اور کالوں کے لئے علیحدہ نہیں۔ ہمارے معبد ہندو مندروں کی طرح ہر ذات کے واسطے جدا بت نہیں رکھتے۔ ہماری عبادت گاہیں ریل گاڑی کے کمروں کی طرح ہائی اور لو درجے کی تمیز نہیں رکھتیں۔ وہاں شاہ و گدا ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ چیپل کی طرح مسجد کی سیٹیں پریز رو نہیں کی جاتیں۔ ہاں خدا دلوں کو جاننے والا ہر شخص کے ساتھ اُس کی قلبی حالت کے مطابق نیک سلوک کرتا ہے اور وہ علام الغیوب ہے۔ غرض مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا یہی جواب ہے کہ انہیں مسلمان بننا چاہیئے۔ اور دوسروں کو مسلمان بنانا چاہیئے۔ حضرت مرحوم فرماتے ہیں:۔

از رہِ دیں پروری آمد عروج اندر نخست
باز چوں آید بیایدٔ ہم ازیں رہ بایقین

ہمیں اِس خبر کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے معزز احباب لاہور نے اِس قسم کے مضامین پر روشنی ڈالنے کے واسطے لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ اِس کا نوٹس اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ امید ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اِس میں بہت کامیابی ہوگی اور سُننے والے ایک سیدھی راہ کو پالینگے۔ اور ڈگمگانے اور ڈگھرانے سے بچ جائینگے۔ مناسب ہوگا کہ دوسرے شہروں میں بھی ایسے لیکچر دیئے جائیں۔ اور پیاسوں کو سیراب کیا جاوے +

پانچ بھائیوں کی زوجہ

راجپوت گزٹ چیلنج دیتا ہے کہ دروپدی کے پانچ شوہر نہ تھے ایک ہی تھا۔ ایک سکھ صاحب لائل گزٹ میں اِس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ اور مہابھارت اور کتب معتبرہ سے ثابت کرنے کا دعوے کرتے ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اِس بیہودہ جھگڑے سے فریقین کو کیا حاصل ہوگا۔ ایک عورت کے کئی خاوند ہوں۔ یہ ایک پُرانی رسم ہند میں تھی۔ اِس کا کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ اب بھی بعض جگہ اِس کے آثار پائے جاتے ہیں۔ دروپدی ایک کی بیوی بنی یا پانچوں کی بنی۔ پُرانے زمانے کی بات تھی۔ اب فی زمانہ اِس قصے کے چھیڑنے سے کچھ حاصل نہیں سوائے اِس کے کہ ایک نکمی بات پر باہمی نفاق اور بغض پیدا ہو اگر اہل ہند آپس میں صلح چاہتے ہیں تو ایسی باتوں کو ترک کرکے رکھ چھوڑنا چاہیئے ورنہ نتیجہ جو ہوگا وہ ظاہر ہے +

قبول اسلام

پشاور کے اسلامیہ کلب ہال میں ایک سندھی جنٹلمین بنام موتی رام جو بی اے تک تعلیم یافتہ ہیں اور بمبئی میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں مشرف باسلام ہوئے۔ اور اس مضمون پر ایک پُرزور لیکچر دیا کہ اِسلام تلوار سے نہیں بلکہ اپنی مقدس تعلیم کے زور سے پھیلا ہے +

مُسلمان کس طرح ترقی کرسکتے ہیں

ہم تو مدت سے پکار رہے ہیں کہ مُسلمانوں کی ترقی کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان دینداری اختیار کریں۔ مگر ہماری کون سُنتا ہے۔ کہتے ہیں یہ مرزائیوں کی باتیں قادیانیوں کے خیالات ہیں قابل سماعت نہیں۔ مگر شکر ہے کہ قوم میں ایسے افراد پیدا ہونے لگ گئے ہیں جو ان باتوں کی حقیقت کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ افغان کے تازہ پرچے میں۔ گیدڑ پور کے ایک شیر دل صاحب احمد خان نام نے دلیری کے ساتھ یہ دعوےٰ کیا ہے اور موٹے حروف میں لکھا ہے "میرا یہ دعوے ہے کہ ...... اہل اسلام اگر ترقی کرسکتے ہیں تو وہ ترقی پابندی مذہب و شریعت نبوی سے ہی حاصل ہوسکتی ہے" خان بہادر نے اپنے دعوے کو تاریخ سے ثابت کیا ہے مگر کہیں ان کے نام میں احمد کا لفظ افغان کے ناظرین کو کسی شبہ میں نہ ڈالدے +

غافل حیدر آباد

حیدر آباد دکن میں یسوعی مشنری پچاس مسلمانوں کو مرتد کرکے یسوعی بنا چکے ہیں کہتے ہیں کہ یسوعی لوگوں نے جیسا جال حیدر آباد میں بچھایا ہے ویسا اور جگہ نہیں بچھا سکے ایک اسلامی ریاست کے واسطے یہ امر قابل شرم ہے حیدر آباد کے بڑے بڑے رئیس مسلمان اگر دوسری قوموں کو مُسلمان بنانے کے واسطے کوئی طاقتور انجمن نہیں بنا سکتے تو کیا اُن سے اتنا بھی نہیں ہوسکتا کہ اپنے اہل وطن مسلمانوں کو دجالی فتنہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ توحید کے فرزند مثلث نما بُت کے پرستار بنتے جاتے ہیں اور اسلامی اُمرا ہیں کہ خواب غفلت میں سوئے پڑے ہیں گویا ان کے نزدیک توحید اور شرک ایک ہی چیز ہے +

[illegible]

ہم اِس خبر کو خوشی کے ساتھ شائع کرتے ہیں کہ بھیرہ کے لائق تحصیلدار جناب **نبی احمد** صاحب امتحان ای۔ اے سی میں اعزاز کے ساتھ کامیاب ہوئے ہیں۔ جب سے وہ بھیرہ میں آئے ہیں اُنھوں نے نہایت قابلیت اور انصاف اور ہمدردی کے ساتھ بہت سی عمدہ اصلاحیں کی ہیں اور تمام اہل بھیرہ ان کی حکومت کے ماتحت خوشی کا اظہار کرتے ہیں +

بلا خور ہندو

ایک انگریز اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ گجرات بمبئی کے پہاڑوں میں اب بھی چند اگھوری سادھو اور جوگنین موجود ہیں جو آدمی کا

گوشت کھاتے ہیں۔ ہندو مذہب کی تعریف میں ہندؤں نے بہت زور لگائے ہیں۔ مگر اب تک کوئی جامع مانع تعریف نہیں ہوسکی اور نہ ہوسکتی ہے کیونکہ ہندو ایک بلاخور مذہب ہے۔ گوشت نہ کھانے والے بھی ہندو اور آدمی کو کھا جانے والے بھی ہندو۔ ویدوں کے آگے سجدہ کرنے والے بھی ہندو۔ اور ویدوں کا انکار کرنے والے بھی ہندو۔ ۳۳ کروڑ خدا ماننے والے بھی ہندو اور خدا کو گالیاں دینے والے دیوسماجی بھی ہندو سب ایک ہی ہندو ہوٹل میں بیٹھ کر بھوجن کرتے ہیں +

غلط فہمیاں نہ پھیلاؤ

تعجب ہے کہ بعض اخبار نویسوں کو خواہ مخواہ غلط باتیں شائع کرنیکا شوق ہوتا ہے جس سے ملک میں غلط فہمی پھیلتی ہے۔ اور گورنمنٹ کو اس کا ازالہ کرنا پڑتا ہے۔ ذیل کی مراسلت جو گورنمنٹ نے ہمارے پاس بھیجی ہے قابل توجہ ہے +

اخبار ٹربیون نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ دسمبر گزشتہ میں لاہور میں چیچک کے پھیلنے کے باعث زیادتی شرح اموات پر توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا کہ "حیرت کی بات ہے کہ لاہور میں افسر صحت نے ٹیکہ چیچک کے کام کی نگرانی نہیں کی" +

اِس بیان میں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ افسر صحت نے میونسپلٹی میں تمام عملہائے ٹیکہ چیچک کا اہتمام ماہ جون ۱۹۱۱ء میں لیا تھا +

ان عملہائے ٹیکہ کے نتیجہ کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ ۸۱۱۶ ٹیکے یکم اپریل ۱۹۱۱ء اور ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کے مابین لگائے گئے اور ۱۲ ماہ مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء کی مجموعی تعداد ۲ ۵ ۷ ۶ تھی۔ شروع اکتوبر گزشتہ میں یہ بیماری نمودار ہوئی اور فی الفور ایسی تدابیر اختیار کی گئیں کہ عام لوگ ٹیکہ کے لگانے کے بھاری فائدہ سے ناواقف نہ رہیں۔ اخبارات میں اشتہار دیئے گئے کئی ہزار چھوٹے چھوٹے اشتہار تقسیم کئے گئے۔ نیز ٹیکہ چیچک کی ضرورت کو بذریعہ منادی مشتہر کیا گیا۔ ڈاکٹر نیول صاحب اِس بیماری کے پھیلنے کا یہ باعث ظاہر کرتے ہیں کہ لوگ بہ سبب جہالت مریضوں کو چھپاتے اور چیچک کی دیوی کی پوجا کرتے ہیں اور دوبارہ ٹیکہ کرانے کی طرف عام طور پر توجہ نہیں کرتے اور کثیر التعداد ابتدائی ٹیکہ ہائے چیچک میں کامیابی نہیں ہونے

دیتے +

دستخط۔ راؤ بہادر۔ پنڈت گردھاری لعل
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی
گورنمنٹ پنجاب +

طاعون

ہندوستان میں وبائے طاعون سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ مگر لوگ ہیں کہ اس نشان کی طرف توجہ نہیں کرتے طاعونی اموات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہ ڈسمبر کے آغاز پر ۶۵۰۰ موتیں ہفتہ وار واقعہ ہوتی ہیں مگر اب اس کی اوسط بارہ ہزار ہفتہ وار ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو راہِ ہدایت پر چلنے کی توفیق دے۔ اور اِس ارضی عذاب سے بچائے +

لارڈ کچنر

معلوم نہیں سرکار برطانیہ نے مصر میں ایک ایسا حاکم کیوں بھیجا ہے جس کی ساری عمر صرف جنگی خدمات میں گذری ہے لارڈ کچنر کے تقرر پر مصری اخبارات نے بہت شور مچایا تھا۔ اب اِس قسم کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں کہ خدیو اور لارڈ کچنر کے باہمی تعلقات اچھے نہیں ہیں پہلے انگریزی ایجنٹ بھی دوسرے پولٹیکل ایجنٹوں کے ساتھ دربار عید کے موقعہ پر خدیو کی ملاقات کو جایا کرتا تھا۔ مگر اس دفعہ لارڈ کچنر دوسرے ایجنٹوں سے علیحدہ تشریف لے گئے اور وجہ یہ بیان کی کہ انگریزی ایجنٹ کی پوزیشن دوسرے یورپین ایجنٹوں سے جداگانہ اور خاص قسم کی ہے۔ اور خدیو نے اس امر کو اپنی توہین سمجھا ہے اور جشن سالگرہ کے موقعہ پر دربار منعقد نہیں کیا۔ اس میں تو شک نہیں کہ برٹش ایجنٹ کی پوزیشن خاص ہے۔ اور صرف اتنی بات کشیدگی کا باعث نہیں ہوسکتی +

وعظ کا اثر

مرزا حاکم بیگ صاحب کی تحریک سے جلالپور۔ ضلع گجرات میں ایک احمدیہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ صوفی غلام رسول صاحب راجیکی اور حافظ ابو عبید اللہ صاحب وزیرآبادی وعظ کے واسطے تشریف لیگئے تھے۔ جلالپور میں سخت مخالفت تھی اُسے اِن وعظوں کے اثر نے مٹا دیا۔ غیراحمدی مولوی صاحبان مباحثہ کے واسطے تشریف لائے تھے اور فریقین کے واسطے تقریروں کا وقت مقرر ہوگیا تھا مگر مرزا حاکم بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی غلام رسول صاحب نے اپنے وقت میں صرف لفظ الحمد سے دیگر مذاہب عیسائی آریہ وغیرہ کی ایسی تردید کی کہ مخالف بھی عش عش کرنے لگے۔ ایسی پُراثر تقریر تھی کہ تمام حاضرین جلسہ کو ایک صوفیائے کرام کی مجلس بنا دیا۔ سامعین نہایت مسرور تھے اور جب مولوی صاحب کا وقت ختم ہُوا۔ تو بالمقابل کے مولوی حیدر اللہ خاں صاحب بے اختیار بول اُٹھے کہ مرحبا مولوی صاحب۔ میں اِس سے زیادہ بول نہیں سکتا۔ میں نہایت ہی خوش ہوں اور اِس خوشی میں اپنا وقت مقررہ بھی آپ کو دیتا ہوں میرا وقت بھی آپ کو مبارک ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور مولوی حیدر اللہ خاں صاحب اخیر میں بول اُٹھے کہ آپ مسلمان ہیں ہم آپ کو کافر نہیں کہتے اور السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا" جلالپور میں مرزا صاحب موصوف کا گھر ہی احمدی ہے۔ اللہ تعالےٰ اِن کی ہمت اور کوشش میں برکت دے +

بچپن کا گواہ

فخر ملتانی نے اپنا ایک مکالمہ جو کہ قادیان کے ایک معزز ہندو صاحب کے ساتھ سفر میں ہُوا تھا ہمیں بھیجا ہے جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے اِس کر ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے اور بچپن کے واقف بھی ان پر کوئی عیب نہیں لگا سکتے +

فخر۔ حضرت مرزا صاحب کے کم سنی حالات کیسے تھے +

لالہ۔ مجھ سے وہ تقریباً اٹھارہ اُنیس سال بڑے تھے بارہ سال کا تھا۔ اس وقت کے یاد ہیں۔ بہت نیک تھے علم دوست تھے کسی قسم کی شکایت ہم نے اُنکے چال چلن کے متعلق نہیں سُنی۔ اعلےٰ درجہ کے شاعر تھے میرا اُستاد ان سے اصلاح لیا کرتا تھا۔ میں نے خود ان سے دُنیا کی بے ثباتی پر نظم لکھوائی تھی۔ جو مجھے ساری یاد تو نہیں۔ ہاں ایک آدھ تو یاد ہے +

فخر۔ وہی سُنا دیجئے +

لالہ۔ دو شعر سُنائے +

فخر۔ کوئی عشقیہ نظم لکھا کرتے تھے +

لالہ۔ ہاں۔ بہت اعلےٰ درجہ کی لکھتے تھے +

فخر۔ کوئی ایک آدھ شعر یاد ہو تو وہ بھی سُنا دیجئے +

لالہ۔ تم تو منہ دیکھنے سے ہو بیزار + داغ سینے کے کسکو دکھلاؤں

لالہ- مرزا صاحب اور میرا صرف دو باتوں میں اختلاف رہا ہے- ایک یہ کہ مرزا صاحب کہا کرتے کہ نجات محض اسلام میں ہے- میں کہتا کہ نہیں- اور مذاہب[1] میں بھی ہو سکتی ہے- دوم الہام کے بارے میں میں کہتا کہ خواب ہوتے ہیں- الہام نہیں ہوتے- الہام کبھی جھوٹے نہیں ہُوا کرتے- مرزا صاحب کے الہام جھوٹے بھی[2] ہوتے تھے- خواب میرے بھی بعض سچے ہوتے تھے- جس کی تصدیق خود مرزا صاحب فرماتے تھے- محمدی بیگم والا الہام جھوٹا ہُوا +

فخر- یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق کے آپ شاہد ہیں- کیا اس الہام کے وقت حضرت صاحب کے پاس لوگ آتے تھے ؟ کیا یہ لفظ لفظ پورا نہیں ہوا ؟

لالہ- یہ خواب میں ہی انہوں نے دیکھا ہوگا- اس الہام کے وقت تو لوگ بالکل نہیں آتے تھے- چونکہ ان دنوں سوامی دیانند جی کا چرچا ہو رہا تھا- مرزا صاحب نے بھی اس کے برخلاف کچھ لکھا تو اس پر چند ایک لوگ آنے شروع ہو گئے تھے- فی الواقعہ اب بالکل پورا ہو رہا ہے مگر اس کو میں خواب کہتا ہوں الہام نہیں +

فخر- پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی الہامی پوری ہوئی یا نہیں +

لالہ- نہیں پیشگوئی تو تھی کہ سخت غیر معمولی تکلیف اور دُکھ پیش آئے گا- وہ تو مر گئے +

فخر- اگر معمولی طور پر میعاد کے اندر مر جاتے تب آپ کا یہ اعتراض کسی قدر قائم رہ سکتا تھا- مگر وہ بھی چھُری کے ذریعہ قتل کئے گئے- زخم کاری لگنے کے بعد وہ کچھ عرصہ زندہ بھی رہے تا کہ تکلیف اور دُکھ والی پیشگوئی کی صداقت پر مُہر لگاتے- آخر وہ اس قدر دُکھ اُٹھاتے ہوئے اور اسلام کی فتح اور اپنی ناکامی کو اپنی زندگی میں دیکھتے ہوئے راہی ملکِ عدم ہوئے- خیر اچھا یہ فرمائیے کہ حضرت مرزا صاحب نے ملازمت بھی کی اور سُنا جاتا ہے کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے یہ بات کیسے ہے +

لالہ- پہلے پندرہ روپے کے ملازم تھے پھر پچیس کے ہوئے- مختاری کے امتحان میں کامیاب ہوئے مگر اس سال چند ایک امیدواروں کے پرچے گم ہو گئے اِس لئے اِس سال کا امتحان موقوف کیا گیا- آخر ان کے والد صاحب نے یہاں کی زمین کے مقدموں کیلئے بُلا لیا +

فخر- خدا جانے اگر مختاری پاس کرتے یا ملازمت میں رہتے تو یہ سلسلہ حقہ کیسے بُنیاد پکڑتا[1] +

لالہ- یہ کام تو ہر طرح ہونا تھا- کیونکہ تقدیر میں تھا +

لالہ شرم پت ہر ایک جواب میں بے اختیار بے ساختہ حضرت صاحب کی نیکی اور علم کی تعریف کرتے جاتے تھے +

اِسی گفتگو کے ضمن میں میں نے کہا کہ مسافر آگرہ اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے جو گالیاں اور فحش زبانی کا شیوہ اختیار کیا ہے- یہ بہت ہی بھدا اور بُرا ہے- اس پر لالہ جی نے بڑے زور سے صاد کیا +

---

[1] وہ غیر احمدی معترض جو حضرت صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ وہاں سے فیل ہو کر یہ سلسلہ پیسہ کمانے کے لئے جمایا- اس مخالف آریہ کے لفظوں پر غور فرماویں +

نوٹ [1] بھی کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے ویدک دھرم کے اور دھرم میں بھی نجات حاصل ہو سکتی ہے +

[2] بھی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض الہام سچے بھی تھے تو معلوم ہُوا کہ الہام ضرور ہوتے ہیں +

تعدد ازدواج

آریہ مسافر نے اپنے فروری کے رسالے میں جابجا بیجا حملے کر کے سکینۃ النساء کے مضمون متعلق تعدد ازدواج پر کئے ہیں- تعجب ہے کہ بقول دھرم پال آریہ لیڈر نیوگ سے نہیں شرماتے اور نکاح ثانی پر غضبناک ہوتے ہیں- قرآن پاک اور رسول کریم پر بھی سخت کلامی کرتے ہیں- مگر کوئی معقول دلیل تعدد ازدواج کے خلاف نہیں دے سکتے- یہ سچ ہے کہ رسم نیوگ جاری ہو جائے- تو پھر نکاح ثانی کی ضرورت ایک حد تک نہیں- ایک ہی مرد اور ایک ہی بیوی کو لازمی قرار دینے سے جو نقائص پیدا ہو سکتے ہیں- ان پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں- کیونکہ تمام آریہ مسافر بلکہ مقیم بھی اس کے قائل ہیں- اب رہا یہ امر کہ اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے- سو اس کے علاج مختلف زمانوں میں مختلف سوچے اور بتائے اور برتے گئے ہیں +

(۱) بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ ایک عورت ایک ہی وقت میں ۱۱ خاوند رکھ سکتی ہے اسکو انگریزی میں [illegible]

(۲) یسُوعی دُنیا نے خلاف شریعت توریت و عمل انبیاء یہ قرار دیا کہ ایک ہی مرد ایک ہی عورت جو کبھی ایک دوسرے سے قطع تعلق نہیں کر سکتے- نتیجہ یہ ہُوا کہ فرنگستان میں کثرت سے زناء خانے بنے- جہاں ایسی عورتیں ایک جگہ رکھی جاتی ہیں جن کا کوئی مقرر خاوند نہو- اور جو فیس دے وہ وقتی ضرورت پوری کر کے چلا جائے- اِسکو انگریزی میں پراسٹی ٹیوشن کہتے ہیں +

(۳) آریاؤں نے اس خیال میں یہ اصلاح کی کہ صرف مردوں کا ہی حق نہیں کہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کریں بلکہ عورتوں کا بھی حق ہے کہ جس طرح مرد بعض ضرورتوں کے واسطے غیر عورتوں کے پاس جا سکتے ہیں اس طرح ان کی عورتیں بھی ضرورتوں کے وقت غیر مردوں کے پاس جا سکیں- بغیر اس کے کہ ان کا تعلق ٹوٹے اور اس کے قواعد منضبط کر کے اس کا نام نیوگ رکھا گیا- اِس کے واسطے انگریزی میں کوئی لفظ نہیں- اِس کے مطابق ایک عورت اپنے خاوند سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اُس کے ہوتے ہوئے اور اُس کو دکھا کر اور غالباً اُس کے ذریعہ سے غیر مرد کے پاس جا سکتی ہے- اور ایسا ہی مرد بھی دوسری بیاہی ہوئی عورتوں کے پاس جاتے ہیں- مگر فرق اتنا ہے کہ عورتوں کیواسطے گیارہ کی تعداد مقرر ہے اور مرد کے واسطے حد بسط نہیں کہ وہ کتنی عورتوں کے ساتھ نیوگ کر سکتا ہے +

(۴) اسلام نے فطرت انسانی میں اِس اَمر کو نگاہ رکھ کر کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک مرد اور ایک ہی عورت سے جو علیحدہ نہ ہو سکیں وہ تمام لوازمات ہمیشہ پورے ہو سکیں جو مرد و عورت کے واسطے ضروری ہے ان مذکورہ بالا قواعد میں اصلاح کر کے ان کو عین فطرت ونیچر انسان کے مطابق کر دیا کہ مرد بلحاظ اپنی ضرورت طاقت مالی و جسمی و قوت اخلاقی متعلق عدل کے ایک سے زائد بیویاں کر سکتا ہے مگر عورت کی فطرت ہی ایسی ہے کہ ایک خاوند کی ہو کر رہے- اور اگر معاشرت کے اصول کے مطابق وہ اُسکی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا تو وہ علیحدگی حاصل کر سکتی ہے اور اپنے لئے دوسرا خاوند تلاش کر سکتی ہے- اس طرح نہ مردوں کو ضرورت ہے کہ غیر جگہ تلاش کریں اور نہ عورتوں کو ضرورت ہے کہ کھائیں کسی اور کی اور جائیں کسی اَور کے پاس- تعدد ازدواج اور طلاق ان تمام خرابیوں کا علاج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی نبیہ الکریم

کلام الملوک ملوک الکلام

نوٹ - سیّد صاحب نے اس کلام کے ترتیب دینے میں دکنی اردو زبان کا استعمال کیا ہے جو کہ ان کی مادری زبان ہو ہمنے بھی اس میں تغیّر نہیں کیا کیونکہ اسمین بھی ایک خاص لطف ہو - (ایڈیٹر)

کلامِ امیرؓ

مکتوبہ سیّد بشارت احمد صاحب دکنی

فرمایا - ایک وقت امام بخاری علیہ السلام جہاز میں سفر کر رہے تھے اور ان کے ہان ایک ہزار دینار بھی تھے اچانک کسی بدمعاش نے جو دیکھ پایا تو غل مچانے لگا کہ میرے ایکہزار دینار کسی نے چرا لیا - حضرتؒ نے جو سنا تو فوراً آہستگی سے دینار دریا مین ڈال دیا جب سبکی تلاشی لیگئی تو ان کی بھی تلاشی لی گئی لیکن ان کے ہان سے بھی نہ نکلے - اُس بدمعاش نے بعد مین پوچھا کہ حضرت آپکے ہان تو ایک ہزار دینار مینے اپنی آنکھوں خود دیکھ چکا تھا پھر آپنے اُسے کہان غائب کیا - فرمایا او کمبخت میں نے اپنی تمام عمر حدیث مین صرف کیا اور تو چاہتا تھا کہ مجھے متّہم کر دیوے اسلئے مین نے انہین دریا مین ڈال دیا تاکہ متہم نہو جاؤں ورنہ میری تمام عمر کی خدمت خاک مین مل جاتی -

فرمایا - دیکھو اس کے بعد امام صاحب کبھی کسی کے آگے ہاتھ تو نہیں پسارے - خدا تعالیٰ انہیں خود ہی دیتا رہا -

فرمایا - ہر وقت خدائی فضل میرے شامل حال رہا ہے چنانچہ ایک واقعہ بیان فرمایا کہ مکہ معظمہ جاتے وقت بمبئی مین میرے ایک معزز دوست ملگئے جو وہ بھی مکہ جاتے تھے - انہوں نے کہا کہ میرا صندوق خالی ہے آپ اپنی کتابیں و سامان بھی اسی میں رکھ دیں مین نے بے تکلف رکھ دیا - اتفاقاً جدّہ میں وہ حسب ضرورتاً اپنی کونجی دیکھے تو نہ پایا - پس وہ کہنے لگے کہ آپ کا سامان رکھنے سے میری کونجی کھوئی گئی ہے لہذا اب آپکو دینا ہوگا میں حیران کہ میں کیا جانوں - پھر وہ توڑنا شروع کیا اتنے مین ایک شخص نے کہا کہ اسقدر کیوں دِق کرتے ہو مکہ چلو میں لوہار ہوں اُس سے عمدہ کونجی تمھاین بنا دونگا - وہ بھی ضدّی کہنے لگے - مجھ دوسری کونجی سے کوئی سروکار نہین مجھ تو اپنی وہی کونجی چاہیئے - خیر میں نے کہا کہ صبر کرو اگر خدا چاہے تو آپکو وہی کونجی مل جائیگی لیکن وہ نہ مانتا تھا نہ ملتے اور اسقدر روز مُصر ہوتے کہ جو آب و خور میرا تلخ کر دیتے اور کوئی کام بھی مجھے کرنے نہ دیتے اور بالکل ناک مین دم کر دیا - بالآخر مینے دُعا کیا کہ یا الٰہی تو ہی ہر بات پر قادر ہے تو فضل کر اور انکی کونجی دلا دے - چنانچہ اُسکے بعد صبح کو اتفاقاً ترکون کے کیمپ مین چوری ہوئی اور چور فرار ہو گئے - ایک ترک جو چورون کے پیچھے دوڑا تو صرف ایک کنجیوں کا گچھا کہ جسمین بہت سی کنجیاں تھین ہاتھ آگیا جس کو چورون نے غفلت سے جلدی مین چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ اس گچھے کو غصے سے ہماری طرف لے آیا - مین جو دیکھا تو اس گچھے مین وہ کونجی بھی موجود تھی - چونکہ ترک عربی نہین جانتے مین نے ایک مترجم سے کہا کہ اسکو کہو کہ اسمین ایک کونجی میری بھی ہے اگر مجھکو آپ چور سمجھتے ہین تو بے دریغ پکڑ لین - لیکن براہ کرم وہ کونجی تو مجھ دیدین وہ یہ سُنکر بہت غصہ ہوا - اگرچہ مین نہین سمجھ سکتا تھا - لیکن بشرہ و طرز گفتگو سے سمجھ گیا کہ وہ بہت غصے مین ہو - مگر پھر بھی میں نے یہی کہوایا تو وہ بالآخر ہنس پڑا اور کہنے لگا کبھی چور اپنے مُنہ سے بھی اقبال کیا ہے لہذا وہ گچھا پھینک دیا - مینے جھٹ وہ کونجی نکال لی اور پھر وہ صاحب کو دیدی وہ بہت ہی نادم اور خفیف ہوئے اور بڑی ہی معذرت چاہی +

کلام امیر

فرمایا - جب تک ہادی نہین آتا اس وقت تک بڑی بڑی قسمین کھا کر لوگ کہا کرتے ہین کہ اگر ہمارے وقت مین ہادی آجاوے تو ہم اور قوموں سے بڑھ کر اس کی فرمانبرداری کرینگے - مگر جب ہادی آتا ہے تو اس سے دشمنی کرتے ہین گھر سے نکالتے ہین یہ سب بوجہ استکبار کرتے ہیں پھر یہ برائی کے نکمّا آخر کار انہین پر لوٹ پڑتے ہین یہی اللہ تعالیٰ کی سنت قدیم سے ہے اس مین کوئی تبدل نہین ہوتا اور نہ آیا ہوا عذاب لوٹ جاتا ہے - انبیاء آتے ہین اور اپنا کام کر ہی جاتے ہین اس زمانہ مین اس کی نظیر ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے -

فرمایا - اگر اللہ تعالیٰ بندون کو ان کے اعمال بد پر پکڑنے لگے تو کوئی ایک جاندار بھی زمین پر باقی نہ رہے - کل چرند پرند جو انسان ہی کے لئے خادم پیدا کئے گئے تھے وہ بھی ساتھ ہی نیست کر دئے جاوین - یہ اس کا بڑا فضل ہے کہ ایک وقت معین تک مہلت دی گئی ہے اس کی قدر کرو جب اجل مقدر آپہونچیگی تو کیا معلوم کہان پہنچائے جاؤ گے - اللہ تعالیٰ ہی خبیر و بصیر ہے کہ کیا معاملہ اسکے ساتھ ہوگا -

فرمایا - اللہ تعالیٰ کی وحی مہبط وحی پر اس کے حسب استعداد نازل ہوتی ہے - خاتم انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعداد معلوم کرنا ہو تو سارے قرآن کریم پر نظر کرے - حضرت عائشہؓ سے کسی نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خُلق کی نسبت سوال کیا تھا حضرت عائشہ نے جواب ایک ایسا ممتاز فقرہ فرمایا کہ جتنی تاریخین جس قدر سوانح آپکے حالات مین لکھی گئی ہین - وہ سب اس ایک چھوٹے سے فقرے کے برابر نہیں - رضی اللہ عنہا نے خُلقہ القرآن فرما کر یہ سمجھایا - کہ آپ کی ۲۳ سالہ سوانح عمری قرآن ہے کیسا خوش قسمت ہے وہ انسان جو قرآن شریف کو اس غرض سے پڑھتا ہے کہ اس کی اپنی لائف قرآن شریف کی آیات سے کہان تک مطابقت رکھتی ہے - مؤمن اگرچہ کہنے کے لئے ایک نفس واحد ہے مگر بہ اعتبار اپنے جمیع اعضاء کے وہ ایک جماعت کا حکم رکھتا ہے عربی میں سکر دریائی خط کو مفرق بھی کہتے ہین اور مفارق بھی کہتے ہین - عاقل بالغ انسان کے اعضا ایسے ہین جیسے جوارح اللہ ملائکۃ اللہ ہیں - پس ایسا انسان کامل قسم ہے اس قرآن حکمت والے قرآن حکیم کی کہ بے شک تو رسول ہے - رسول نمونہ ہوتا ہے دنیا کے لئے -

فرمایا - اس وقت لوگ سخت غفلت مین ہین اسباب تنعم اسباب غفلت بہت بڑھ گئے ہین - طالب علمون کو پٹا پٹ کورس (نصاب) کے پورا کرنے کی ہی فرصت نہین ان کو کب موقعہ ملتا ہے کہ قرآن شریف پر کچھ غور و فکر کرین ان کے والدین کا بھی یوں ہی حال ہے - نہ تو اپنے بچون کو قرآن شریف کیطرف متوجہ کرنے کی فرصت ہے نہ خود ان کے اپنے لئے - بعد سکول کی چھٹی کے ورزش کا شغل ہے - قرآن شریف کی طرف توجہ ہو تو کیونکر ہو - بورڈنگ کے مہتمم اپنے بورڈنگ کے انتظام کو ہی اپنا فرض منصبی سمجھتے ہین - قرآن شریف کی طرف غور و فکر کرنے اور کرانے کی طرف ان کو بھی کم فرصتی اور غفلت ہے گدی نشین مین غفلت ہے - علماء مین بھی غفلت ہے طالب علمون مین بھی غفلت ہو - فقراء اور ان کے معتقدین بھی غفلت ہے امراء مین تو سب سے بڑھ کر غفلت ہے -

خط و کتابت

کرتے وقت سب صاحبان اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر کیا کریں کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے - (مینیجر)

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

خاکسارہ نے اپنی پیاری انصاف پسند اور معزز ہمشیرہ سکینہ بیگم صاحبہ کا مضمون بڑے غور سے پڑہا تو خاکسارہ نے اس پر چاہا کہ کچھ اپنی بہنوں کی خدمت مین لکھوں۔ لہذا اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ واقعی ان کا مضمون قابل دید ہے بہت اچھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ بہت کو فائدہ پہونچا ہوگا واقعی عورتوں میں حد سے باہر کمزوری ہے۔ مولا کریم اس ہماری کمزوری کو دور کرنے کی دلی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین۔ عاجزہ اپنی بہن کے مضمون پر بڑی خوش ہوئی مگر وہ جواب تک حضرۃ خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ تر مردون کو نصیحت فرماتے رہتے ہین ان کیطرف بھی تو ہماری معزز بہن خیال فرماوین عورتین واقعی بہت کمزور ہین مگر جب ان کو سمجہایا جاوے تو چونکہ وہ کمزور ہوتی ہین اسلئے کمزور دل جلدی پہر آتی ہین بعض مرد ایسے بے انصاف اور سخت دل ہوتے ہین کہ ان کے دلون مین خیال ہی نہین آتا کہ آیا یہ بیوی ہے۔ بیویون کے ساتھ ہمدردی بہی کوئی چیز ہوتی ہے چونکہ مرد بیویون سے طاقت مین زیادہ ہوکر کمزور ہو گئے تو بیوی جو عورت کا لفظ اپنے اوپر رکھتی ہے اس نے تو کمزور ہونا ہی تھا۔ دُعا ہے کہ مولا کریم مرد عورت دونون کی حالت پر رحم فرماوے اور کمزوریان دور فرماکر عاجزون کو شکریئے کی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین عورتون مین یہی ایک کمزوری نہین کہ وہ میاں کے نکاح ثانی کو برداشت نہین کرسکتی۔ بلکہ اور بہت قسم کی کمزوریان بھی ہین مجھے ایک جملہ یاد آگیا۔ ہماری معزز بہنین غور فرماویں خاص کر قادیان شریف کی بہنون کیخدمت مین اپیل کرتی ہون کہ وہ اس پر غور فرماوین۔ جو ذیل مین درج ہے عاجزہ پہلی دفعہ قادیان شریف گئی تو ساتھ خاکسارہ کی والدہ صاحبہ یعنے میرے میاں کی اماں بہی تہین وہ تو آگے ہماری معزز بہنون سے واقف تھین لیکن خاکسارہ کی پہلی دفعہ تہی۔

قسم خدا کی وہ ہماری بہنین جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دولت خانہ کے نیچے قیام رکھتی ہین۔ وہ بیٹھنے کے واسطے جگہ دینی بھی ناپسند کرتی تھین حالانکہ ان کو یاد بھی ہوگا کہ اگر ام المومنین صاحبہ کی خدمت اقدس مین کوئی اس تنگی کو پیش کرے تو ناراض ہون گے مگر افسوس کہ جس احمدی بہن سے ملاقات ہوتی ہے وہ سوا حضرت مسیح موعود کے اور خلیفۃ المسیح کے دولت خانے کے سب کی شکایت کرتی ہین۔ چار دن کی بات ہے کہ ایک سلیم الطبع احمدی بہن سے ملاقات ہوئی۔ تو باتین کرتے کرتے اس نے کہا کہ قادیان کی ہماری بہنین شاید ہمیں انسان نہین جانتی۔ اگر چاہے تو وہ بولنے سے بھی نفرت کرتی ہیں اسکے جواب مین خاکسارہ نے کہا کہ واقفیت کم ہوتی ہے اسلئے بہی کچھ کمی ہوتی ہے۔ تو اُسنے کہا کہ خیر تمہارے ساتھ ہماری واقفیت تہی اسکے اس جواب نے لاجواب کردیا۔

سو اپنی پیاری بہنون کی خدمت مین عرض ہے۔ کہ باہر کی بہنون کے ساتھ برائے مہربانی ذرا خلق سے پیش آیا کرین کیونکہ باہر کی عورتین بے چاری اکثر کمزور ایمان ہوتی ہین ان کے پاس وہ درس کی باتین نہین ہوتین۔ جنہین اللہ تعالےٰ نے آپکو سرفراز کیا ہوا ہے۔ وہ مولا کریم اس سرفرازی مین ہم عاجزون کو بھی حصہ دار کرے اور ہر طرح کی کمزوریان دور فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

اپنی معزز بہنون کی غلام۔ اہلیہ ایوب احمدؐ۔ خوشاب۔

ایک تبلیغی خط

پیاری بہن! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورضوانہ۔ آپکا خط آپ کا محبت سے بھرا ہوا خط ابھی ابھی مجھے ملا اور مَیں نے اسے خوب توجہ سے پڑھا۔ آپ کو اس بات کا بڑا فکر ہے کہ میری چھٹی کوئی مَرد نہ دیکھ لیتا ہو۔ سو اِس کی نسبت آپ یقین رکھیں کہ میری ڈاک کا انتظام علیحدہ ہے پھر آپ نے اِس پر حیرت ظاہر کی ہے کہ آنیوالے مسیح کی تمام خبریں کتابوں میں مذکور ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اِن کتابوں کے پڑھنے والے اور درس دینے والے بُھول گئے اور وہ مسیح و مہدی کو پہچان نہ سکے۔

میری پیاری بہن! اوّل تو یہ بات ہی غلط ہے کہ اِن کتابوں کے پڑھنے والے پہچان نہ سکے آخر چار پانچ لاکھ احمدی جماعت ہے اور یہاں قادیان میں بہت سے عالم و فاضل رہتے ہیں اُنھوں نے پہچانا یا نہیں ہاں جنھوں نے نہیں پہچانا ان کی مثال ایک لکھتی ہوں جو مَیں نے کچھ دِن ہوئے سنی ہے۔

سنو! ایک سال سے شہنشاہ ہند کی لنڈن سے آمد آمد لگ رہی تھی۔ پھر جب وہ جہاز پر سوار ہوئے تو ساتھ ساتھ خبریں آتی رہیں۔ پھر جب آپ دہلی رونق افروز ہوئے تو سلامی کی توپوں نے اطلاع دی کہ بادشاہ سلامت آگئے پھر ایک پروگرام بھی شایع ہو گیا جسمیں صاف صاف لکھا تھا کہ بادشاہ سلامت کی سواری ہوگی اور یُوں اعیان مملکت ہمراہ ہونگے۔ باوجود اِس کے آپ نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ اس روز جلوس میں بہت کم لوگوں نے بادشاہ سلامت کو بھی پہچانا۔ حالانکہ وہ ایک بار پہلے بھی تشریف لاچکے تھے ان کی تصویریں بھی عام ہیں پھر بھی دھوکا لگا اور لوگ باوجود سُجاکے ہونے کے اندھے ہوگئے اور جب سواری گزر گئی تو ہاتھ ملتے رہ گئے کہ افسوس ہم روپے خرچ کرکے باہر سے آئے اور دیدار نہ کیا۔ اب سنو میری بہن! علماء کا حال کہ وہ بیشک مہدی کے منتظر تھے۔ لیکن کچھ ایسا بے ڈھب نقشہ ذہن میں جمائے بیٹھے تھے کہ مسیح کو نہ پہچان سکے اور افسوس ہے کہ پہچاننے کی کوشش بھی نہ کی۔ انجیل میں سچ لکھا تھا کہ ابن آدم اِس طرح آئیگا جس طرح پورب سے پچھم کو بجلی کوند جاتی ہے۔ سو ہمشیرہ من سنو! اصل میں شوکت اسلام وشان وشکوہ اسلام جس کا حال اسلامی تاریخوں میں پڑھا جاتا ہے وہیں نظر آسکتا ہے جہاں پاک رحمٰن مولا کا نام لیا جاویگا۔ ہمارے بعض کیا بلکہ اکثر مخالفین تو کچھ ایسے نفس امارہ کے فریب میں آکر نہ صرف خود بدظنی سے کام لیتے ہیں بلکہ اَوروں کو بدظن بنانا اپنا فرض اوّلین سمجھتے ہیں اور مرزائی کافر کہنے کے علاوہ بہت کچھ گندے عقیدے لوگوں کے دِلوں میں جماتے ہیں۔ کہ الامان۔ چنانچہ اکثر مَیں نے سُنا ہے کہ بچاری بعض حسن ظنی کا خیال احمدیت کی طرف رکھنے والی (کیونکہ کامل احمدی بننا ذرا مشکل امر ہے) بیویوں سے اِن کے نیک بخت خاوندوں نے جنھوں نے کبھی نماز تک نہیں پڑھی علاوہ ممنوعیت احمدیت کے یہاں تک کہدیا کہ مرزائیوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں رہتا جیسا کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر مجھے بعض بچاری نیک بخت خاتونوں کی زبانی معلوم ہُوا۔ اب وہ تو اور بیوی (خواہ بہانہ ہی سہی) کرکے اپنے آرام میں ہیں اور ان کو الگ بٹھادیا غضب تو یہ کہ پھر نہ طلاق ہے نہ نان نفقہ۔ چنانچہ کئی ایک ایسی ایسے ناقابلِ برداشت دُکھوں میں مبتلا ہیں اور خدا جانے کب تک رہیں (یقیناً مرتے دم تک) کاش کہ وہ لوگ قادیان آکر ظاہر و باطن طور سے معلوم تو کریں اور آنکھوں سے دیکھیں کہ قادیان "مرکز اسلام ہے" یا کفرستان

بخدا جب جمعہ کی نماز مسجد اقصےٰ میں ہونے لگتی ہے اور زور سے اللّٰہ اکبر کی آواز آتی ہے۔ تو میرے دل میں نور قت پیدا ہو جاتی اور شان وشوکت اسلام کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور دل سے خود بخود دُعا نکلتی اور سجدہ میں گر پڑنے کو جی چاہتا ہے کہ اے میرے رب العالمین میرے محسن و پیارے مولا تیرے دین کی شوکت تیرے پاک اسلام کی شان تیرے کلام پاک کا لُطف خیز بیان کیسا مسرت انگیز ہے اور تو نے اپنے پاک بندے کو اس بستی کے لیئے (جسے کوئی نہیں جانتا تھا) چُن لیا۔ تو نے دُنیا جہان کے متقی مومن جمع کر دیئے۔ پیارے واحد لاشریک مولیٰ جیسے اس وقت جسمانی طور پر تیری جناب پاک میں حاضر ہیں اسی طرح انکو آپس میں ہمدردی۔ اخلاص محبت بخشیو اور ایمیں وحدت قائم رکھیو ؟ ✣

بہن عزیز! میں اتنا لمبا محض اپنے ذوق میں آکر لکھ رہی ہوں جو شاید آپ کا وقت ضایع کرنے والا سمجھا جاوے مگر اسوقت میرا دل جوش سے بھر گیا ہے اور بے اختیار لمبا مضمون لکھوا رہا ہے کہ شاید کسی سعید رُوح کی تسکین کا باعث ہو۔ میں بعض وقت حیران رہ جاتی ہوں کہ بے شک ہمارے خاندان میں دینداری شروع سے ہی تھی میرے دادا مغفور بھی بڑے عابد زاہد صالح۔ صوفی منش بزرگ تھے اور والد صاحب مرحوم مغفور بھی صوفی طبیعت والے تھے یہ اسی فردوس مکان خلد آشیاں وجود کا فیض ہے کہ عاجزہ سکینہ کو کچھ ذوق دین اسلام ہے اور رشد بدہ لکھنے پڑھنے کی مہارت پیدا ہوئی ہے ورنہ ہمارے پنجاب کے دیہاتوں میں تو لڑکوں کے پڑھانے کا بھی رواج کم ہے۔ کجا لڑکیوں کو پڑھانا لکھوانا۔ میرے نانا۔ اللھم اغفرلہ۔ بہت بڑے عالم فاضل شخص تھے ان کا حلقہ درس بڑا وسیع تھا تیں چالیس درویش مختلف علاقوں سے آکر ان کی خدمت میں رہتے اور علم معقول و منقول پڑھتے تھے۔ ماموں صاحب بھی (اکمن قاضی کے ابا جان) ایک عالم بے بدل فقیر دوست آدمی ہیں مگر ایسا دین ایسا اسلام ایسا روحانیت کی موجیں مارنے والا دریائے معرفت نہیں دیکھا قرآن حمید کے ایسے نکات وجد انگیز واللہ ہم نے کبھی نہیں سُنے تھے خوش قسمت ہیں وہ جو گلشن اسلام کے باغبان حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مولانا نورالدین سلمہ القدیر کے مُنہ سے کلام رحمٰن کی تفسیر سُنتے ہیں۔ مرد تو خیر مرد ہیں وہ اپنے تئیں پہلے ہی بڑے تجربہ کار لائق فائق سخن سنج سخن فہم نکتہ رس خیال کرتے ہیں۔ مگر عورتوں میں جو بیچاریاں ناقصات العقل والدین مشہور ہیں مشکل مشکل مسائل کو با دلائل کچھ ایسی آسان عبارت میں طرز میں سمجھاتے ہیں کہ سمجھدار خواتین بے شک بہت بڑا فیض حاصل کرتی ہیں۔ اور خود بخود قرآن حمید کے پڑھنے سمجھنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔ میں عاجزہ ناچیز کیا ہوں کہ تین چار سال سے حضرت کی فیض مجلس سے بہت ساری برکات حاصل کیں اور قرآن کریم کے ایسے ایسے نکتے سُنے کہ کانوں سُنے نہ آنکھوں دیکھے۔ چنانچہ بعض مقامات قرآن کریم کے مثلاً حضرت یونس حضرت ایوب حضرت داؤد حضرت سلیمان کے واقعات کی کچھ ایسی عبارت تھی کہ قرآن مجید کے موجودہ اردو تراجم اور تفسیروں سے کچھ معلوم نہ ہو سکتا کہ یہ کیا بات ہے تفسیر اکسیر اعظم جو مراد آباد کے کسی مطبع کی بڑی شدّ مدّ سے چھپی ہے میں نے اس میں ہاروت ماروت فرشتوں کا ذکر پڑھا جو بھی کہانی عجائب ہی طور سے لکھی ہے جس میں غضب یہ ڈھایا ہے کہ زہرہ ستارہ کو ایک بدکار عورت ثابت کیا ایسا ہی اور بھی بہت سی غلطیاں ہیں جن میں زیادہ تر غلط روایات کے طومار ہیں کہ ان ۔۔۔ کی عقل ماریتے ہیں) مگر حضرت امیر سلمہٗ نے ان مشکلات کو کچھ ایسی سادگی اور پاکیزہ طرز سے ادا کیا کہ سمجھ بھی آگئی اور کوئی اعتراض یا مہمل بات بھی باقی نہ رہی۔ سو میری پیاری بہن ؟ یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ ہم لوگ اپنے اپنے وطنوں میں گھروں میں شادی بیاہ ہونے کے موقعہ پر (اگرچہ کتنی متقی نہیں) کوئی نہ کوئی بدعت کر ہی لیتی ہیں (زیادہ گنوار اگر نہ ہی مہندیا نہ بدعت) کیونکہ کرنا پڑتی ہیں ضرور کوئی نکوئی مجبوری پیش آجاتی ہی لیکن اگر کوئی بچہ قرآن شریف ختم کرے یا بسم اللہ شروع کرے روزہ رکھے یا اور کوئی دینی کام پہلے پہلے کرے۔ تو خوشی کرنے میں کمال سُستی ہی مگر یہاں اس کے برخلاف ہے چنانچہ نکاح تو بڑی سادگی سے مسجد میں چھوہارے وغیرہ خطبہ نکاح کے بعد بانٹ کر پڑھائے جاتے ہیں اور غریب امیر کا یہی حال ہی پھر ہر ایک دینی کام میں خاص خوشی ظاہر کیجاتی ہے مثلاً چند دنوں کی بات سنو اکرامۃ الحفیظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی صاحبزادی نے قرآن حمید ختم کیا تو بیوی صاحبہ نے سب احمدی بھائیوں کو پُر تکلف دعوت دی تھی اسیطرح بفضل خداوند کریم احمدی خواتین میں جو درس قرآن ہر صبح ہوتا تھا۔ اسکا ایک دور ختم ہوا تو حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ ہماری بعض بچیوں کا تو منشا ہی کہ اس خوشی میں مٹھائی بانٹ دیجاوی مگر قرآن کریم میں کئی بار ذکر آیا ہے کہ کھانا کھلانا بہت بہتر ہے اسمیں یتامیٰ مساکین وغیرہ سب آجاوینگی۔ اسلیئے جتنی درس میں بیبیاں بیٹھی ہیں کل میں انکی دعوت کرتا ہوں جب بیبیاں گنی گئیں تو ایکسو بیس ہوئیں۔ دوسرے دن جمعہ کی صبحکو حضرت نے دردِ دل خاص رقّت قلب سے دُعا مانگی اور لمبی دُعا مانگی پھر بیویوں نے کھانا کھایا۔ افسوس کہ میں دُعا کی سعادت سے محروم رہی اور اس قابل قدر دعوت میں شامل نہو سکی مگر سُنا کہ کھاتے وقت کوئی دو سو بیبیاں جمع ہو گئی تھیں گو بعض بیویوں کو شکایت رہی کیونکہ بے انتظامی کی باعث بعض خواتین کو ملال پیدا ہوا جسے خود حضرت بیوی صاحبہ نے ان کی دلشکنی محسوس کرکے دلدہی سے رفع ملال کر دیا اور خود انتظام میں مصروف ہوئیں۔ مگر ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ اس سعادت کو حاصل کرنے کے واسطے خود کوشش کریں ورنہ پھر ایسی نعمت عظمیٰ کہاں نصیب ہوگی۔ اب جبکہ پھر قرآن شریف شروع ہوا ہے اور ساتھ ہی حدیث شریف کی ایک کتاب چند معزز بہنوں نے شروع کی ہے جنمیں یہ ناچیز عاجزہ راقمہ بھی شامل ہے۔ خداوند کریم رحیم سے دُعا ہے کہ حضرت اُستاذنا کو صحت و عافیت بخشے اور بخیریت تمام یہ دَور بھی ختم ہو میں انشاء اللہ کوشش کرونگی کہ جستہ جستہ نوٹ بدر میں دیتی رہوں ✣

والسلام

عاجزہ سکینۃ النساء از قادیان

مژدہ ہدیہ پیغمبری یعنی تفسیر مظہری مصنفہ حافظ قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی

یہ امر تو مسلمہ ہے کہ بہترین مفسر معانی اسرار قرآنی نبی صلعم ہیں جبکہ اس تفسیر میں ہر آیت کی تفسیر آیات واحادیث و آثار سے ہی کی گئی ہے تو یہی تفسیر بہترین تفسیر ہے قاضی صاحب کو بوجہ اُنکے کمال تبحر کے اُن کے پیر صاحب علیہ الرحمۃ ملقب علم الہدیٰ اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی ملقب بیہقی ثانی فرمایا کرتے تھے ۵۵ھ میں مولوی رکن الدین صاحب حصاری نے ابتدائی چار سورتیں چھپوائیں اسلئے اب پانچویں سورۃ مائدہ سے چھپوائی جا رہی ہے اور سورۃ والناس تک مسلسل چھپوا کر انشاء اللہ ابتدائی چار سورتیں چھپوائی جائینگی یہ تفسیر بے نظیر اب تک اس لیئے طبع نہ ہوئی کہ اس کے صرف پانچ ہی نسخہ جات قلمی ہند و بیرون ہند میں ہیں مختصر مضامین تفسیر یہ ہیں شان نزول آیات تفسیر ہر آیت باحادیث مع تنقید روات تطبیق آیات باآیات مذاہب قراء سبعہ بیان مقطعات و محکمات بیان ناسخ و منسوخ تفقہ صحابہ کرام سرایا و غزوات و قصص احسنہ نکات و تصوف تردید مذاہب معتزلہ وغیرہ معجزات انبیاء کرام مذاہب آئمہ حنفی شافعی حنبلی مالکی فقہی مسایل عبادات و معاملات و ظایف باوقیہ آیات و احادیث و بیان کہانت و نجوم و فلسفہ وغیرہ فضائل علوم ظاہری و باطنی مع ترجیح علوم باطنی و ذکر خفی مذمت ۔۔۔ و بدعت ثبوت خلافت بآیات و احادیث و اسماء الہیٰ و انبیاء ۔۔۔ وضاحت اشارات و خفیات قرآنی ابحاث صرفی و نحوی

واقعات

ایک آدمی کا گُردہ دوسرے آدمی میں لگا دیا گیا۔ صوبجات متحدہ امریکہ کے شہر فلاڈلفیا میں میتھوڈسٹ ہسپتال کے ڈاکٹر ہمینڈ صاحب نے حال مین ایک نہایت حیرت انگیز اور طبّی دنیا میں ہلچل مچا دینے والا علم جراحی کیا ہے اس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ ایک مریض کا گردہ اس قدر خراب ہو گیا تھا کہ اس کی جان کے لالے پڑ گئے۔ مگر اتفاق سے مریض کے ہسپتال مین زیر علاج ہونے کے وقت ایک تندرست آدمی ایک حادثہ سے فوت ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس شخص کا گردہ نکال کر مریض کے خراب گردہ کی جگہ داخل کر دیا اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ مریض چند روز میں بالکل تندرست ہو گیا اور اب وہ اپنا تمام کاروبار کرتا ہے۔

طلباء امتحان کے بعد اپنے پرچے دیکھ سکیں گے۔ پنجاب یونیورسٹی نے اپنے ایک تازہ اجلاس میں قرار دیا ہے کہ اگر کوئی امیدوار نتیجہ امتحان کے بعد اپنے نمبروں کی مفصل کیفیت دریافت کرنا چاہے تو وہ پانچ روپے داخل کرنے پر یہ کیفیت معلوم کر سکتا ہے۔ صرف میڈیکل امتحانات میں شامل ہونیوالوں طالب علموں کو یہ رعایت نہیں دی گئی۔ تجویز بلاشک و شبہ نہایت معقول اور اعلےٰ ہے جس سے ایک تو یونیورسٹی کی آمدنی میں اضافہ ہو گا۔ دوسرے ناکامیاب امیدوار کو موقعہ ہو گا کہ صرف پانچ روپے خرچ کر کے اپنی تسلی کرے کہ کس مضمون میں کتنے نمبروں کی کمی سے فیل ہوا تاکہ وہ اس کمی کو آیندہ دور کر سکے۔ کامیاب امیدواروں کے لئے بھی اگر وہ پانچ روپے آسانی سے خرچ کر سکتے ہوں اپنی اصلی قابلیت معلوم کرنے کے لئے یہ سودا مہنگا نہ ہو گا اور ممتحن صاحبان بھی ذرا ہوشیار ہو کر نمبر لگایا کریں گے ؛

امریکہ میں حبشیوں کی مخالفت۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں جو عیسائی حبشی آباد ہیں وہاں کی گوری آبادی میں ان کی مخالفت زوروں پر ہے چنانچہ بسا اوقات ان کے قصور کی سزا عدالت سے دلوانے کی بجائے گوری آبادی خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ٹرنر نامی حبشی واعظ نے جس کا اپنی قوم میں بڑا رسوخ تھا ایک ہنگامہ میں ایک امریکن کو قتل کر دیا عدالت سے حبشی واعظ اور اس کے تین بیٹوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا تجویز یہی تھی کہ اُسے قیدخانہ کے اندر پھانسی دیجاوے اتفاق سے اس روز زور کی بارش ہونے لگی اس لئے مجبوراً ٹرنر کا قتل دوسرے دن کرنا پڑتا لیکن مقتول کے وارثوں نے اصرار کیا کہ اسے آج ہی پھانسی دیجاوے ؛

تکمیل شرقی علوم کے وظائف۔ گورنمنٹ ہند نے عربی اور سنسکرت زبانوں کی تکمیل کے لئے۔ ۱۵۰ پونڈ سالانہ کے دو وظیفے منظور کئے ہیں جو ان اعلےٰ قابلیت کے طلباء یا پروفیسروں کو دئے جاویں گے جو ممالک یورپ میں جاکر عربی یا سنسکرت کی تکمیل کرنا چاہیں انگریزی زبان یا یورپ کی کسی دوسری زبان کا جاننا ضروری ہے یہ وظیفے دو سال کے لئے ہیں اور آنے جانے کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ بھی دیا جاوے گا۔ خواہ انگلستان مین یا جرمنی میں یا کسی اور ملک میں جاکر تعلیم حاصل کریں لیکن ان ضوابط کی پابندی لازمی ہو گی جو وزیر ہند مقرر کریں درخواستیں یکم مارچ ۱۲ء تک ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب کے نام آنی چاہئیں جن کے ساتھ سول سرجن کا سارٹیفکیٹ جسمانی صحت کے متعلق ہونا ضروری ہے ؛

مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاہیئے

بسرپرستی انجمن احمدیہ لاہور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مذکورہ بالا مضمون پر احمدیہ بلڈنگز متصل اسلامیہ کالج میں لکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جن میں فاضل لکچرار صاحب ان تقریروں کے دوران میں مندرجہ ذیل مضامین پر خاص طور سے روشنی ڈالیں گے :- (۱) مشکلات میں ہمارا کون رہنما ہو۔ (۲) ایسے وقت میں ہمارے لیڈروں کو کیا کرنا چاہیئے (۳) ہمارے تعلقات ہندو اور دیگر غیر مسلم اصحاب سے کیسے ہونے چاہئیں (۴) لازمی ایجوکیشن بل کے متعلق ہم کو کیا کرنا چاہیئے اور (۵) آخیر پر یہ بھی ثابت کرینگے کہ ہم مسلمانوں کو مذہبی زندگی بسر کرنے کی کیوں ضرورت ہے۔ انجمن نے ہر مذہب و ملت کے اصحاب کو شمولیت کے لئے مدعو کیا ہے۔ اس لیکچر کے بعد بھی اور کئی لکچروں کا سلسلہ جاری رہے گا جو کہ ہفتہ وار ہوا کرینگے اور ہمیں کامل امید ہے کہ یہ سلسلہ تقریروں کا نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندؤں کے لئے بھی باہمی میل جول اور محبت کے بڑھانے کا ذریعہ ہو گا اور اس کے ذریعہ ملک میں امن پھیلے گا اور گورنمنٹ کو بھی جو تکلیف ہندو اور مسلمانوں کے باہمی نزاع کے باعث آئے دن اُٹھانی پڑتی ہے وہ کسی حد تک دُور ہو جاویگی ؛ (قومی خادم)

اسلام پر ایک جرمن فاضل کی رائے

سٹوڈنٹ والنٹیر مشنری یونین کی کانفرنس منعقدہ لورپول میں ۵ جنوری گزشتہ کو ہیر کے ایکسنیفیلڈر کن برلن مشنری سوسائٹی نے "مسئلہ اسلام" پر ایک دقیع ایڈریس دیا جس میں اگرچہ مشنری جماعتوں کو اہل اسلام میں تبلیغ دین عیسوی کی سرگرم کوشش کرنیکی معمولی ترغیب دی گئی تھی۔ لیکن دین اسلام کے محاسن اور عیسائیت کے مقابلہ میں اس کے فتحمند ہونیکا بھی کھلے دل سے اعتراف کیا گیا تھا۔ ہیر ایکسنیفیلڈ نے دکھایا کہ "غیر مسیحی دنیا کا ایک پانچویں سے زیادہ حصہ مسلمان ہے اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے ساتھ تاریخ عالم کے عظیم الشان معرکوں میں عیسائیت نے شکست کھائی ہے اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے آپکو یہ فریب دینا چھوڑ دیں کہ اسلام کی فتوحات تلوار کی وحشیانہ طاقت کے ذریعہ سے حاصل کیگئی ہیں"۔ فاضل لیکچرار نے یہ بات تسلیم کی کہ انجیل کو مسلمانوں تک پہنچانے کی مسرت امیز مستعدی کی بجائے مسیحیت پر صدیوں سے یہ خوف چھایا ہوا ہے کہ کہیں اسلام کے یلغار سے وہ خود مغلوب نہ ہو جائے۔ "آج کے دن اسلام میں عیسائیوں کے تبدیل مذہب سے جتنا اضافہ ہوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جو مسیحی مشنوں کی کوششوں سے عیسائیت میں اہل اسلام کے تبدیل مذہب سے ہوتا ہے گو اسلامی دنیا متعدد فرقوں میں منقسم ہے لیکن پھر بھی یہ صحیح ہے کہ اسلام ایک نہایت طاقتور اتحاد و اخوت ہے جو دنیا نے کبھی دیکھی ہے"۔ لیکچرار" اس اتحاد کا نہایت دقیع عنصر" یہ سمجھتے ہیں کہ "مسلمانوں کے لئے مذہب ایک نہایت بے بہا چیز ہے اور وہ کسی حالت میں اسے ترک نہیں کرنا چاہتے"؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

اسلام میں سچے دل سے داخل ہو

آج صبح کے وقت مجھے آیات ذیل یاد آئیں - یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین - فان زللتم من بعد ما جاءتکم البیّنات فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم -

یہ قرآن شریف کی دو آیتیں ہیں - انکے معنے ہیں اے لوگو جو مسلمان ہوئے ہو داخل ہو اسلام میں پورے اور نہ پیروی کرو قدموں شیطان کی - بے شک وہ تمہارا دشمن ہے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دینے والا - پس اگر پھسل جاؤ تم بعد اس کے کہ آئیں تمہارے پاس کھلی دلیلیں پس جان رکھو کہ اللہ تعالےٰ عزت والا حکمت والا ہے -

جب تک آدمی ہمہ تن کسی کام میں مصروف نہ ہو اور ادھورے طور پر کسی کام کو اختیار کرے تو وہ کام کبھی پورا نہیں ہوتا لیکن اگر ہمہ تن مصروف ہو کر کوئی کیسا ہی سخت کام اختیار کیا جاوے تو وہ بھی آسان ہو جاتا ہے اور جب تک کسی کام میں دل و جان کوشش نہ کی جاوے پورا فائدہ مترتب نہیں ہوتا - اور جب تک اپنی سعی کو انجام تک نہ پہونچایا جاوے - ثمرہ نیک پیدا ہونا محال ہے - والنازعات غرقاً والناشطات نشطاً والسابحات سبحاً فالسابقات سبقاً کی آیۃ کریمہ صاف ظاہر فرماتی ہے - جب کبھی کام کرو ہر طرف سے سمٹ کر اسی کام میں ڈوب جاؤ اور پورے جوش سے وہ کام کرو - اور اس کام میں تیرو کوئی روک درمیان نہ آوے اور ہمجنسوں سے آگے بڑھو - بلکہ اڑے کام کے استاد و مدبر بن جاؤ - مثلاً تم تحصیل علم ہی کیطرف خیال کرو - پچھلی چند صدیوں میں استادوں کی خود غرضی سے لوگوں کو علم بہت ہی کم حاصل ہوتا تھا استادوں کی خدمت میں ہی وقت گذر جاتا تھا - اور اکثر آدمی بڈھے ہو کر بھی عالم نہیں بنتے تھے - مسلمانوں اور اہل ہنود میں مولویوں اور پنڈتوں کی شرارت سے بہت کم لوگوں نے اصل علم سے فیض حاصل کیا - اکثر ادھورے ہی رہتے تھے - پورا پاس کم ہی لوگ کرتے تھے - چونکہ جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا وہ خود عالم و عامل نہیں ہوتے تھے - ان کے شاگرد بھی ویسے ہی ادھورے رہتے تھے - لہذا یہ مثل زبان زد خلق ہو گئی - نیم ملّاں خطرہ ایمان چونکہ حکماء میں ایسی بخل آگیا تھا اور وہ بھی بخوبی سمجھا کر کشادہ دلی سے شاگردوں کو نہیں پڑھاتے تھے اور ان سے عمدہ راز کی باتیں پوشیدہ رکھتے تھے یوں ہی شاگردوں کو بطور خدام سمجھتے تھے اس لئے حکیم بھی عمدہ اور حاذق پیدا ہونے مشکل تھے - اور جو نیم ٹر نظر آتے تھے وہ لوگوں کو بغیر موت کے اپنی نالیاقتی اور ناتجربہ کاری سے مارتے تھے اسواسطے مشہور ہو گیا کہ نیم حکیم خطرۂ جان - کوئی کوشش ہو اگر اس کو انتہا تک نہ پہونچایا جاوے - تو وہ مفید نہیں ہوتی بلکہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے - اگر تم ایک کنواں کھدواؤ - اور پانی تک جب کھدائی پہونچے اسے چھوڑ دو تو اس سے فائدہ نہیں حاصل ہو گا - جب تک کہ پانی کا چشمہ نہ پھوٹے اور اس کو صاف نہ کیا جاوے اور پختہ نہ بنایا جاوے اور زمین سے اوپر تک منڈیر نہ بنائی جاوے - پھر اگر کنواں پانی پینے کے لئے ہے تو اس کا گھاٹ بنایا جاوے - اور ڈول رسی بہم پہونچائے جائیں پھر بھی اگر ڈول پانی کے قریب تک پہونچے اور اس میں پانی نہ بھرے تب بھی یہ سب محنت رائگان ہے - جب تک کہ ڈول پانی میں نہ ڈوبے اور پانی اوپر نہ آوے کہ پھر کل محنت گویا ٹھکانے لگی اور فائدہ حاصل ہوا - اور اگر وہ کنواں کھیت کو پانی دینے کے لئے ہے تو اسپر چرس چڑھایا جاوے یا رہٹ لگایا جاوے اس سے پہلے بیکار ہے کیونکہ کھیت میں پانی آپسے آپ نہیں جا سکتا - جب تک کہ کھیت میں پانی پہونچانے کا سامان نہ ہو - علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی شخص روٹی یا چاول پکانے کا سامان کرے اشیاء خرید کر برتن بہم پہونچاوے آگ جلاوے آٹا گوندھے - چاول پکانے کے لئے چڑھائے روٹی توے پر ڈالے اور اسے اُلٹے پلٹے - لیکن ذرا کچی اُتار لے وہ روٹی بجائے فائدہ کے نقصان کرے گی اس سے پیٹ میں درد ہو گا اور ممکن ہے سخت نقصان ہو اور ہلاکت تک نوبت پہونچے - چاول قریب طیار ہونے کے پہنچ جاویں - فقط ایک دو کنیاں باقی ہوں - کہ کوئی جلد باز نادان انہیں چولھے سے اوتار کر کھالیوے اور مبتلائے مرض ہو جاوے اور سخت تکلیف اوٹھاوے - اور ہو سکتا ہے کہ اس سبب سے کوئی مر جاوے - اسی طرح فقط مسلمان ہونا ایسا مفید نہیں ہے جب تک کہ پورا اور پکا مسلمان انسان نہ بنے - کچا اسلام کچے اناج کی طرح ہے - جس طرح کچا اناج انسانی جسم کے لئے مفید نہیں ہے - اسی طرح کچا اسلام روح کے واسطے فائدہ مند نہیں ہو سکتا - اور جس طرح ناتمام کنواں پانی نہیں دیتا اور خطرناک ہوتا ہے ممکن ہے کہ کوئی اسمیں گر کر ہلاک ہو جاوے اسی طرح ناتمام ایمان اور ناتمام اسلام خطرناک اور غیر مفید ہوتا ہے ہر ایک مسلمان کو مناسب ہے اپنے ایمان اور اسلام کی تکمیل کرے اور اس کو انتہا تک پہونچاوے تا وہ اس کے لئے مفید اور بابرکت ہو اور اس کا انجام بخیر ہو

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ قرآن شریف کے اوامر کو بجالاوے اور نواہی سے حتے الوسع پرہیز کرے مسلمان کے تمام دنیوی اور دینی کام قرآن شریف کے تابع ہونے چاہئیں - کھانا پہننا - سونا جاگنا بگنا بولنا - عورتوں سے معاشرت - بچوں سے محبت - دوستوں سے پیار - دشمنوں سے عداوت - لینا دینا بیچنا - لکھنا - پڑھنا - پڑھانا - سفر حضر - صلح - جنگ - صحت بیماری - غرضیکہ کل امور میں مسلمان تعلیم قرآن سے باہر نجاوے سخاوت بھی اسلام کے طریق پر ہو اور امساک بھی اس کے حکم کے تابع - عبادت بھی حکم کے ماتحت ہو اور عیش و عشرت بھی فرمان برداری کے طریق پر ہو - رحم بھی رضائے الٰہی کے واسطے ہو اور خشم بھی اسی کے خوش کرنے کے لئے ہو - خدا ہی کے لئے کسی کی جان لے اور اسی کے واسطے اپنی جان اس کے راستہ میں دیدے - فنافی الاسلام انسان ہو جاوے کلوا واشربوا کے ماتحت کھائے پیئے اور عاشروھن بالمعروف کے تابع ہو کر اپنی بیوی سے محبت کرے - چوریار سے اس لئے عداوت ہو کہ وہ خدا تعالےٰ کے نافرمان ہیں اور صلحاء سے اس واسطے الفت ہو کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فرمان بردار ہیں - سچے عقائد دل میں ہوں اور نیک اعمال ظہور میں آویں اور بدعملیوں سے اجتناب ہو - [illegible] اللہ تعالےٰ کے کسی کو مالک کارساز اور حاجت روا نہ سمجھیں جس طرح بدعتی اور مشرک سمجھتے ہیں نہ اسمیں یہودیت اور رفض کا کوئی حصہ ہو نہ نصرانیت اور شیعہ پن کا کوئی شائبہ ہو - نہ تو علی کو خدائی میں دخل ہو - نہ حسین کو نہ عبد القادر جیلانی کو نہ جنید بغدادی کو نہ کسی فرشتے کو نہ کسی جن کو - اور نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مقابل میں کسی دوسرے کی بات مانی نہ جاوے خواہ وہ باپ دادا ہوں یا پیر و استاد ہوں [illegible] یا کلثوم دم ہوں یا مخدوم امام اعظم ہوں یا امام شافعی یا امام مالک ہوں یا امام احمد بن حنبل - کوئی صوفی ہو یا خواب بین ہو - مجدد ہو فاضل ہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل میں کسی اور کی بات ماننی گناہ ہے - اسکی سزا ہی جہنم ہے - رسوم کفار میں بھی ہرگز شریک نہیں ہونا چاہیئے - گو وہ بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہو - جیسا جمعہ اور ہفتہ کا بالخصوص روزہ رکھنا کہ رسم یہود و نصاریٰ ہے - ہندوؤں کے تہواروں اور میلوں میں بھی شریک ہونا اچھا نہیں ہے نوروز کی خوشی منانا بھی ایک بدعت ہو - جو شیعہ نے مجوسیوں سے لی ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے - محرم کی تعزیہ داری وغیرہ خرافات

سے بھی مسلمانوں کو پرہیز کرنا لازم ہے۔ تعزیہ داری۔ مرثیہ خوانی۔ سبیلیں اور محرم کی دیگر نذر و نیاز بالکل مخالف اسلام ہیں۔ امام حسین سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ صابروں سے بے صبروں کا اور پاکوں سے ناپاکوں کا۔ کیا علاقہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے ان اعمال کی تاثیر سوائے فسق و فجور کے اور کچھ بھی نہیں۔ اگر ان اعمال میں کچھ برکت ہوتی تو تمام یہاں کی رنڈیاں رابعہ بصری بن جاتیں اور کل میراثی اور بھڑوے حسن بصری ہو جاتے۔ تبرا بازی پاکوں کا طریق نہیں ہے۔ نہ تقیہ و نفاق، نیکوں کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ آجکل کے ملاں (علماء) بھی خطرناک ہیں۔ انکی شر سے اللہ تعالے کل اُمت محمدیہ کو محفوظ رکھے ان کے اقوال و اعمال میں مطابقت کرنا ناممکن ہے۔ کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں۔ یہودیت ان میں آگئی ہے اور اسلام کو انہوں نے اپنے اختلاف اور بد اعمالیوں سے الوداع کر دیا ہے۔ اگر اون کے فتوے معیار اسلام ہوں۔ تو دنیا میں کوئی مسلمان ہی نہیں۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر بموجب حکم محمد رسول اللہؐ کے علماء سے بدتر آج کل کوئی فرد نہیں الا ماشاء اللہ ان کے وعظ باعث تخریب اُمت ہیں اور ان کی تصنیف سرمایں حمام گرم کرنے کے لئے مفید ہو سکتی ہے ورنہ اور کسی کام کی نہیں۔ صوفی ان سے بدتر ہیں نہ علم ہے نہ عمل نہ شرم ہے نہ حیا ہے اس کا پیشہ سراسر دغا ہے۔ ملحد سالوسے ہیں۔ اگر دیکھنا ہو تو کسی قبر پرست صوفی کو دیکھ لو۔ کیا کیا سوانگ بھرتے ہیں۔ تب کہیں پیٹ بھرتے ہیں اور کوئی خوبی آجکل کے صوفیوں میں نہیں سوائے اس کے کہ ناچ ان کو آتا ہے۔ مگر اس میں بھی انہوں نے کمال نہیں پیدا کیا انکے ناچ سے رنڈیوں کا ناچ بہتر ہے کیونکہ وہ گناہ بالذت ہے اور ان کا ناچ گناہ بے لذت امیروں اور نوابوں کا حال پُر ملال مسلمانوں کے لئے باعث ماتم ہے۔ کاش شیعان علی امام حسین کے ماتم کے بدلے چونکہ وہ واقعہ پرانا ہو گیا ہے۔ اپنے امراء کا ماتم کیا کریں اور ان کے حال کے موافق مرثیہ بنا دیں اور پڑھیں شاید کہ شور و غل سن کر یہ مردہ قوم اٹھ کھڑی ہو۔ امراء میں اسلام کا بہت کم حصہ ہے۔ عقاید ان کے خراب اعمال ان کے گندے نماز روزہ سے انہیں کام نہیں۔ حج و زکوٰۃ سے ان کا تعلق نہیں۔ زبان سے لا الہ الا اللہ بوقت ضرورت ضرور کہتے ہیں دل سے بتان کشمیر و شیراز و فرنگ کو پوجتے ہیں۔ اور جھوٹے وعدوں کے وقت واللہ باللہ تاللہ زبان گوہر فشان سے فرماتے ہیں۔ بزرگوں کے مرنے کی آرزو ہمیشہ ان کے دل میں رہتی ہے تاکہ روپیہ ملے اور جائداد فروخت کرنے کا موقعہ ہاتھ آوے اور روکنے ٹوکنے والا کوئی نہ ہے۔ باپ کے مرنے کے بعد اس طرح شادیاں ہوتی ہیں۔ کہ اگر کسی غریب کا باپ مکرر زندہ ہو جاوے۔ یا جانکاہ بیماری سے صحت یاب ہوں عورتوں کو بموجب حکم الٰہی ماں باپ کی جائداد میں حصہ نہیں دیتے اور خود سب کچھ ہضم کر جاتے ہیں۔ سودی روپیہ تو جائداد پر لیتے لیتے جائداد تو تباہ کر دیتے ہیں اور آخر کار کھانے کو ٹکڑا اور پہننے کو ٹھیکرا بھی نہیں چھوڑتے۔ پھر بعض دوسرے امراء سے بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور اسی طرح ذلیل ہو کر مر جاتے ہیں۔ اگر ان سے کہا جاوے کہ قرض بہت ہو گیا ہے اس کے اُتارنے کا فکر کرو۔ تو فرماتے ہیں کہ قرضہ زیادہ ہو گیا ہے اس کا اُترنا مشکل ہے۔ ہم اپنا عیش کیوں منغص کریں ہمارے لئے بہت کچھ ہے۔ بہت ہو گا تو سرکار کورٹ آف وارڈ کرے گی اور ہمیں تنخواہ ملا کرے گی۔ ہمارا حال تو اس طرح ہے۔ چو آب از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یکدست ہم سے قرضہ ورضہ نہیں اُترتا۔ اس کو سرکار ہی اتارے گی اسلئے مناسب ہے کہ ایسے علماء اور ان صوفیاء اور اس قسم کے امراء سے مسلمان بے ضرورت ہرگز نہ ملا کریں۔ ان کے دل کی سیاہی اور بدبختی خدانخواستہ ان میں بھی اثر نہ کرے۔ وقت کے امام کو پہچاننا بھی ضروری ہے۔ جو امام الزمان کو نہیں پہچانتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اسلئے حضرت مسیحؑ و مہدی میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شناخت بھی لازمی ہے۔ اب کل سلسلے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتے تھے ختم ہو گئے۔ گویا کہ وہ سارے چراغ بجھ کر یہ نیا چاند اُمت محمدی کے لئے چڑھا ہے۔ اسپر ایمان لانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ ورنہ خداوند تعالے تک پہنچنا محال ہے۔ ان ملاؤں صوفیوں اور امراء نے بموجب سنت قدیمہ یہود و نصاریٰ کے اس امام عالی مقام کو نہیں پہچانا۔ بلکہ اس پر طرح طرح کے بہتان [illegible] افترا باندھے اور اس کو بدنام کیا لہذا سمجھدار آدمیوں کو مناسب ہے۔ کہ ہمارے امام کی کتابوں کو جو اردو فارسی اور عربی میں انہوں تصنیف فرما کر اور چھپوا کر عام کر دیں اور قادیان سے بقیمت ملسکتی ہیں لے کر خود غور سے پڑھیں اور سوچیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کو مواخذہ میں گرفتار ہوں۔ اور انجام خراب ہو جاوے ہر شخص سے اس کے معاملہ میں پرسش ہو گی یہ نہیں سُنا جاویگا کہ فلانے مولوی صاحب نے مرزا صاحب کو نہیں مانا تھا اس لئے ہم نے بھی نہیں مانا نہ یہ شنوائی ہو گی کہ فلاں پیر صاحب نے جو ہمارے باپ دادا کے پیر تھے مسیح موعودؑ و مہدی مسعود کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ لہذا مجبوراً ہم نے بھی تسلیم نہیں کیا ہر شخص کو خدا تعالے نے آنکھ۔ کان زبان دل وغیرہ اعضاء جدا جدا دئے ہیں ایک کے اعضاء دوسرے کے کام نہیں آتے۔ اسی طرح عقل بھی سب کو علیحدہ علیحدہ عطا کی ہے۔ تھوڑا بہت علم بھی سب کو بخشا ہے۔ کسی کا فعل کسی کے لئے حجت نہیں سوائے انبیاء کے افعال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بھی بڑے بڑے علماء یہود و نصاریٰ اور سرداران قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانا تھا اور ان کی پیروی سے بہت سے چھوٹے لوگوں نے بھی تسلیم نہیں کیا تھا۔ کیا وہ کفار اور ان کے پیرو نجات پا جاوینگے جو اس زمانے لوگوں کا عذر مسموع ہو گا تو ان کا عذر بھی سنا جاویگا یہ دین کا معاملہ ہے۔ ہر شخص خود مکلف ہے۔ یہاں کسی کے اتباع بجز اللہ اور رسول کے منظور نہیں۔ اس امام کو آزماؤ۔ اور اس کا دروازہ چھوڑ کر اور کہیں نہ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالے کے ہاں پکڑے جاؤ گے اور سزا پاؤ گے ابھی زندوں کے لئے وقت ہے اپنے معاملے میں سوچ بچار کر لیں۔ جب مر جاویں گے تو وقت ہاتھ سے جاتا رہے گا اوس وقت پچھتاوے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا وہ امام دنیا سے گذر گیا ہے اب اسکا نائب اور خلیفہ مولوی نور الدین صاحب موجود ہیں اس سے ملکر یا خط و کتابت کر کے تصفیہ کر لو۔ وقت کو ہاتھ سے نہ گنواؤ۔ ہمارے امام علیہ السلام سے ہزاروں ہی کرامات کا صدور ہوا ہے اور انکی ہزاروں ہی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ لیکن مخالفوں نے اپنی ضد کو نہیں چھوڑا اور باز نہیں آئے۔ اے لوگو! تم باز آؤ اور ہمارے امام کے حال کی چھان بین کرو اور بعد حق ثابت ہونے کے اسے قبول کرو جس قدر نشانات قرآن و حدیث میں مسیح و مہدی کے آنے کے مقرر تھے وہ پورے ہو گئے نہ تو تمہارا مسیح آسمان سے اترا نہ تمہارا مہدی کسی غار سے نکلا۔ چودہویں صدی کا سرا خالی ہی گذر گیا۔ معاذ اللہ رسول اللہ کی بات تیرہ صدی تک تو سچ نکلی مگر چودہویں صدی میں آکر جھوٹی ہو گئی۔ کوئی معمولی مجدد بھی تشریف نہ لائے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ذرا غور کریں۔ کہ ان کی شرارتوں سے مرزا صاحب کو نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ اسلام کو نقصان پہنچتا ہے۔ کسی بدبخت عورت نے اپنی سوکن کے بیٹے کے بیاہ میں اپنی ناک خود کاٹ لی تھی تاکہ بدشگونی ہو جاوے اے اندھو! سوچو اور غور کرو۔ زمینیں آباد ہو گئیں اور جنگل کٹ گئے۔ دریا نہروں میں منتقل ہو گئے۔ نصاریٰ کا حد سے زیادہ زور ہو گیا مسلمان مغلوب ہو گئے۔ پہاڑ چیرے گئے۔ حج بند ہوا ریل جاری ہو گئی۔ اونٹ بیکار ہو گئے۔ ماہ رمضان میں

تاریخ مقررہ پر چاند اور سورج کو گہن لگا۔ زلزلے آئے طاعون پڑی۔ قتال ہوئے اور ان میں لاکھوں مارے گئے چودھویں صدی میں سے تیس سال ہو چکے۔ ایک دعویدار پیدا ہوا اس سے صدور کرامات ہوا اس کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ انبیاءؑ کی طرح اس کے دعوے تصدیق کو پہونچے۔ اس کے مخالف اس کے روبرو کئی مرے کئی ذلیل ہوئے۔ بجلی کی طرح شرق سے غرب تک اس کی عزت اور شہرت پھیل گئی اسکے روبرو تمام اسکے مخالف بول نہ سکے۔ اسکے مقابل قلمیں ٹوٹ گئیں۔ زبانیں بند ہو گئیں۔ جو اُٹھا وہ گرا جس نے چون وچرا کی وہ مرا۔ پھر بھی انہوں نے اسے نہ پہچانا اور ضدیوں نے نہ مانا۔ ایران جہاں مہدی چھپا ہوا ہے وہاں روس پہنچ گیا اور شیعان علی کو عین عاشورہ کے دن پھانسیوں پر لٹکایا۔ تب بھی وہ مہدی غار سے نہ نکلا اور نہ خداتعالے نے تم پر رحم فرماکر آسمان سے مسیح کو بموجب تمہارے زعم باطل کے نازل کیا۔ مسیح و مہدی کے آنے کے قصے ناول کیطرح ثابت ہوئے پھر تم اصلی مسیح اور سچے مہدی مرزا غلام احمدؐ صاحب کو نہیں مانتے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور عقلی نقلی طریق سے ہمارے امام مسیح موعود و مہدی مسعود کو آزماؤ۔ اور اس کے ساتھ ہو کر پورے پورے اسلام میں داخل ہو اور اسلام کے طریق سے نہ پھسلو۔ ورنہ اللہ تعالے عزیز و حکیم ہے۔ وہ تمہیں تمہارے انکار کے سبب سے محروم کر دیگا۔ اور تمہارا قائم مقام کسی اور جماعت کو بنا دے گا۔ جیسا کہ مکہ شریف کے بعض کفار کی جگہ مدینہ منورہ کے انصار کو اس نے دین اسلام کا حامی اور مددگار بنا کر بڑے بڑے درجے عطاء کئے اور مکہ شریف کے اون بڑے بڑے سرداروں کو بدر کے کنوؤں میں ڈالکر داخل جہنم کرادیا اور بغداد کے فساق کو تیغ بے دریغ کراکر ترکستان کے مغلوں کو مسلمانوں کا حامی اور مددگار بنا دیا۔ اب کیا تعجب ہے کہ کسی یوروپ کی قوم کو بجائے تمہارے چُن لے۔ ہوشیار ہو اور خبردار ہو۔ کہیں یہ نعمت حمایت اسلام تم سے چھین کر کسی اور قوم کو نہ ملجاوے اور تم محروم رہ جاؤ۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر نواب - ۱۸ جنوری سنہ ۱۲ء

[illegible]

یسوعین اور فلسفہ

سولہ سو سال سے آج تک تو تمام پوپ - بشپ - ڈیکن کارڈنیل - پادری قسیس راہب لسن شیٹ پاسٹر منک کاٹی کسٹ گورے اور کالے - یوروپین اور دیسی سب کے سب بالاتفاق یہی فرماتے چلے آتے تھے کہ یسوعی تثلیث کو منطق - فلسفہ - سائنس - حساب - بلکہ عقل سے کوئی تعلق نہیں - بابا - یہ عقل کی بات نہیں یہ خداوند کی نہاں در نہاں حکمت کا مخفی در مخفی ایک راز ہے جو کسی کی سمجھ میں نہ آیا اور نہ آئے گا اور نہ آسکتا ہے۔ صرف ایمان لانے کی بات ہے اور نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ مگر آج ایک صاحب جو جوالا سنگھ نام رکھتے ہیں مگر سکھ یا ہندو یا اچھوت نہیں ہیں بلکہ یسوعی دین کے پیرو کار ہیں بڑے زور سے للکارتے ہیں کہ تثلیث منطق و فلسفہ سے ثابت ہے ان کا ایک نوٹ یسوعی اخبار نور افشاں میں نکلا ہے جس کا جواب ہمارے فاضل اجل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ لیکن اس کے اندراج سے قبل ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری جانتے ہیں کہ ہمنے اس ریمارکس کو .. ۱۶ کے الفاظ سے کیوں شروع کیا ہے حالانکہ دین یسوعی کہا جاتا ہے کہ .. ۱۹ سال سے دنیا میں رائج ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائی عیسائیوں میں تثلیث کا مسئلہ رائج نہ تھا بلکہ یہ مسئلہ کونسل نیس کی ایجاد ہے جو تیسری صدی میں قائم ہوئی تھی۔

ایڈیٹر

پادری جوالا سنگھ اور حقیقت مسیح

ایک پادری مسمّی جوالا سنگھ نے جنھیں منطق و فلسفہ دانی کا بڑا گھمنڈ ہے۔ اپنے مردہ خدا کی خدائی ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تین اصول کی بناء پر اس سچے اور حقیقی خدا کی خدائی سے انکار کیا ہے۔ جو رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ہے۔ یہ اصول کسی الہامی کتاب سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ تمام انبیاء اللہ اور کتب آلہی کے سخت مخالف اور سچے فلسفہ سے کوسوں دور ہیں پادری جوالا سنگھ صاحب ان اصولوں کو مسیح کی خدائی کی صرف دلیل ہی قرار نہیں دیتے بلکہ اس کی بنیاد و دار و مدار انہیں اصول پر بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں "یہی باعث ہے مسئلہ تثلیث مقدس ہر سہ اقنوم رب تعالیٰ و ابن اللہ و روح القدس کو الوہیت میں شریک ملتے ہیں اور یہی امر حق ہے تاوقتیکہ ہر سہ اصول فلسفہ کی تردید نہ ہو" یعنے جب تک ان اصول کی تردید نہ کیجاوے تب تک تو مسیحی مذہب حق ہوگا اور جب ان کا ابطال ہو جاویگا تو مسیحی مذہب کا بطلان خود بخود ثابت ہو جاوے گا۔ جوالا سنگھ صاحب کے اصول ثلاثہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) واجب بالذات واحد حقیقی سے سوائے واحد کے صدور کثیر کا محال ہے ہر چند کہ یہ بات بالکل بے ہودہ ہے۔ تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پادری صاحب کا یہ مطلب ہے کہ واجب بالذات واحد حقیقی (خداوند تعالے) سے صرف ایک چیز صادر ہو سکتی ہے اس سے زائد وہ بالکل کسی طرح سے کچھ صادر نہیں کر سکتا۔ یعنے ممکن نہیں کہ خداوند تعالے نے ایک چیز کے سوا کچھ بھی پیدا کیا ہو نہ تو آج تک سوائے صرف ایک چیز کے کچھ اس نے پیدا کیا ہے اور نہ آیندہ کچھ پیدا کر سکتا ہے۔

(۲) علت تامہ (خداوند تعالے) سے (اسکے) معلول (جو چیز اس نے پیدا کی ہے یعنے ابن) کا تخلف (کہ خداوند تعالیٰ تو موجود ہو مگر وہ چیز جو اسے پیدا کرنی چاہیئے تھی وہ موجود نہ ہو) محال ہے یعنے خداوند تعالے نے جو کچھ پیدا کیا ہے اُسے پیدا کرنے کے لئے وہ مجبور و مقہور تھا اور قطعاً اس کے امکان میں نہ تھا کہ جو کچھ اس سے پیدا ہوا ہے اسے پیدا ہونے سے اپنی مرضی و قدرت و اختیار کے ساتھ ایک سیکنڈ کے لئے بھی روک سکتا بلکہ یہ سب کچھ اسکی قدرت و اختیار سے پورا پورا باہر تھا۔ اور اگر اس امر کو تسلیم نہ کیاجاوے تو خداوند تعالے کی ہستی کسی طرح سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "عدم مصدرِ اوّل کے ماننے سے وجہ اثبات واجب بالذات کا عدم ہو جاتی ہے۔"

(۳) تقدم و تاخر یا (نہیں پڑھا گیا) میں تکافو وجود لازم نہ ہونا محال ہے۔ یہ عبارت بھی بالکل بے ہودہ ہے مگر سیاق سباق سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحب کا اس سے یہ مطلب ہے کہ جس ایک چیز کو پیدا کرنا خداوند تعالے کو لابد تھا۔ اس کے وجود میں آنے سے پہلے خود خداوند تعالے کی ہستی ہی نہ تھی۔ اور جب سے اس کی پیدا کردہ ہستی پذیر ہے۔ اسیوقت سے ہی خود خداوند تعالے بھی ہستی پذیر ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ چیز خداوند تعالے کی مصدر یعنی پیدا کردہ ہے۔

ان اُصول کی بے ہودگی اور لغویت کچھ محتاج بیان نہیں

بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ آج دنیا میں کوئی عیسائی بھی مذہباً بھی نہیں بلکہ کسی طرح سے بھی انکو صحیح تسلیم نہ کرے گا۔ باوجودیکہ وہ ایک مُردہ انسان کو خدا بنانے والی قوم ہے۔ چہ جائیکہ کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر سچے دل سے ایمان لانے والا ان کی حقیقت کا معتقد ہو۔ یہ اصول پادری صاحب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مندرجہ ذیل اعتراض کے جواب میں اختیار کئے ہیں۔ "جناب مسیح (علیہ السلام) کی ماہیت جس کو آپ واجب جانتے ہیں واجب بالذات ہے یا واجب بالغیر واجب بالذات ہے تو شرک لازم آئے گا۔ واجب بالغیر ہے تو ممکن ذاتی ہونے کی وجہ سے مخلوق ہوگی۔"

اس سوال کا جواب پادری صاحب نے یہ دیا ہے کہ شرکت باری تعالیٰ سے کچھ قباحت لازم نہیں آتی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ابن اللہ حضرت مسیح رب تعالیٰ کا معلول و مصدر تو ہے اور اس اختیار سے وہ واجب بالغیر ہی ہے۔ مگر چونکہ حسب اصول ۳ رب تعالیٰ اس سے پیشتر موجود نہ تھا اور اپنے وجود میں وہ دونوں مساوی ہیں اور رب تعالیٰ واجب بالذات ہے اس لئے (حسب اصول متعارفہ اقلیدس) ابن اللہ اور رب تعالیٰ دونوں کو مساوی ماننے کے یعنے ابن اللہ کو بھی واجب بالذات ماننے میں کوئی قباحت نہیں (بلکہ ضروری ہونا چاہیئے) پس ابن اللہ شرعی مخلوق نہیں ہے یعنے اگرچہ وہ فلسفہ کے رو سے اور واقع میں تو مخلوق ہی ہے۔ مگر شرع کے رو سے یعنے اس حیثیت سے کہ ہم مسیحی ہیں اسے مخلوق نہیں کہتے بلکہ واجب بالذات یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ دیگر مخلوق کو پیدا کرنے میں خالق کا شریک ہے اور شرکت باری تعالیٰ سے کچھ قباحت لازم نہیں آتی چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ تعجب ہے کہ پادری صاحب صاف الفاظ میں جواز تعدد الٰہیہ کے قائل ہو کر باوجود اس کے کہ اس کا نام واحد حقیقی رکھتے ہیں۔ فطرۃ سلیمہ اور بوجود قواعد حسابیہ تو اسے محال قرار دیتے ہیں۔ البتہ ممکن ہے کہ جس طرح اس زمانہ میں یورپ نے عجیب و غریب چیزیں ایجاد کی ہیں۔ کوئی حساب کا بھی ایک قاعدہ ایجاد کر لیا ہو۔ جس سے تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کا مسئلہ حل ہو جاتا ہو۔

اس جواب میں پادری صاحب نے کئی طرح سے اپنے اصول مسلمہ کا خلاف کیا ہے۔ اوّل یہ کہ جو چیز معلول و مصدر غیر ہو وہ کبھی کسی طرح سے کسی جہت سے واجب بالذات نہیں کہلا سکتی اور نہ ہی تکافؤ فی الوجود سے (جو فی نفسہ خود باطل اور مستحیل ہے) معلولیت کا داغ رفع ہو سکتا ہے اور جب تک اس سے معلولیت کا داغ نہ اٹھایا جاوے۔ تب تک وجوب ذاتی سے انصاف مستحیل ہے مگر پادری صاحب اپنے فرضی ابن اللہ کو باوجود معلول و مصدر تسلیم کرنے کے واجب بالذات قرار دیتے ہیں۔ دوم۔ یہ کہ پادری صاحب کے اصول ۲ کا تقاضا ہے کہ رب تعالیٰ کا مصدور و معلول ایک سے زائد نہیں ہو سکتا۔ مگر باوجود اس کے پادری صاحب تمام خلائق کا خالق رب تعالیٰ بشراکت ابن اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ بھلا اگر ایک سے زائد چیز وہ پیدا کر ہی نہیں سکتا تو اس کے ساتھ ملکر پیدا کرنے میں ابن اللہ کی شراکت کیسی اور خلائق کو پیدا کرنے کے کیا معنے۔ اس جگہ پادری صاحب کو یہ ظاہر کر دینا ضروری تھا کہ باپ بیٹے کو خلائق کے پیدا کرنے میں شراکت کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ آیا باپ اپنے بیٹے کو پیدا کرنے میں تھک گیا اور بلا امداد اپنے بیٹے کے وہ اب خلائق کو پیدا کرنے سے عاجز آگیا تھا۔ اس لئے مجبوراً اسے بیٹے کو شامل کرنا پڑا۔ یا کہ بیٹا ناتجربہ کاری اور کمزوری کے باعث باپ کی شمولیت و امداد کا محتاج تھا۔ سوم یہ کہ باوجودیکہ پادری صاحب اپنے اصول ۱ میں تسلیم کر چکے ہیں کہ واجب بالذات واحد حقیقی ہے۔ ابن کو بھی واجب بالذات کہہ کر تعدد کے قائل ہو گئے ہیں اور اگر پادری صاحب یہ عذر پیش کریں کہ رب تعالیٰ اور ابن اللہ میں اتحاد ہے۔ تو یہ بات خود ان کے اصول ثلاثہ مسلمہ کے مذکورہ بالا خلاف ہے۔ کیونکہ وہ تسلیم کر چکے ہیں۔ رب تعالیٰ علت تامہ اور ابن اس کا معلول و مصدر ہے اور علت و معلول میں اتحاد محال ہے۔ لاستلزامہ الدور او التسلسل وهما باطلان والمستلزم للباطل باطل البتة۔

چہارم یہ کہ پادری صاحب ایک معلول و محتاج غیر چیز کو واجب بالذات بنانے کے لئے اسے علت تامہ سے مساوی قرار دیتے ہیں حالاں کہ خود ایک کو انہیں سے علت تامہ اور دوسرے کو معلول و محتاج بنا چکے ہیں۔

مجھے پادری صاحب کے فہم و فراست پر سخت تعجب ہے کہ وہ ان اصول سے مسیح کی خدائی ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حالاں کہ خود یہ اصول بدیہی طور پر مسیح کی خدائی کو خاک میں ملا رہے ہیں۔

اخیر میں پادری صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ چاہے وہ تنہا یا بمدد تمام پادریان روئے زمین ہمارے ان اعتراضات کا جواب دیں جو ہم نے انکی تقریب استدلال پر کئے ہیں۔ ورنہ مسیح کی خدائی کو خیرباد کہہ کر سچے رب العالمین الرحمٰن الرحیم پر صدق دل سے ایمان لاویں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی۔ مولوی فاضل و منشی فاضل از قادیان

کلامِ امیر رض

فرمایا۔ یہ کتاب اللہ جلشانہٗ جس کو اس کا وارث کرتا ہے پہلے اس کو اپنے نفس پر کچھ ظلم و زبردستی کر کے کتاب پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ صبح کے وقت سردیوں میں کیسا ٹھنڈا پانی ہوتا ہے نفس پر ظلم کر کے وضو غسل کرنا پڑتا ہے۔ پھر طبیعت خوگیر ہو جاتی ہے۔ تو نیکی سے مزا آنے لگتا ہے۔ پھر اور زیادہ ترقی کرتا ہے۔ تو انسان کے لئے نیکی کرنا اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں قدم مارنا جزو طبیعت ہو جاتا ہے۔ پہلی حد مکلّف ہونے کی ۱۰ وسال کی عمر سے ہے۔ حدیث شریف میں سات خصلتیں بیان ہوئی ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ اس دن ملے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا ۱ امام عادل۔ ۲ جوان صالح جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں عمر گذاری۔ ۳ وہ شخص جس کا قلب مسجد میں انتظار میں معلق ہو ۴ دو مرد باہم محبت کئے تو اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اکھٹے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اور جدا ہوئے تو اللہ کے لئے۔ ۵ وہ مرد کہ بُلایا اس کو ایسی عورت نے جو منصب اور جمال رکھتی ہے۔ پس کہا اس نے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶ اور وہ مرد کہ صدقہ کیا اللہ کے راہ میں ایسا مخفی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی۔ ساتواں وہ شخص۔ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا تخلیہ میں۔ پس خوفِ خدا سے جاری ہوئی اُسکی آنکھیں۔

فرمایا۔ انسان بالطبع سکھ اور آرام کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔ کوئی نوکری کرتا ہے تو اپنے آرام کو نوکری کے متعلق سوچ لیتا ہے۔ نکاح کرتا ہے تو نکاح میں ہی سکھ و آرام کو سوچ لیتا ہے۔ لڑکے مڈل تک ہی تعلیم میں جب پہونچتے ہیں تو دل میں کیا کیا خیال کر لیتے ہیں کہ ہم کیا کیا ہو جائینگے کوئی تو یوں سمجھ لیتا ہے کہ میں ڈپٹی کمشنر ہو جاؤں گا۔ یہ سب خیالی خوشیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے معلوم نہیں کہ کس کام میں ہمیں سکھ ملے گا اور کس کام میں دکھ۔ پس چاہیئے کہ کثرت سے دعاؤں اور استخارات کو کیا کرو۔ ملازمت کرو تو کثرت سے استخارات پہلے کر لو۔ تجارت کرو۔ تو پہلے استخارات کر لو حقیقی سکھ اور دکھ کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے

فرمایا۔ بعض آدمی بظاہر دیکھنے میں بڑا ہی نیک معلوم ہوتا ہے مگر اسکے دردن سینہ کا علم اللہ ہی کو ہے کہ کیسا ہے جتنے تم یہاں بیٹھے ہو سب کا حال مستتر ہے معلوم نہیں کہ کون کیسا نکلے گا۔ اور کون کیسا۔ میں تم کو قرآن شریف سناتا ہوں میرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصلی و نسلم علیٰ نبیہ الکریم

کلام الملوک ملوک الکلام

نوٹ۔ سید صاحب نے اس کلام کے ترتیب دینے میں دکنی زبان کا استعمال کیا ہے جو کہ انکی مادری زبان ہے ہمنے بھی اسمیں تغیر نہیں کیا کیونکہ اسمیں بھی ایک لطف ہے۔ (ایڈیٹر)

کلام امیر (دکنی)

مکتوبہ سید بشارت احمد صاحب

فرمایا۔ مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت کلیات خمسہ کا پابند رہے۔ ایمان کی حفاظت نفس کی حفاظت۔ مال کی حفاظت۔ عزت کی حفاظت۔ عقل کی حفاظت۔

فرمایا۔ بعض لوگوں کو نصیحت کیجاتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہمکو یہ بدکار سمجھتے ہیں ایک وقت مجھے خیال ہوا کہ کسی شخص کو بہت نصیحت کروں۔ مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا معلوم ہوا کہ اسکو نصیحت نہ کی جائے اگر یہ نہ مانے گا تو تجھے جوش آ جائیگا اور اسکو ندامت ہوگی۔ البتہ دعا کر۔ ہمارا اختیار ہے چاہیں تو قبول کرینگے یا نہیں

ایک حج کو جانیوالے صاحب نے دریافت کیا کہ ایام حج وغیرہ پر نماز غیر احمدی کے پیچھے پڑہیں یا نہیں۔

فرمایا۔ وہاں کے لوگوں کو روپیہ اور دنیا سے غرض ہے نیک لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ بعض امام وہاں کے نیک بھی ہیں نیک عالم یا امام کو دیکھو اگر داڑھی وغیرہ ہو اور اچھا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

فرمایا۔ بدوؤں کا خاصہ ہے کہ اگر انہیں کوئی چیز دی جائے تو وہ سب ملکر کھائینگے۔ چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو الغرض سب کے سب بھوکے رہتے ہیں اور پھر ہندوستانی بولی بھی انہیں نہیں آتی۔ دو وجوہات سے اکثر خرابیاں باہم پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن جب رات ہو جاتی ہو تو ہر ایک بدو اپنے اپنے اونٹ کے پاس آ جاتا ہے اور دوسرے کے قریب نہیں جاتا کہ کہیں دوسرے کو یہ شبہ نہ پڑ جائے کہ یہ اونٹ والے کو چرانے یا ستانے گیا تھا چونکہ میری جوانی تھی اور چوبیس پچیس سال کا سن تھا اور قوے مضبوط تھے میں بھی صرف کھجور رکھ لیا کرتا تھا اور پھر وہی کھا کر پانی یا دودھ پی لیا کرتا۔ لہذا میں اپنے اونٹ والے کو رات کیوقت پیٹ بھر کر کھجور دیدیتا۔ چونکہ رات کو ایک دوسرے سے تو مل نہیں سکتے۔ پس وہ تنہا خوشی کھا کر شکم سیر ہو جاتا اور پھر میرا از حد شکر گذار رہ کر بہت فرمانبرداری کرتا اور دوسرے یہ کہ میں عربی بھی خوب بات کرتا تھا اس سے بھی آسانی تھی۔ مجھے جوانی میں بہت پیاس ہوا کرتی تھی بالخصوص علی الصباح پیاس سے بے تاب ہو جاتا تھا چنانچہ حسب عادت ایک وقت پھر آخر شب میں پیاس ہوئی دیکھا تو پانی نہیں بالآخر بدوی سے کہا کہ مجھے پیاس ہو رہی ہے کہیں سے ایک گلاس پانی لا۔ وہ فوراً چلا گیا اور خلاف قاعدہ میری مروت سے وہ ایک دوسرے کے اونٹ کے قریب چلا گیا کہ جسپر ایک ہندوستانی معزز بہت سا پانی مشکیزہ میں رکھکر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ باادب کہا کہ ایک مولویصاحب جو آپکے ہی وطن کے ہیں ان کو ایک گلاس پانی چاہیئے وہ زبان نہیں جانتے تھے پکارنے لگے حرامی حرامی یعنے چور چور۔ پس لفظ حرامی منہ سے نکلنا تھا کہ اس تیزی سے وہ میرے اونٹ کے پاس آ گیا کہ گویا وہ یہیں تھا لیکن بہت غصہ میں بھرا ہوا اور کچھ بڑبڑاتا تھا میں نے پوچھا۔ این الماء کہا بخلوہ۔ اور طیش سے کہنے لگا سین کودن انشاء اللہ۔ پھر مجھ سے کہا کہ دو میل پر ایک میٹھا چشمہ آتا ہے وہاں پانی پی لینا۔ جب صبح ہوئی تو قافلہ میں ایک شور ہوا اور ایک صاحب بہت کچھ چیخنے لگے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک چور نے رات کو انکے مشکیزہ میں ایک بڑا سوا گھسیڑ دیا جس سے ہولے ہولے پانی سب نکل گیا میں نے ان سے کہا کہ آپکو چاہیئے تھا کہ ایک گلاس پانی اس غریب کو دیدیتے۔ اونہوں نے کہا حضرت میں تو زبان ہی نہیں جانتا ہوں میں اُسے چور ہی سمجھا۔ خیر میں بعد اسکو نرمی سے جب نصیحت کی تو کہنے لگا یا شیخ ایک گلاس پانی کے لئے اُس نے بخیلی کی اب معلوم ہو جائے گا۔ کہ مکہ تک اُسکو کیسے پانی ملیگا آپ فرماتے ہیں کہ کسی کی تکلیف یا مصیبت کا ذرا بھی انہیں احساس نہیں ہوتا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ اسکو وہ صاحب کی تکلیف پر ذرا بھی رنج نہ ہوا۔

فرمایا۔ بدوی اسلام مطلق نہیں جانتے بالکل جاہل ہیں۔ خادم سے حیدر آباد کی نسبت گفتگو ہو رہی تھی کہ فرمایا ہمیں حیدر آباد کی چھپی ہوئی کتابیں بہت پسند آئیں پھر فرمایا کہ بالخصوص مطبع دائرۃ المعارف میں کنز العمال کی کل جلدیں نہایت عمدگی سے چھپی ہیں۔ مرحوم نظام کی بخشائش کے لئے یہ بھی ایک بڑا ذریعہ ہیں کہ ان کے عہد میں حدیث کی خدمت ہوئی ہے۔

حیدر آباد کے تکلفات و مراسم آداب و سلام کا تذکرہ تھا۔ فرمایا میں تمام ہندوستان طلب علمی وغیرہ کے لئے پھرا لیکن حیدر آباد جانا نہ ہوا اور نہ کبھی طبیعت چاہی جہاں اس مولا کریم کا مجھ پر بے حد احسان ہے یہ بھی احسان ہے کہ جو مجھ جیسے بے تکلف کو وہاں نہ لے گیا ورنہ وہاں کے امراء و علماء کو میری سادگی اور بے تکلفی سے رنج پہنچتا اور مجھے بہ التکلیف رہتی۔

مرحوم نظام کی فیاضی و ہمدردی ہر قوم و ملت کے ساتھ فیاضی وغیرہ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نہایت مخیر تھے۔

فرمایا۔ مکہ مدینہ کے لوگوں پر پورا اعتماد نہ کیا جاوے۔ چنانچہ اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ مکہ میں جب میں گیا تو ایک ہم مکتب جو میں کا رہنے والا تھا میں اتفاقاً مل گیا پس اُسنے ایسے ایسے آرام دئے اور ایسا ساتھ دیا کہ جو میں سفر میں اس کے بغیر کبھی نہیں حاصل کر سکتا تھا۔ لہذا میں جب مدینہ طیبہ جانے لگا تو اسکو کہا کہ میرا یہ سامان اور یہ روپیہ یہ سامان تو امانتاً رکھنا اور البتہ روپیہ کو اسکو تم تجارۃ میں لگا کر نفع کمانا میں بہت دنوں میں آؤنگا اگر زندہ رہا اور واپس آیا تو پھر تم میرے آنے بعد اس روپیہ کو اکٹھا کر دینا میں لے لونگا۔ چنانچہ میں روپیہ اور سامان دیکر چلا گیا جب بہت دنوں کے بعد واپس آیا تو جب بھی اُسنے مجھے بہت آرام و آسائش سے رکھا پھر چند دنوں کے بعد میں نے کہا کہ اب میں وطن روانہ ہو جاؤنگا میرا روپیہ اور سامان اکٹھا کردو کہا بہتر آپ مطمئن رہیں چار روز انتظار کیا لیکن کچھ بھی انتظام نہ کیا تو پھر اور ایک دفعہ کہا مگر تب بھی کوئی اثر نہ ہوا بالآخر تیسری دفعہ جب میں تشدد کیا تو کہا کہ آپ مطمئن رہیں وہ آپکا سامان و روپیہ ایک بہت بڑے امیر کے ہاں رکھوایا ہوں اب میں جا کر لاتا ہوں میں نے کہا کہ اچھا چلو میں بھی چلتا ہوں لہذا میں ساتھ ہو گیا وہ مجھے لئے ہوئے ایک مکان پر گیا۔ جو کہ بہت بڑا عالی شان محل تھا لیکن اس کا دروازہ بند تھا کہا کہ دیکھئے گھر کا دروازہ بند ہے اتنے میں ایک عرب اتفاقاً اُدھر سے نکل آیا اور کہا کہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اتنا بڑا مکان اور دروازہ بند اُس نے کہا کہ مطلب کیا ہے کہو میں نے کہا کہ اس مکان میں ہمارا سامان ہے۔ معاً وہ سمجھ گیا اور کہا کہ مولویصاحب یہ بہت بڑے امیر کا مکان ہے وہ اپنے مہمانوں کو جدہ تک پہنچانے مع زنانہ کے گئے ہوئے ہیں اسلئے بند ہے۔ وہ کسی کا سامان امانت نہیں رکھا کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدمعاش جن کو میں خوب پہچانتا ہوں آپ کو دہوکا دیا اور سب مال کھا گیا ہے پھر اسکے بعد اسکو بہت گالی گلوچ دیا اور مجھسے کہا کہ مولویصاحب بہتر یہ ہے کہ آپ صبر کر کے چپ چاپ چلے جاویں یہ نہ دیگا بلکہ دہوکہ میں رکھیگا۔ خیر میں چلا آیا کئی سال کے بعد پھر اتفاقاً ایک وقت ہندوستان میں اسی شخص سے ملاقات ہوئی۔ دیکھا کہ نہایت افلاس میں ہے اور میں اُس زمانہ میں نہایت متمول تھا مجھسے کہا اب آپ بہت جلیل القدر ہو گئے ہیں اور میں اپنے شامت اعمال سے اِن حالوں پہنچا ہوں لہذا میرے ساتھ کچھ سلوک کیجئے۔

مراسلات

میں حضرت مسیح موعود پر کس طرح ایمان لایا!

جون ۱۹۰۵ء میں جب ہمارے ہاں پرائمری سکول کھلنا منظور ہوا۔ اور جس کی ابتداء ایک شخص مسمی نیک عالم سکنہ خانپور نے آکر کی۔ میں یہاں کا برانچ پوسٹماسٹر تھا ڈاک خانہ میں اُن کے نام خط تیز آتے۔ اس لئے مجھے اُن سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔ یہ صاحب تسخیر قلوب میں کچھ ایسے ماہر تھے کہ چند ہی دنوں میں انہوں نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پھر تو بیٹھے بیٹھے اُنہی کے پاس سارا دن گذار دیتا۔ ایک دن ایک بڑا سا پیکٹ اُن کے نام ڈاک سے برآمد ہوا۔ میں لیکر اُن کے پاس گیا۔ کھولا۔ تو اخبار الحکم کے متعدد پرچے پائے۔ جو کسی سلطان احمد نام احمدی المذہب (خدا کی شان یہ صاحب حضرت صاحب کی وفات پر مرتد ہو گئے) اُن کے کلاس فیلو نے راولپنڈی سے اُن کے نام بھیجے تھے۔ اُن مہربان نے اُلٹ پلٹ کر سرسری نظر سے دیکھ کر اخبار رکھ دیئے اور تعلیم کے کام میں لگ گئے۔ اور مَیں اُن کے مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ انکے مضامین کچھ ایسے دلکش اور میرے مذاق کے موافق تھے کہ چھوڑنے کو دل نہ کرتا تھا۔ آخر منشی صاحب کی اجازت سے میں وہ سب پرچے گھر ہی میں لے آیا۔ اور کئی بار کے بغور مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ اگر یہ (مسیح موعودؑ) وہی شخص ہے جس کی ایک دُنیا کو عرصہ تیرہ سو سال سے انتظار لگ رہی ہے اور کروڑہا مخلوق الٰہی اس حسرت کو کہ وہ اُس کے مبارک زمانہ کو پائیں۔ قبروں میں لیگئے اور جس کا انہیں دعوے ہے تو پھر اس کا انکار سیدھا جہنم میں لے جائے گا۔ اگر اس کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہوتا۔ تو اتنی صدیوں سے اس کی انتظار میں لوگوں کا چشم براہ ہونا چہ معنے وارد۔ ہو نہ ہو یہ وہی معلوم دیتا ہے۔ اس سے پیشتر میں اگر اس سلسلہ کے وجود سے بے خبر نہ تھا۔ تو کم از کم حضرت کی تعلیم سے مطلقاً ناآشنا تھا۔ جب مَیں نے اِن اخباروں کو پڑھا۔ خصوصاً مرزا صاحب کی وہ تقریر دلپذیر جو "ملفوظات احمدیہ یا کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمان" کے عنوان کے نیچے الحکم ۱۹۰۵ء کے کئی ایک پرچوں میں مسلسل درج تھی۔ تو مجھے ایک گونہ مقاصد مرزا جی سے بھی واقفیت ہو گئی اسی طرح جب "ثناء اللہ امرت سری کی پردہ دری" کے عنوان کی ذیل میں جو کتاب انجام آتھم کے حوالہ سے ایک لمبی عبارت مباہلہ کے متعلق درج اخبار تھی پڑھتے پڑھتے جب اس موقعہ پر پہنچا۔ جہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں "یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دُعا کا اثر اس صورت میں سمجھا جاوے کہ جب وہ تمام لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی میں گرفتار ہو جائیں۔ **اگر ایک بھی باقی رہا۔ تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار۔** اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ اور اگر میں مرگیا۔ تو ایک خبیث کے مرنے سے دُنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔" تو ان کی نسبت اعلےٰ درجہ کی حسن ظنی میرے دل میں پیدا ہو گئی اگر تقلید آبائی سد راہ نہ ہوتی۔ تو میں اُسی دم داخل بیعت مرزا حجّۃ ہو جاتا۔ مگر اس میں چند در چند الٰہی حکمتیں تھیں جو بعد میں مجھ پر ظاہر ہوئیں۔ مگر تاہم میرے صدق و راستی کے طلبگار دل کو ان پرجوش الفاظ نے جو یقین سے بھرے ہوئے دل کے سوائے کسی دل سے نکلنے ممکن نہیں۔ اس معاملہ میں غور کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اگرچہ رسمی طور پر نماز روزہ کا میں شروع ہی سے پابند تھا اور لکھنا پڑھنا بھی کچھ جانتا ہی تھا۔ مگر اصلاً دینیات کی تعلیم سے بالکل کورا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے عقل و علم پر کچھ بھروسہ نہ کر کے ملاّنوں کی طرف رجوع کیا۔ مگر وہ تو مرزا کا نام ہی سُننے سے نیلے پیلے ہو ہو جاتے اور ایسی لاعلمی کی حالت میں اِس سلسلہ کے آدمیوں سے ملنا بھی مناسب نہ جانا۔ بالآخر بہت سوچ بچار کے بعد حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ کہ اخبار الحکم کے مطالعہ سے میری توجہ آپ کے متعلق تحقیقات کرنے کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ مگر لاعلمی سدراہ ہے۔ آپ کو چونکہ ایک بڑا دعوےٰ ہے۔ اگر فی الواقعہ آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں۔ کہ آپ کی دُعا خطا نہ جائے گی۔ لہذا نہایت ادب سے گذارش ہے کہ میرے حق میں دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا صدق مجھ پر ظاہر فرماوے تاکہ آپ کو قبول کر کے سعادت عظمےٰ حاصل کروں۔ اس کا جواب حضرت اقدسؑ کی طرف سے کسی شخص افتخار احمد کی قلم سے لکھا ہوا بدیں مضمون پہنچا۔ کہ آپ کا خط حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ تم بھی دُعا کرتے رہو۔ ہفتہ عشرہ دُعائیں کرتے ہوا ہوگا۔ کہ ایک رات رویاء میں دیکھا۔ کہ ڈاک سے میرے نام ایک کارڈ نکلا ہے۔ جس پر جامن رنگ کی سیاہی سے ایڈریس کی جانب خوشخط حروف میں ذیل کا فقرہ لکھا ہوا پایا۔ "**مرزا صاحب آپکو یاد کرتے ہیں۔ راز مخفی رکھیئے۔**" دوسری طرف بھی پنجابی اشعار میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ مگر ابھی پڑھنے نہیں پایا تھا۔ کہ فرط انبساط سے آنکھیں کھل گئیں۔ اس خواب کی تعبیر اس وقت جو میری سمجھ میں آئی یہ تھی۔ کہ یاد کرنے کا مطلب عام طور پر طلب ملاقات ہوا کرتا ہے۔ مگر ایسے عظیم الشان شخص کی طلب ملاقات بحیثیت ایک امام کے بلا شبہ اُن کا بیعت کے واسطے بلانا ہے راز مخفی رکھیئے کا ارشاد الٰہی بھی ساتھ ہی تھا۔ مگر جوش انبساط میں اس کا خیال نہ کر کے جن احباب کو اس کارروائی کے مشورہ میں شریک کیا گیا تھا۔ واقعہ خواب اُنکے آگے بیان کر دیا۔ اور بیعت کے لئے مستعدی ظاہر کی۔ اس پر اُنہوں نے مہدی کے متعلق جو غلط روایات زبان زد عوام کالانعام ہیں بیان کر کے مجھے تذبذب میں ڈالدیا۔ اس حالت تذبذب میں جو کئی مہینوں تک رہی مجھے کئی ایک عجیب در عجیب خواب بھی آئے۔ جو فرداً فرداً اظہار صداقت مرزا جی کے لئے کافی تھے مگر اللہ تعالےٰ آپ کی صداقت کو مجھ پر اس طرح ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ کہ آیندہ سخت سے سخت ابتلاؤں میں بھی میرے ایمان میں تزلزل پیدا نہ ہو۔ اِس لئے میں اُن سے پورے طور پر مطمئن نہ ہو سکا۔ اور دُعاؤں میں لگا رہا۔ اگرچہ شیطانی احباب کے ذریعہ میرے دل میں مختلف طریقوں سے وسوسے ڈال رہا تھا۔ مگر میرے دِل میں خوف الٰہی جاگزیں تھا۔ اس لئے جلدی سے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی غفلت شعاری پسند کی۔ بلکہ دوبارہ حضرت جی کی خدمت میں لکھا کہ آپ کے متعلق میں نے ایک خواب تو دیکھا تھا۔ مگر تسلّی خاطر نہیں ہوئی۔ لہذا پھر دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا صدق اس طرح مجھ پر ظاہر کرے کہ تمام شک و شبہے مٹ جاویں۔ میرے اس خط کا جواب بھی

بطریق سابق یہ دیا گیا۔ کہ حضرت جی نے دُعا فرمائی۔ تم بھی دُعا کرتے رہو۔ اور راتوں کو اُٹھ کر دعائیں کرو۔ میں حضرت کے ارشاد کے موافق درود و استغفار کے ساتھ دُعاؤں میں لگ گیا۔ تین ہفتہ سے زائد عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میری زاری درگاہِ باری میں سُنی گئی۔ چنانچہ عالم خواب میں آسمان سے آواز سُنی "مرزا صاحب سچے ہیں" ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ پے درپے۔ پھر صرف آسمان سے ہی نہیں۔ بلکہ زمین اور اُس میں کے ذرے ذرے سے دلکش انداز سے بارم بار یہی ندا آئی تھی "مرزا صاحب سچے ہیں"..... الخ یہ آواز کچھ ایسی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ کہ دل چاہتا تھا۔ ہر دم سُنا کروں۔ مگر آواز کی کثرت اور اُس کی بتدریج بلندی سے اس قدر شور برپا ہوا۔ کہ میں جاگ اُٹھا۔ جاگنے کے ساتھ ہی تمام شک و شبے جو احباب کے ورغلانے سے پیدا ہوئے تھے کافور ہو گئے۔ اور مرزا جی کی صداقت میخ آہنی کی طرح دل میں دھس گئی۔ چنانچہ اُسی دن بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔ اور تھوڑے عرصہ کے بعد قادیان میں پہنچکر حضرت جی کے پیارے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کی اور مشرف بہ زیارت ہوا۔ الحمد للہ۔

خاکسار سلطان عالم احمدی۔ گوڑیالہ۔ ضلع گجرات

اخبار پرکاش کی غلط بیانی

پرکاش اپنے پرچہ ۶ بہادون سمت ۶۸ کے صفحہ ۶۔ مولوی نورالدین صاحب پیشوائے جماعت احمدی پر بیجا حملہ کرتے ہوئے اُنکی عبارت و الفاظ کو اپنے ذہن کے مطابق غلط سمجھ کر عوام کو دھوکا دیا ہے کہ مولوی صاحب کی رائے میں گوشت خور مردار خور ہیں۔ اور ۱۰۔ اگست کے پرچے بدر کا حوالہ دیا ہے۔ افسوس کہ ہندو اخبار پہلے خود حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور جب واجبی جواب دیا جاتا ہے۔ تو پھر نالش پر تیار ہو جاتے اور واویلا مچاتے ہیں۔ مولوی صاحب کی عبارت مندرجہ بدر مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۱۱ء جس کا حوالہ دیا گیا ہے نیچے لکھی جاتی ہے تاکہ پبلک کو پرکاش کی خوش فہمی اور علمی لیاقت کے موازنہ کا موقعہ ملے۔ و ہو ہذا۔ کمانے میں تین باتیں نہ ہوں۔ تو وہ کمانا غفلت کا موجب ہے ؛

(۱) حلال ہو یہ نہ سمجھ لو کہ چوہڑے ہی حرام خور ہوتے ہیں۔ بلکہ جو چوری کا مال کماتا ہے۔ وہ بھی حرام خور ہے جو جلسازی اور دھوکے سے مال جمع کرتا ہے وہ بھی حرام خور ہے۔ جو کسی دوکان میں مال شراکت رکھتا ہے اور اُس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ جو اپنے منصبی فرض کو عمدگی سے ادا نہیں کرتا اور ترقی تنخواہ کے لئے ہوشیار ہے۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ غرض جو بالباطل مال کھانے والے ہیں وہ سب حرام خور ہیں۔ اسی ضمن میں اُنہوں نے کہا ہے۔ غرض مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ خوب سُن لو کہ مردار خور اس بات کے علم سے بالکل ناواقف رہتے ہیں۔ یورپ کی قوموں کو بھی دیکھ لو۔ کہ اس بات کے باریک مسائل میں کچھ فہم نہیں ایک انسان کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے ؛

یہ عبارت کہیں ظاہر نہیں کرتی کہ گوشت خور کو حرام خور کہا ہے۔ پرکاش نے جو یہ عبارت لکھی ہے کہ کہ ایک گوشت خور چاہے کوئی الفاظ استعمال کرے لیکن درحقیقت گوشت خوری اور مردار خوری میں کوئی فرق نہیں۔ اور آخیر میں ان کی ہتک کی ہے اور لکھا ہے کہ مولوی صاحب جہاں خود مردار خوری کو ترک کرینگے وہاں اپنے پیروؤں کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت کرینگے۔ اب جب احمدی جماعت کے لوگ یا مسلمان اس کا جواب دینگے تو تمام ہندو نعل برآتش ہو کر گالیاں دینا شروع کرینگے۔ مولویصاحب کا صرف یہ مطلب تھا کہ انسان کو روزی حلال کھانی چاہیئے۔ اور وہ روزی حلال نہیں ہے جو کہ دغا و فریب یا بے ایمانی سے حاصل کیجاوے۔ اس قسم کی روزی حاصل کردہ میں اور مردار میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اور ایسی روزی کے کھانے والے چوہڑوں کے برابر ہیں حرام خوری میں۔ ہم پرکاش سے دریافت کرتے ہیں کہ مولوی صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ گوشت خور مردار خور ہیں۔ اور مولوی صاحب گوشت خوری کو ترک کر دینگے۔ پرکاش کو چاہیئے کہ وہ لغت کی کتاب جس سے اُس نے مردار خور سے گوشت خور معنے لئے ہیں پیش کرے۔ ورنہ اپنی بے جا حرکت پر پشیمان ہو کر تردید چھاپے اور اپنی غلطی کا اقرار کرے ؛

(ایک غیر احمدی)

ردِ تناسخ

جب انسان کو سزا دیجاتی ہے۔ تو اس لئے کہ ان بری عادتوں سے جو اس میں ہیں۔ اخلاق ہو جاوے۔ اور پھر وہ ترقی کر کے عمدہ عادات اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں ترقی اور تنزل کا مادہ ہے۔ انسان کی اول حالت اور موجودہ حالت خود اس امر کی شاہد ہے کہ وہ ترقی کر سکتا ہے۔ اہل ہنود کہتے ہیں۔ کہ انسانی رُوح بہ سبب اعمال جونوں میں جاتی ہے.......... اگر یہ سچ ہے۔ تو حیوانی جونوں میں بھی ترقی ہونی چاہیئے۔ تا یہ اس بات کا ثبوت ہو۔ کہ حیوانات بھی عمدہ اور بد عادات وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ بد عادت کو چھوڑ کر عمدہ اختیار کر سکتے ہیں۔ تا کہ کسی اعلےٰ جون میں جانے کے مستحق ہو سکیں مگر ان کی عادات ہمیشہ ہمیشہ ایک ہی روش پر رہتی ہیں۔ ایک ابابیل کا گھونسلا جس طرح حضرت نوح کی کشتی کی کڑیوں میں تھا۔ اسی طرح کا آج بھی وہ بناتی ہے۔ اس کے کھانے میں ترقی نہیں ہوئی۔ بولی نہیں بدلی۔ تو عقل سلیم کس طرح یقین کر سکے کہ حیوانات وغیرہ انسان ہیں جو جون پلٹ کر سزا بھوگ رہے ہیں۔ کیا کوئی ہے جو اس معمہ کو حل کر دے گا ؛

(خاکسار سید محمد فتح علی شاہ احمدی خوشاب)

رعایتی قیمت کتب

(برائے افریقہ۔ فقط)

نام کتاب	اصلی	رعایتی
براہین احمدیہ بے جلد ہر چہار حصہ	صہ	۱۴ار
دُرثمین اردو بے جلد ..	۳ر	۲ر
دُرثمین فارسی "	۵ر	۴ر
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں		۱۲ر
دُرثمین اردو مجلد ..	۴ر	۳ر
دُرثمین فارسی مجلد ..	۶ر	۴ر
دُرثمین اردو و فارسی مکمل مجلد	۹ر	۸ر
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ؛	۸ر	۳ر
مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ؛	۱۰ر	۷ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستوں کیواسطے یہ رعایت اخیر فروری تک رہیگی۔ لیکن ان کی طرف سے پوری قیمت بمعہ محصول ڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے ؛ بدر ایجنسی۔ قادیان

منطق الطیر

قرآن شریف میں منطق الطیر کا لفظ آتا ہے۔ تو نادان اور کوتاہ نگاہ نیچری گھبرا اُٹھتا ہے۔ مگر اس علم کے اہل بصیرت جانتے ہیں کہ پرند بھی آپس میں اظہار خیالات کے واسطے ایک طاقتِ نطق رکھتے ہیں۔ کشمیری میگزین میں ایک پُردرد مضمون نواب احمدیار خان نے چھپوایا ہے جسکی سرخی ہے "دو مہجور طائروں کا وصال"۔ ہم اس مضمون کو ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ نیچری کا لفظ آج کل علیگڈھ اسکول کے طلباء کے ساتھ ہم معنی ہو رہا ہے۔ اس واسطے ہم اس لفظ کو استعمال کرتے ہوئے اس بات کا اظہار ضروری جانتے ہیں۔ کہ ہماری مراد نیچری سے وہ لوگ ہیں۔ جو کسی ایسے امر کے جو اِن کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ صرف اس واسطے منکر ہو جاتے ہیں۔ کہ جہاں تک ان کو معلوم ہے وہ بات قانون نیچر میں نہیں ہے۔ ایسے لوگ کوتاہ نگاہ ہیں اور نادانی سے اپنی نگاہ کو حقیقت سے زیادہ اعتبار کرتے ہیں:-

سنہ ۱۸۶۹ء کے قریب مدرسہ کی تعلیم کے [illegible] معظم آباد تحصیل و ضلع [illegible] یہ علاقہ نشیب اور چھنب کا ہے۔ جہاں شالی فصل کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور موسم سرما میں اس علاقہ میں جانور اُن منگ۔ مرغابی۔ کونج۔ اس کثرت سے آتے ہیں کہ ان کی چیخ و پکار سے ایک عجیب قسم کا سمان رہتا ہے لوگ کثرت سے دام بچھا کر ان جانوروں کا شکار کرتے اور شب و روز ان کو کھاتے رہتے ہیں۔ میرے جانے سے قریب دو سال پہلے کا ذکر ہے کہ ایک نووارد [illegible] کیسر شاہ نام [illegible] ایک چھنب کے کنارے پر ایک تکیہ [illegible] کیا۔ جس میں ایک کنواں بنا کر مختصر سا باغیچہ بھی بنایا۔ اور [illegible] درخت لگائے۔ یہ تکیہ ایسے موقعہ پر ہے۔ جس کے چاروں طرف چھ سات گاؤں ایک ایک میل کے فاصلہ پر [illegible] ہیں۔ ان دنوں پلٹن چھاونی سیالکوٹ کے چند فوجی سپاہی شکار کے لئے اس طرف آنکلے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ کونجوں کی ایک ڈار آ رہی تھی۔ کہ ایک سپاہی سینہ پر بندوق رکھ کر لیٹ گیا۔ اور جب وہ ڈار اپنے درد آمیز آواز سے پرواز کرتی ہوئی اس کے سینہ کے مقابل آئی۔ تو اس بدرگ نے بندوق داغ دی۔ جس کے صدمہ سے ایک کونج زخمی ہو کر ڈار سے علیحدہ ہو گئی۔ اور اضطراب میں اس قدر پیچھے پلٹ گئی۔ کہ قریباً ایک میل کے فاصلہ پر چراگاہ میں بیدم ہو کر گر پڑی۔ گوال یعنے چرواہے لڑکوں نے اس کو پکڑ لیا اور سائیں کیسر شاہ کی خدمت میں لے آئے۔ بے زبان جانور کا ایک پر ٹوٹ گیا تھا۔ سائیں صاحب نے اس کو تکیہ کے صحن میں چھوڑ دیا۔ جہاں وہ دن بھر پھرتی رہتی تھی سائیں جی نے اس کی رات کی حفاظت کے واسطے بھی ایک چھوٹا سا خانہ ہوادار بنا دیا تھا۔ اور بڑی محبت سے اُس کی پرورش کرتے تھے۔ اسی طرح سال گذر گیا۔ اور وہی موسم برفانی مقیمان وطن کو جلا وطن اور بیچارے پہاڑی جانوروں کو آشیانوں سے بے خانمان کرنے والا آگیا۔ ایک قواعد دان فوج کی طرح آبی و صحرائی جانوروں کی خوبصورت قطاریں جدہر جاتی تھیں۔ ایک دم جاتی تھیں۔ اور جدھر مڑتی تھیں۔ ایک دم مڑتی تھیں۔ ایک عجیب اداء سے نہایت خوبی و صفائی کے ساتھ مڑتی تھیں۔ پرواز کے ساتھ دلکش آواز کیا تھی مہجور مسافروں کو وطن مالوفہ کی یاد کے علاوہ تکالیف غربت کی فریاد کا طریق بھی سکھاتی تھی۔ وہ پرشکستہ و دلخستہ کونج سائیں صاحب کی آغوش شفقت میں ظالم صیاد کی پرہیبت نگاہوں سے [illegible] ہوئی تھی۔ اور اپنی قابل افسوس زندگی خوشی و آرام سے بسر کر رہی تھی۔ لیکن جب رُت بدلی اور جانور بمجبوری مسافرت کے لئے اپنے آشیانوں سے بیگانے ہو کر اور باہر نکلے۔ اور قطار در قطار آسمان اور زمین کے درمیان [illegible] کے چکر لگانے لگے تو وہ حسرت خیز سین [illegible] ہو سکتا۔ جو ہم جنسوں کی [illegible] آمد اور حسرت [illegible] کی اس ہوس میں اس کی زبانی بے زبانی سے ظاہر ہوتا تھا۔ وہ کونج اپنے ساتھیوں کی پرواز دیکھتی۔ مگر خاموشی سے اور پرواز کی آواز سنتی مگر صبر کے ساتھ یہ [illegible] و صبر کی دردناک کیفیت کئی دن تک جاری رہی آخر جب صبر و ضبط کا پیالہ چھلک گیا۔ اور دامان تحمل و استقلال سے چھوٹ گیا۔ تو ایک دن اُس نے کونجوں کی ایک ڈار سے جو اس کے سر پر سے گذر رہی تھی۔ ایک دردناک آواز سُنکر خود بھی صدا دی۔ وہ صدا کیا تھی ہم اسکے مطلب و معنے سے مطلق ناآشنا ہیں۔ لیکن اس بے معنی صدا کا جو نتیجہ نکلا۔ اس کو مولانا روم کی زبان میں اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے ؎

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش ؎ باز جوید روزگار وصل خویش

پرشکستہ کونج مصیبت زدہ کونج کی آواز میں خدا جانے کس بلا کا اثر تھا۔ اور کس قدر سحر انگیز طاقت تھی کہ آواز درد بھری آواز صدا و لخراش صدا کے ساتھ ہی اُس کی ہم جنس قطار سے جو شور و غل بلند ہوا۔ اس کو بیسویں صدی کے مسلم الثبوت شاعر مرزا داغ نے اپنی پیاری زبان میں اس طرح ظاہر کیا۔ ؎

کمبخت وہی داغ نہ ہو دیکھو تو کوئی ؎ بے چین کئے دیتی ہے فریاد کسی کی

یہ صدا جب اس ڈار کی ایک کونج کے پردۂ گوش تک پہنچی تو وہ فوراً قطار سے علیحدہ ہو کر اس بچھڑے ہوئے ساتھی کی طرف آئی۔ جس کا بال بال کہہ رہا تھا ع بلبل ہوں صحن باغ سے دُور اور شکستہ پر۔ پرشکستہ کونج نے اپنے ہمدرد ساتھی کی گردن پر کچھ اس انداز سے اپنی گردن رکھی جس سے سراسر شکوہ مراد تھا۔ بقول مولانا روم ؎ از جدائی باز میرانی سخن ؎ ہرچہ خواہی کن ولیکن ایں مکن ؞ یعنی جو کچھ تو چاہے کر مگر آیندہ جدائی کا تذکرہ زبان پر نہ لا۔ سائیں جی یہ عبرت انگیز نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ ایک ساعت سے زیادہ عرصہ اُن دونوں جانوروں کو گردنیں ملائے ہو چکا ہے۔ مگر لا جنبش نہ پرواز ہے نہ آواز ہے تو کیا ہے ؎ بولتی تصویر ہے شہر خموشاں کی ہر اک ؞ اس طرح چپ سنتے ہیں سب ساکنان کوئے دوست۔ آخر سائیں جی انتظار کے بعد خود اُٹھے۔ جب نزدیک گئے تو قدم آہستہ آہستہ اُٹھایا۔ تاکہ وہ صاحب پرواز جانور پاؤں کی آہٹ سے اُڑ نہ جائے۔ لیکن جب پاس جا کر ہاتھ لگایا۔ تو دیکھا کہ سوز و گداز کے اُن دونوں پتلوں کے رُوح قفس عنصری سے پرواز کر چکے تھے ؞

منقولات

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور شمس العلماء مولوی عبد الحکیم صاحب

مخدومی حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا مضمون جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حکم سے لکھ کر پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے اخبار مذکور سے نقل کیا جاتا ہے +

(ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار مسیح موعود جناب مرزا صاحب کے متعلق شمس العلما مولوی عبد الحکیم صاحب کے جو استفسارات روزانہ پیسہ اخبار میں درج ہوئے ہیں۔ ان کی نسبت میں اوّل یہ عرض کرنا چاہتا ہوں +

پندرہ سال سے اوپر ہوا جب شمس العلما مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری نے مرشدنا حضرت مرزا صاحب قدس اللہ سرہ کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہم پر ظاہر فرمایا تھا مگر اُس دن سے آجتک بجز تکرار اظہار ارادہ مولوی صاحب نے ہم کو اپنے جوہر لیاقت سے مستفید ہونے کا کوئی موقعہ نہیں دیا۔ اگرچہ اس اثناء میں مولوی صاحب شمس العلماء بھی ہو گئے۔ لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے اس شمس کی شعاعیں اورنیٹل کالج کی دیواروں ہی پر محدود رہیں معلوم نہیں مولوی صاحب نے باوجود اس تبحر علمی کے جس کا وہ ادعا رکھتے ہیں۔ آجتک کیوں کوئی مذہبی اور دینی خدمت انجام دینے کی قابلیت ظاہر نہ کی۔ ہمیں آپ کی کوئی ایسی تصنیف معلوم نہیں۔ لیکن ۸ جنوری کے پیسہ اخبار میں آپ کی چند سطروں نے ہمیں آپ کی مذہبی معلومات کے متعلق کچھ متامل سا کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اورنیٹل کالج کی درستی کتب کے سنگلاخ میدان نے آپ کے اشہب قلم کو کچھ کند سا کر دیا ہے۔ اور آپ کے لئے موقعہ نہیں چھوڑا۔ کہ آپ آثار۔ حدیث۔ اور سلف صالحین کی تصانیف سے مزاولت رکھیں۔ آپ استفسار فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی حیثیت کیا ہے۔ آیا وہ مسیح موعود ہیں یا نبی ہیں۔ اور اس مدعی الہام کے الہامات کو ہم کس حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اور جناب مرزا صاحب کی تصانیف کو ہم کیا رتبہ دیتے ہیں۔

ایک شمس العلماء اور یہ استفسار! اور یہ معلومات! العجب ثم العجب!!! اگر جناب مرزا صاحب کا کوئی دعوےٰ نرالا ہوتا جسکی بنا حدیث نبوی نہ ہوتی۔ اگر مسلمان کسی آنیوالے نبی کے منتظر نہ ہوتے اور اس آنے والے مسیح کی حیثیت کے متعلق ان کا کوئی خاص عقیدہ بربنائے اقوال نبوی نہ ہوتا۔ اگر اس امت میں حضرت مرزا صاحب سے پہلے کوئی صاحب الہام نہ ہوتے اور وہ صاحب تصنیف بھی نہ ہوتے۔ تو پھر مولوی صاحب کو ان استفسارات کا حق تھا۔ ورنہ یا تو مولوی صاحب کو مذہبی واقفیت نہیں یا آپنے اپنے زعم میں ایک منطقی اشکال ہمارے سامنے رکھدی ہے۔ جو دراصل بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے اور کوئی اشکال اپنے اندر نہیں رکھتی۔ جناب مرزا صاحب اپنے دعوے کی رو سے وہی مسیح موعود اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس کا ذکر امام بخاری نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اور جس کے مسلمان منتظر ہیں اور مولوی عبد الحکیم صاحب کے ان سوالات سے مجھے شک سا پڑ گیا ہے۔ کہ وہ خود بھی کسی ایسے آنے والے پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ میں مولوی صاحب کے استفسارات کا جواب دوں + میں آپ سے مفصلہ ذیل سوال پوچھتا ہوں۔

(۱) کیا آپ ان حدیثوں پر ایمان رکھتے ہیں جن میں امت کے ایک امام مسیح نام کے آنے کا وعدہ ہے؟

(۲) کیا وہ نبی اللہ ہوگا؟

(۳) بخاری کی حدیث میں جو آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ اگر وہ نبی اللہ ہے تو اس حدیث کی آپ لا نبی بعدی سے کس طرح تطبیق کرتے ہیں

(۴) اگر وہ آنے والا بالفاظ نبوی نبی اللہ ہے۔ تو خاتم النبیین سے کیا مُراد ہے؟

باقی رہا حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور اُنکی تصانیف۔ اس کے متعلق میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جناب مرزا صاحب سے پہلے کوئی آجتک امت مرحومہ میں صاحب الہام پیدا ہوا ہے یا نہیں۔ کسی بزرگ نے اپنی ذات سے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا وعدہ پورا کیا ہے یا نہیں۔ یہ تو میں مانتا ہوں کہ آپ اُن علماء ربانی میں سے نہیں۔ لیکن کیا حضرت محبوب سبحانی حضرت شیخ المشائخ حضرت سید عبد القادر گیلانی علیہ السّلام حضرت شیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ السلام۔ حضرت قبلہ مجدد الف ثانی احمد سرہندی علیہ السلام حضرت قبلہ شاہ ولی احمد صاحب علیہ السلام سلطان الہند حضرت قبلہ معین الدین صاحب چشتی علیہ السلام اور کئی ایک اور اکابر اسلام علیہم السلام خدا تعالےٰ کے مکالمہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ وہ عالی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی طرح صاحب تصنیف بھی ہیں۔ ان کی تصانیف میں انکے الہامات بھی درج ہیں۔ وہ ان تصانیف میں اپنے الہام دُنیا کو سُناتے ہیں۔ زبردست پیشگوئیاں بھی کرتے ہیں۔ جو ان کی تصانیف کی اشاعت سے بہت دیر بعد پُوری بھی ہوئی ہیں ممکن ہے آپ کی نگاہ سے ایسی تصانیف نہ گزری ہوں۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو ان تصانیف کا پتہ بتا دیتے ہیں۔ مثلاً فتوحات مکیہ۔ فصوص الحکم۔ فتوح الغیب وغیرہ وغیرہ اب آپ فرما دیں +

(۱) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ شیخ عبد القادر گیلانی حضرت مجدد الف ثانی وغیرہ کے الہامات اور تصانیف کو آپ کیا حیثیت دیتے ہیں؟

(۲) ان [illegible] کیا حیثیت ہے شمس العلماء عبد الحکیم یاد رکھیں۔ کہ میں نے یہ سوالات تحریر کر کے ان کی بلا ان کے گلے نہیں ڈالی۔ بلکہ انکے سوالات کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھ کر ان کی خدمت میں بھیجا جاوے گا۔ لیکن میں سردست ان کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ سوالات لکھ کر اپنی فضیلت کا کوئی چنداں [illegible] نہیں دیا [illegible] تو بہت سطحی [illegible] ہیں۔ اور جو منطقی اشکال وہ بزعم [illegible] رہے ہیں۔ وہی [illegible] انکے رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ کسی آنے والے [illegible] ایمان رکھتے ہوں۔ اور جن اکابران اسلام کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے [illegible] نے جو کچھ اپنے متعلق اپنی تصنیف میں لکھا ہے ان [illegible] مولوی صاحب کو ایمان ہو؟

شمس العلماء عبد الحکیم کے سوالات کا جواب دینے سے پہلے ضروری تھا کہ ہمیں اس بات کا علم ہو جاوے۔ کہ آیا وہ کسی آنے والے مسیح پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں اور ان کا عقیدہ ہمارے اکابران اسلام کے متعلق کیا ہے۔ اگر وہ اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی مسیح آئے گا۔ اور مندرجہ بالا اکابران اسلام کے دعاوی متعلق الہام صحیح اور درست ہیں تو ہمیں جواب دینے میں ایک راہ اختیار کرنی ہوگی۔ اور اگر وہ آنے والے موعود سے بالکل ہی منکر ہیں اور اس طرح دیگر اکابر اسلام سے الگ عقیدہ رکھتے ہیں۔ پھر ہم دوسری

راہ اختیار کریں گے۔ایک دہریہ کے مقابل وہ ہتھیار کام نہیں آتے جو ایک خدا پرست غیر مسلم کے مقابل کسی کو استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ایک عیسائی کے مقابل ہم وہ دلائل نہیں استعمال کرینگے جو ہمیں آریہ کے مقابل برتنے پڑینگے۔یہی وجہ ہے۔کہ میں نے مولوی صاحب کے مستفسرہ امور کے جواب دینے سے پہلے یہ دریافت کر لینا ضروری سمجھا ہے۔کہ آپ پہلے اپنی حیثیت اور عقیدہ سے ہمیں اطلاع دیں۔اگر بعض امور میں ہمارے آپ کے مسلمات ایک ہوں تو پھر بہت حد تک معاملہ صاف ہو جاوے گا۔میں ان سوالات کے جواب پر مولانا عبدالحکیم کلانوری مدرس درہ نادرہ سابق ایڈیٹر واحشی کادیانی کے استفسار کا جواب مفصل دونگا۔

احمدیہ بلڈنگس ۱۷ جنوری ۱۹۱۲ء — خواجہ کمال الدین وکیل (بحکم حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب)

مرزا صاحب قادیانی کے الہام پر ایک منصفانہ نظر

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار روزانہ [illegible] مطبوعہ ۶ جنوری ۱۹۱۲ء میری نظر سے گذرا۔اور مرزا صاحب کی پیشگوئی کے متعلق ایک مضمون اس میں دیکھا۔اگرچہ میں نہ مرزائی کی جماعت میں سے ہوں نہ ان جیسا میرا عقیدہ ہے نہ انکے الہامات کا مصدق۔لیکن پھر بھی اس خاص الہام کی بابت تو میں لایق نامہ نگار صاحب کی مخالفت کا مخالف ہوں۔انصافاً ضرور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر پیشگوئی کی گئی ہے۔تو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔کیونکہ اس مضمون کے دیکھنے سے قبل مجھ کو اس پیشگوئی کے متعلق یا مرزا صاحب کی کسی اور پیشگوئی کی بابت تسلی واقفیت نہ تھی۔کسی مسلمان سے اس سوال کو دیکھ سخت حیرت ہوتی ہے۔کہ "الہامات کیوں ایسے مبہم ہوتے ہیں۔خداوند کریم عالم الغیب ہے۔الہام صاف لفظوں میں اچھا ہوتا" ارے جناب قرآن شریف و احادیث صحیحہ میں تو بکثرت ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں مثلاً قیامت کے متعلق نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام و فتنہ دجال وغیرہ وغیرہ اور بہت سی۔تو کیا یہ سب صاف دعیاں و شرح و مفصل ہیں؟ اگر ہیں تو پھر اختلاف کیسا (تقسیم بنگال منسوخ ہوگی الخ) یہ اعتراض تو بہت دور پہنچتا ہے۔اور گویا خود لینے ہی اوپر وارد ہوتا ہے فافہم مراسلہ نویس صاحب کا یہ خیال کہ ترمیم و تنسیخ بنگال سے اہل بنگال کی دلجوئی قطعاً نہیں ہوئی۔بلکہ ان کی اور دلشکنی کی گئی ہے سو اس کے متعلق شاید مراسلہ نویس صاحب نے بابو سریندر ناتھ صاحب بنرجی کی تقریر پر جو انہوں نے انڈین نیشنل کانگرس منعقدہ کلکتہ کے چھبیسویں اجلاس میں سنائی تھی۔غور نہیں فرمایا۔اور نہ بابو بپن چندر پال جیسے انتہا پسند اشخاص کے خیال سے واقفیت حاصل کی۔اخبار بین حضرات سے اہل الرائے بنگال کے خیالات پوشیدہ نہیں۔کانگرس کا پہلا رزولیوشن تنسیخ کے شکریہ کا ہے اور اس میں دلجوئی و ملاپ مسلم ہے۔غرضیکہ اکثر اہل بنگال اس کے قایل ہیں۔کہ تقسیم بنگال سے جو زخم لگا تھا وہ تنسیخ سے مندمل ہو گیا۔زیادہ سے زیادہ قابل مضمون نگار صاحب یہ ثابت کر سکینگے کہ تبادلہ دار السلطنت دہلی سے اہل بنگال خوش نہیں۔اس کو ہم بھی تسلیم کئے لیتے ہیں۔لیکن پھر بھی پیشینگوئی پوری ہو گئی۔اس لئے کہ پیشینگوئی میں صرف یہی تو ہے۔کہ اب ان لوگوں کی [illegible] ترمیم و تنسیخ [illegible] میں آ گئی اب رہا تبادلہ سے ناخوش ہونا۔ہوا کرے۔پیشینگوئی میں بھی تو یہ نہیں کہ آیندہ ناخوش نہ کئے جاوینگے یا ہمیشہ خوش رکھے جاوینگے۔ان امورات میں پیشگوئی ساکت ہے کچھ ہوا کرے۔پیشگوئی کا مطلب صرف اہل بنگال کی دلجوئی کی جاتی ہے۔جو کہ لایق مراسلہ نویس صاحب کے خود مضمون سے مسلّم ہے۔ملاحظہ ہو (۲) قول بنگالی وکیل۔بنگالیوں کے ایک پھوڑا تھا کہ جس کو اچھا کر دیا گیا (۳) کٹی ہوئی طرف جوڑ دی گئی۔دلجوئی نہیں کی گئی تو اور کیا ہے۔پھر کچھ ہوا کرے۔اس خاص الہام کی بابت تو میری سمجھ میں یہی آتا ہے۔

(راقم حکیم سید شبر علی از نجیب آباد)

کیا سچ مچ گوروکل کا یہی حال ہے؟

ذیل میں پنڈت آتما رام جی ویدی کا بیان درج کیا جاتا ہے۔جو آپ نے اخبار اندر میں درج کروایا ہے۔جس سے پتہ لگتا ہی کہ گوروکل میں تعلیم پا کر کیسے رشی۔مہرشی پیدا ہونگے۔

"میں آتمارام ویدی ولد بھگوان داس ویدی سکنہ بہبیال ضلع انبالہ سابق سب ڈویژنل آفیسر آپ کے حضور میں عرض پرداز ہوں۔کہ میں نے کیول آپ کے پریم سے پریرت ہو کر آریہ سماج کی سیوا اور وید دھرم کی انتی کے لئے اپنے چار لڑکے مسمیان برہمچاری چرنجیو شویت کیتو چرنجیو ویدویاس۔چرنجیو ستھہ یگیہ اور چرنجیو یاگر ملک۔اس وقت گوروکل کے ارپن کئے تھے۔جبکہ سادھارن آدمی گوروکل میں اپنی سنتان کو بھیجنے کے لئے تیار نہیں تھے اور جبکہ گوروکل میں لڑکوں کو بھیجنا ان کو دیدہ دانستہ اندھے کنوئیں میں گرانا تصور کیا جاتا تھا۔پرنتو ہے بھگوان! آپکے پریم نے درحقیقت اس قدر متوالا کر رکھا تھا۔کہ میں نے اپنے بچوں کو اپنے خاندان کی تمام مخالفت برداشت کرتے ہوئے بھی گوروکل میں بھیجدیا ہے بھگوان! میرے خاندان نے میری اس کام میں اس لئے مخالفت کی تھی۔کہ میں کوڑ برہمن ہوں۔اور برہمنوں کے دستور کے مطابق میرے بچوں کی سگائی اور ملتی ہو چکی تھی۔چونکہ گوروکل میں بھیجنے کے لئے یہ ضروری تھا۔کہ ان کی سگائی توڑ ہی جاتی۔اس لئے میں نے ان کی سگائی تک بھی توڑ ڈالی۔حالانکہ کئی آریہ سماجیوں نے مجھے اس وقت کہا بھی تھا کہ سگائی توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔جب برہمچاری گوروکل سے ودیا سماپت کر کے آئینگے۔تب ان ہی لڑکیوں سے ان کی شادی ہو سکتی ہے۔جیسا کہ خود لڑکیوں کے والدین بھی سوبکار کرتے ہیں۔پرنتو ہے بھگوان! میں نے اس قسم کی ڈبل کارروائی سے نفرت کھاتے ہوئے سگائی تک توڑ ڈالی اور نہ صرف اپنے خاندان کو بلکہ اپنی تمام قوم کے ایک حصے کو اپنا دشمن بنا لیا۔اس سے بھی بڑھ کر یہ لڑکے اُس وقت گورنمنٹ سکول کی چوتھی جماعت میں تعلیم پاتے تھے۔میں نے بھی وہاں سے ان کو ہٹا کر گوروکل کے ارپن کر دیا۔پرنتو ہے بھگوان! آج گیارہ سال کے بعد ان کی جو حالت گوروکل میں رہکر ہوئی ہے وہ اس قدر قابل رحم اور دردناک ہے کہ جس سے دیکھ کر میں ہنوز بھی سر پیٹ رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔کہ یہ سب بچوں کا ناش ہو گیا۔اور وہ دین و دنیا میں کسی کام کے نہ رہے۔چنانچہ میرے برہمچاری ستیہ یگیہ کی عمر اس وقت تقریباً بائیس ۲۲ برس کی ہو گئی ہے۔مگر وہ دس گیارہ سال تک گوروکل میں رہکر جو کچھ بنا ہے۔اس کی تفصیل یہ ہے۔کہ اس کی صحبت بالکل خراب ہو چکی ہے اور وہ ایک ٹوٹی ہوئی صحت کے ساتھ گھر آیا ہے۔اس کی تعلیم کا یہ حال ہے کہ وہ گوروکل کی نویں کلاس تک تعلیم پانے کے باوجود اس وقت وہ

چوتھی پرائمری کی کلاس میں بھی داخل ہونے کے لائق نہیں ہے۔ حالانکہ آج سے دس سال پیشتر وہ اسی جماعت سے گورو کل میں بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ کے لڑکے آج بی اے تک پاس کر چکے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے جو اُردو فارسی سیکھا تھا وہ تو اسے اس وقت تک یاد ہے مگر گورو کل کی سنسکرت بیل دھارا میں ہی چھوڑ آیا ہے۔ صحت کے علاوہ اس کو بات چیت کرنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔ نہ ہی وہ بازار سے کوئی معمولی سودا لا سکتا ہے۔ نہ ہی وہ سندھیا ہوں میں شامل ہوتا ہے۔ حالانکہ میرے گھر میں روز ہی ہون ہوتا ہے۔ مگر وہ باوجود تاکید کئے جانے کے بھی اس میں شامل نہیں ہوتا اور معمولی معمولی باتوں میں شرماتا ہے۔ یہی حالت برہمچاری ویدویاس کی ہے۔ اس کی صحت ستیہ کیتو کی نسبت زیادہ خراب ہے۔ اور وہ بھی اتنی لمبے عرصے کے بعد گورو کل سے واپس گھر آگیا ہے اور گھر اور گھاٹ دونوں طرف سے مارا گیا ہے۔ مَیں حیران ہوں کہ اس کو اتنی بڑی عمر میں کہاں بھیجوں اور اس کا کیا بناؤں۔ میرے برہمچاری شویت کیتو کی گورو کل میں جو حالت ہو رہی ہے اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس کی قسمت میں بھی اپنے دوسرے بھائیوں کا سا ہی فیصلہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے بارے میں گورنر گورو کل کی طرف سے مجھے خط آچکا ہے۔ کہ اس کو بھی گورو کل کی کلاس سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور ایک زبانی پیغام کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے کہ برہمچاری یا گیہ دیگیہ بھی شویت کیتو کے ساتھ ہی واپس گھر آجائے گا۔ گویا اس طرح سے میرے تمام لڑکوں کا فیصلہ ہو گیا۔ یہ دونوں برہمچاری بھی عمر میں بائیس برس کے لگ بھگ ہو چکے ہیں۔ ہے بھگوان! یہ درد شا تو میری سنتان کی گورو کل میں رہ کر ہوئی ہیں۔ نے تو ان کو گورو کل میں آپ کے مشن کی پورتی کے لئے بھیجا تھا پرنتو آپ کے مشن کی پورتی تو ایک طرف رہی۔ وہ تو اس قابل بھی نہ ہوئے کہ اپنی پیٹ پورتی ہی کر سکیں۔ میری اپنی حالت یہ ہو رہی ہے۔ کہ ایک طرح پر باوجود اس قدر بچے رکھنے کے بھی گورو کل کی طفیل سے اپنے آپ کو بے اولاد اور بیچارہ سمجھ رہا ہوں۔ بتلائیے! میرا بڑھاپے میں کیا حال ہوگا۔ اور میری لڑکھڑاتی ہوئی ہڈیوں کو کون سہارا دے گا"۔

اخبار اندر نے جو حال میں ماہواری ہفتہ وار چھپنے لگا ہے۔ آریہ سماجیوں پر بڑا احسان کیا ہے جو گورو کل کے تیار کردہ برہمچاریوں کے صحیح حالات چھاپ دیئے ہیں۔ کہ جنکی نسبت مشہور کیا جاتا تھا۔ کہ ایسے عالم و فاضل ہونگے۔

کہ ویدک دھرم کا جھنڈا چین۔ جاپان۔ عرب۔ ایران۔ یورپ اور امریکہ تک میں جا گاڑیں گے۔

ہماری حالت

اس سرخی سے معزز ہمعصر ملت نے اپنی حالت کا سچا فوٹو کھینچتے ہوئے کیسا ٹھیک لکھا ہے۔ کہ نہ ہماری دوستی کسی اصول پر مبنی ہے۔ نہ ہماری دشمنی کی معقول وجوہات ہیں جب کسی سے مطلب نکالنا منظور ہوا۔ تو شرم و حیا کی آنکھ پر پٹی باندھ ہم انہی لوگوں کے پاؤں پر جا سر رکھتے ہیں۔ جنکے برخلاف ایک گھنٹہ پہلے ہم نے زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہوئے تھے۔ مگر ہمارا یہ عجز بھی ایسا بدڈھنگے طور پر ہوتا ہے۔ کہ مطلب تو حاصل ہوتا نہیں۔ مگر ذلت و تحقیر کا طوق گلے میں پڑ جاتا ہے۔ اور عام پبلک میں ہمارا کوئی اعتبار نہیں رہتا۔ دوسری طرف جب ہم کسی دوست یا بھائی کی مخالفت میں کسی فایدہ کا شائبہ تک بھی پاتے ہیں تو مروت و اخلاق کو طاق نسیان پر رکھ دشمنی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ابنائے ملت اپنے باہمی تعلقات پر ایک معائرانہ نظر ڈالیں۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں ہماری دوستی و دشمنی کا راز نامعقول اغراض و نفسانی خواہشات سے سربستہ ہے۔ کیرکٹر کی پاکیزگی۔ خیالات کی عظمت قوم یا بنی نوع انسان کی بہبود کا کوئی تعلق ہماری دوستی و دشمنی سے نہیں ہے۔ مگر ظلم یہ ہے کہ عامتہ الناس کو دھوکا دینے اور اپنی اغراض کا سادہ لوح لوگوں کو تختہ مشق بنانے کے لئے ہم اپنی دوستی یا دشمنی کو ہمیشہ قومی رنگ میں ظاہر کرتے ہیں۔ اب ہم میں بعض لوگوں کا پیشہ ہی یہی ہے۔ کہ بڑے آدمیوں کے رازدان بنکر دوستی و دشمنی کے اجارے بزعم خود اپنے قبضہ و تصرف میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس چالاکی اور ابلہ فریبی سے وہ اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔ اور بہت سی صورتوں میں قومی ترقی کی چلتی گاڑی میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ ضرورت ہے اس امر کی۔ کہ ہم سب اپنے طریق عمل پر نظر ثانی کر کے اسمیں ایسی اصلاح کریں۔ کہ ہمارا کیرکٹر خالص اسلامی کیرکٹر بنجائے۔ ورنہ ہماری موجودہ روش ہم کو دن بدن صراط المستقیم سے دُور دُور کرتی جائے گی۔ وما علینا الا البلاغ۔

(المنیر)

لائل پور میں آریوں کی کرتوت

ہمیں یہ سُنکر کچھ تعجب نہیں ہُوا کہ لائلپور کے آریہ سماجی حضرات نے ۲۷ دسمبر کو جبکہ لائلپوری اصحاب اس دن شری گورو گوبند سنگھ مہاراج کا جنم دن منا رہے تھے۔ سماج مندر میں حد درجہ کا مفسدانہ اور اشتعال انگیز لیکچر کروا دیا۔ جس میں سکھ دھرم کے پاک اصولوں اور شری گورو صاحبان کے سرشیٹ جیون پر دل کھولکر کمینہ اور مفسدانہ حملے کئے گئے۔ لائلپور آریہ سماج کے کارکنوں کو شرم آنی چاہیئے تھی۔ کہ کس موقعہ پر ان کی طرف سے چھیڑ چھاڑ شروع کی گئی۔ اگر وہ گورو گوبند سنگھ مہاراج کی مہماں اور جس ہوتا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ تو بھی انسانیت اور شرافت اس امر کی مقتضی تھی کہ ایک دن آگے پیچھے ایسی بکواس کی جاتی سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت جبکہ ملک میں ہر طرف اتفاق کے لئے ہاتھ پسارے جا رہے ہیں آریہ سماجی اپنی جبلی عادات سے باز نہیں آتے۔ جو ملک کیلئے سخت بدقسمتی کا باعث ہے۔ ہم صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور کی خاص توجہ اس طرف مبذول کرواتے ہیں۔ کہ وہ ایسی مفسدانہ تقریروں کا انسداد فرمائیں۔

(المنیر)

خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

وقت آگیا ہے کہ مُسلمان اب اپنی حالت کو محسوس کریں اور سوچیں کہ باد مخالف انہیں کدھر اڑائے لئے جا رہی ہے۔ جو تبدیلیاں زمانہ میں ہوئیں ہیں یا ہوتی رہی ہیں یا آیندہ ہونے والی ہیں۔ اب ان سے زیادہ دیر تک چشم پوشی نہیں کیجا سکتی۔ وہ نعرہ اللہ اکبر جس کی صدائیں بحر عرب سے پار جا کر دریائے چین و بحر اقیانوس تک میں تموج پیدا کر رہی تھیں۔ اور اس محیط کی ساری مخلوق فرزندان لا الہ الا اللہ کی زیر حکومت تھی۔ اب ان کی شکست و ریخت سے جو عمارت تعمیر ہونے کو ہے اس کے ہر گوشہ [illegible] بھی کلمہ کے نقش و نگار کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ہر برس تک تو ہم اس حالت میں تھے کہ عرب و ترک و کرد و ہندی و سندھی و ایرانی و افغان و مغل و تاتاری و ازبک و قلماق و قرغز و چینی و مراکشی و بربر و سوڈانی سب کے سب آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک کا درد دوسرے کے دلوں میں تھا۔ فتح سومنات پر بغداد میں خوشی منائی جاتی تھی۔ اور خوارزم و خجند کی تباہی پر دہلی۔ جون پور ملتان۔ واجودھن کی خانقاہوں اور مدرسوں میں ماتم ہوتا تھا۔ خانہ کعبہ ہمارا مرکز تھا۔ اور حرم رسول اللہ ہمارے مذہب و معاشرت کی نشستگاہ تھی۔ ہمارے قایم مقام

ہر ملک سے ہر سال میں ایک مرتبہ اس پاک مرکز میں جمع ہوتے تھے۔ اور ہر سال اسلامی برادری کی تقویت و توثیق کا عہد تازہ کر کے دنیا کے جس حصہ میں واپس جاتے تھے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی روشنی پھیلاتے تھے دیوار دانا سے لیکر دیوار چین تک جہاں گئے کتاب اللہ کو ساتھ لے گئے اور براعظم افریقہ اور ایشیا کے علاوہ آجکل کی علمی دنیا میں توم گاتھ کی سلطنت قسطنطین و ہرقل کی دارالسلطنت اطالیہ وایٹرملک کے صوبہ دہنگری و فرانس کے علاقے بھی کلمہ توحید کے ماتحت ہو گئے لیکن آن سبو بشکست وآن پیمانہ ریخت۔ اب تو یہ کیفیت ہے کہ مسلمان روز بروز بے غیرت ہوتے جاتے ہیں۔ اور آئندہ خدا معلوم کیا ہوگا +

۸۶۶ھ میں یورپ لا الہ الا اللہ کی حکومت سے آزاد ہوگیا۔ مسجدیں کلیسیا بنائی گئیں اور قرآن کریم کے اوراق سے خنزیر کا گوشت پکایا گیا۔ ۱۱۳۱ھ ہجری میں آل عثمان جو ہاتھ میں قرآن لئے ہوئے وائنا کے دروازے تک پہنچ گئے تھے پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ اسی دن سے اللہ نور السموات والارض کی [illegible] میں پڑگئی اور آفتاب اسلام میں گرہن لگتا گیا +

(۱)	۱۱۳۱ ہجری	میں	پلونہ سرویہ	نکل گئے
(۲)	۱۱۸۰ھ	"	کریمیا تاتار سائبریا	"
(۳)	۱۲۳۵ھ	"	یونان و ایران کے ۱۸ شہر	"
(۴)	۱۲۵۷ھ	"	الجزائر	"
(۵)	۱۲۷۴ھ	"	ہندوستان	"
(۶)	۱۲۸۰ھ	"	قرہ طاغ	"
(۷)	۱۲۸۱ھ	"	علاقہ قاف	"
(۸)	۱۲۹۰ھ	"	خیوہ بخارا۔ خوارزم	"
(۹)	۱۲۹۹ھ	"	مصر ٹونس	"
(۱۰)	۱۳۰۲ھ	"	مرو شروان بادکوبہ	"
(۱۱)	۱۳۲۶ھ	"	بوسینا ہرزیگوینا بلگیریا	"
(۱۲)	۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ھ	"	مراکش	
(۱۳)	۱۳۲۹ھ	"	طرابلس و ایران کے نکالنے	

کی کوشش کی +

(وقائع زنگون)

معیار الصادقین

راستبازوں کی پہچان کے

اصول۔ مسیح موعود کے

دعاوی کے ثبوت۔

قیمت ۳ر

کتب بدر ایجنسی

نام کتاب	قیمت
براہین احمدیہ بے جلد ہر چہار حصہ ..	۵ر
در ثمین اردو بے جلد ..	۳ر
در ثمین فارسی بے جلد ..	۵ر
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے۔ وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں + ...	۱۲
در ثمین اردو مجلد	۴ر
در ثمین فارسی مجلد	۶ر
در ثمین اردو فارسی مکمل	۹ر
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علیصاحب ایم اے	۸ر
مضمون بر عصمت انبیاء " "	۱۰ر
عربی بول چال۔ عبدالحی عرب صاحب اردو عربی بولی سیکھنے کے لئے عمدہ طرز۔ ..	۲ر
چولہ بابا نانک صاحب باوا نانک علیہ الرحمتہ کے مسلمان ہونے کا ثبوت	۱ر
لیکچر جہلم سنگھ — ماسٹر عبدالرحمن صاحب کا لیکچر۔ باوا نانک علیہ الرحمتہ کے مسلمان ہونے پر	۱۰ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں اردو	۱ر
اربعین اردو — حضرت اقدس ؑ کی تصنیف دعوے مسیح موعود پر دلائل ..	۵ر
اسماء الحسنیٰ [illegible] کے ناموں کے معانی لطیف پیرایہ میں	۵ر
[illegible] خواجہ صاحب۔ ایک عیسائی پادری کے جواب میں	مفت
مکتوبات احمدیہ اردو — حضرت میرزا صاحب کے خطوط کا مجموعہ ..	۸ر
نغمہ اکمل — اردو نظم از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت میں ..	۲ر
موعظۃ الحسنیٰ مصنفہ حضرت سید محمد احسن صاحب	۲ر
خطبات کریمیہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خطبے	۴ر
سلک مروارید ۱ اردو۔ عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم وتبلیغ ..	۴ر
کامن احمدی غلام رسول	۱۰ر
سلک مروارید ۲ اردو۔ عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم وتبلیغ ..	۴ر
تحفۃ العرب عربی۔ عبدالحی صاحب کی تصنیف۔ ائمہ سلف کے عقائد مسیح کی وفات قرانی اور احادیثی دلائل۔	۳ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۹۔ اردو مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ اقتباس از کتب و تقریرات حضرت اقدس ؑ و خلیفۃ المسیح	۱۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۸ اردو " " "	۱۲ر
" ۲۷ اردو " " "	۱۲ر
عقائد احمدیہ اردو۔ احمدی اور غیر احمدی کے عقائد۔ آیات و احادیث سے احمدیت کے دلائل۔	۲ر
سنت احمدیہ اردو نماز روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان	۴ر
ثنائی چکر اردو۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت میں	۲ر
احسن القصص اردو۔ سورۂ یوسف کا ترجمہ معہ تفسیر مصنفہ اکمل صاحب ..	۲ر
سفرنامہ ناصر ۲ نظم اردو حضرت میر ناصر نواب صاحب	۳ر
شہی کی اشتہار کی اردو۔ میر قاسم علیصاحب رد آریہ	۶ر
گلدستہ حمد نظم حضرت میر صاحب ..	۱ر
فرزند علی اردو۔ بابو فرزند علی صاحب۔ ابراہیم سیالکوٹی کے اعتراضوں کا جواب	۳ر
مجربات نور دین حصہ اول۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مجرب طبی نسخہ جات	۱۰ر
مجربات نور دین حصہ دوم " " "	۱۰ر
سری نہہ کلنگ درشن اردو۔ حضرت اقدس ؑ کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ہندو کتابوں سے	۸ر
فتح دین پنجابی نظم وفات مسیح کے ثبوت میں معہ حوالجات	۳ر
کرشن لیلہ ایک ہندی نظم۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر	۱ر
مورکھ سدہ پنجابی نظم سلسلہ کی صداقت میں .	۱ر
الاستخلاف آیات قرانی شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب	۴ر
القول الصحیح اردو نظم سلسلہ کی تائید میں	۱ر
نظم مستورات پنجابی نظم۔ عورتوں اور بچوں کے لئے سلسلہ تائید میں مفید ہے	۱۰ر
شہادت آسمانی حصہ اول۔ ایک شدید مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب ۵ر حصہ دوم	۲ر

بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

اخبار عالم پر ایک نظر

قسطنطنیہ اور مصر کی خبریں بتلاتی ہیں کہ ۱۸-دسمبر کے جنگ میں اٹلی والوں کے چھ افسر قتل ہوئے۔امیر علی پاشا اپنی فوج لے کر درنہ پہنچ گئے ہیں۔ مصر کے والنٹیروں نے بڑی شجاعت لڑائی میں دکھائی۔ ۲-جنوری کو جو درنہ میں معرکہ ہؤا اُس میں ۲۰۰ اطالین ہلاک ہوئے مسلمانوں کے صرف چھ شہید۔ برطانیہ سے چار ڈاکٹر اور تین ڈریسر ترکوں کی امداد کے واسطے روانہ ہوئے۔ ۲۸ دسمبر کے درنہ کے جنگ میں مسلمانوں نے اطالیوں سے دو توپیں اور بہت سے اسلحہ چھین لئے۔ اور ذو تلو فوجی افسر ہلاک ہوئے۔ طبروق میں مجاہدین کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ تین سو اطالی سپاہی مارے گئے۔ پندرہ افسر ہلاک ہوئے۔ ۱۶-جنوری کو طرابلس میں سخت جنگ ہوئی ترکوں نے فتح پائی ۵۰۰۰ کارتوس اور ۳۰ خچریں ہاتھ لگیں + **ایران** میں روسی فوج کی تعداد بڑہتی چلی جاتی ہے۔ روس مصر ہے کہ ایران گورنمنٹ معزول شاہ کو وظیفہ دے + پونہ میں سخت **طاعون** کا زور ہے + سُنا گیا ہے کہ افغانستان میں ریل بنانے کی طیاریاں ہیں + ایک عجیب خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے کہ سردار نصر اللہ خان نے تمام ڈاکوؤں اور لٹیروں کے نام فرمان نافذ کیا ہے کہ وہ جلال آباد میں حاضر ہوں ضروری معاملات پر بحث ہوگی۔ ہم اس خبر کی سنجیدگی کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ڈاکو اور لٹیرے کیا امیر کے زیر فرمان چلنے والے ہیں کیا وہ ملک کے خیرخواہ مدبر ہیں جو ان سے معاملات پر بحث ہوگی۔ امید ہے کوئی صاحب اس خبر کی حقیقت پر مزید روشنی ڈالیں گے + ہندوستان میں **مکتی فوج** کی ایک عظیم نوآبادی قایم کرینگے + ایک صاحب نے بیس ہزار ایکڑ کا رقبہ حاصل کر کے جنرل بوتھ کو بستی کے لئے پیشکش کیا ہے +

دھرم پال کی قسمت دھرم پال کا اخبار اندر آجکل کیا ہے ہ لالہ منشی رام اور انکے گورو کل کی اندرونی خرابیوں کا فوٹو ہے تازہ پرچے میں لالہ صاحب کے سولہ جھوٹ گنے گئے ہیں۔ ممکن ہے منشی رام ایسا ہی خراب دل ہوں اور گورو کل ایسا ہی تباہ کن کارخانہ ہو جیسا اندر پال ظاہر کر رہا ہے مگر بیچارے دھرم پال کی قسمت بھی عجیب ہے کہ اس غریب کو جو محسن ملا وہ بالآخر ایسا خراب کار ثابت ہؤا کہ دھرم پال کو اسکے برخلاف برملا سر بازار چیخنے پکارنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ ہؤا +

اسٹیشن مکھی سرائے پر مال گاڑی پر ڈاکہ پڑا + طرابلس میں جو اخباروں کے نامہ نگار تھے وہ اٹلی کے سخت قواعد سے تنگ آکر ترکی کیمپ میں آگئے ہیں + **چین** میں جمہوری سلطنت قایم ہوئی۔ فغفور نے تخت سے دست برداری کی جمہوری کا سب سے پہلا بیہودہ کام یہ ہے کہ ایک جرمن کمپنی سے کئی کروڑ روپے قرض لینا منظور کیا ہے + گورنمنٹ مدراس نے ایک کمیٹی قایم کی ہے جس میں ۷ امبر ہیں ایک مسلمان بھی ہے یہ کمیٹی اس امر پر غور کرے گی کہ مدراس میں اخلاقی و مذہبی تعلیم کس طرح دیجا سکتی ہے + پانی کے نیچے تیرنے والا ایک برٹش جہاز بنام اے ہنری ایک دوسرے جہاز سے ٹکرا کر بمعہ چار لفٹننٹوں اور دس سواروں کے سمندر میں غرق ہو کر دوسرے جہاز کے مسافروں کے واسطے موجب خوف و عبرت ہؤا۔ کیا ہی دردناک وقت ڈوبنے والوں پر گذرا ہوگا۔ اللہ بچائے + بادشاہ سلامت کے بخیریت ولایت پہنچنے پر پیغام وفاداری کا تار ویسرائے نے بھیجا ہے جو تمام والیان ریاست اور تمام رعایائے برٹش انڈیا کی طرف سے ہے + پنجاب میں ہر جگہ ہندو مسلمان مخلوط جلسے کر کے قیصر ہند کے بخیریت مراجعت وطن پر مبارک بادکی تاریں روانہ کر رہے ہیں + تجویز ہے کہ ڈھاکہ میں ایک سرکاری نئی **یونیورسٹی** ہو۔ جو اگرچہ جنرل ہوگی۔ مگر امید کیجاتی ہے کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں اس سے امداد ملے گی + سُنا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایورویدک اور یونانی حکمت کی امداد بند کی جائے اگر یہ سچ ہے تو اس سے **مشرقی علوم** کو بہت [illegible] پہنچے گا + پایونیر ایک عجیب آدمی کی خبر دیتا ہے جس کے چھونے سے **گھڑی بند** ہو جاتی ہے۔ وہ ریل [illegible] ہے اور اب اپنی گھڑی کو صندوق میں ڈالکر لے جاتا ہے معلوم نہیں اس میں کونسی قوت مخفی ہے جس کا یہ نتیجہ ہے سائینسدانوں کی توجہ کے لائق ہے + مولوی ممتاز علی صاحب مدرسہ نسوان علیگڈہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے اسکول مختلف شہروں میں ہوں۔ بیشک ہوں۔ لیکن ایک مرکزی اسکول کا قیام ازبس مفید ہوگا + سُنا گیا ہے کہ ریاست بہاولپور میں ایک عالیشان گرجا تعمیر ہونے والا ہے + **جنگ طرابلس** کا ہنگامہ برابر جاری ہے روما سے جو خبریں آتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ ۳۰ جنوری کو ترکوں نے بنگازی پر حملہ کیا لیکن پسپا ہوئے۔ چار اطالین قتل ہوئے اطالیہ کا جنگ پر لہہ ۸ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اب اطالین کا ارادہ ہے کہ کنارہ عرب پر جدہ پر قبضہ کریں۔ جو حاجیوں کا بندرگاہ ہے۔ یہ ارادے بحری طاقت کے گھمنڈ پر کئے جا رہے ہیں + ہسپانیہ و پرتگال میں کئی جگہ خوفناک **سیلاب** آئے ہیں ہزاروں لوگ بیکار و قحط زدہ پھر رہے ہیں + مکسیکو میں **انقلابی** فسادات ہو رہے ہیں + ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ پڑھا تھا کہ ایڈورڈ گزٹ ایبٹ آباد کے مالک سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اب ۵-فروری کے پرچہ گزٹ سے معلوم ہؤا کہ مالک اخبار نے **اپیل** کی ہے۔ امید ہے کہ حکام بالا دست اس اپیل کو بنظر ترحم دیکھینگے۔ جہاں تک ہم نے ایڈورڈ گزٹ کو پڑھا ہے اور اُس کے ایڈیٹر سے ملاقات کی ہے۔ ہم اس کی نیک نیتی اور وفاداری گورنمنٹ میں کوئی فرق نہیں پاتے اور ہماری دلی خواہش ہے کہ مسٹر قلندر سے یہ بلا ٹل جائے + مسلمانوں کے مشہور اخبار وکیل امرتسر کے بانی شیخ غلام محمد صاحب ۳-فروری ۱۹۱۲ء کو لاہور میں **فوت** ہوئے جہاں وہ علاج کے واسطے گئے تھے میت امرتسر لائی گئی اور ایک بڑی جماعت نماز جنازہ میں شامل ہوئی شیخ صاحب ایک خلیق آدمی تھے اور اخباری دُنیا میں عمدہ شستہ لٹریچر کا مذاق پیدا کرنیکی [illegible] میں انہوں نے کبھی [illegible] فت و فہم کے مطابق دریغ نہیں کیا۔ انہوں نے بہت ہی اچھا کیا جو اپنی زندگی میں ہی وکیل [illegible] کے سپرد کر دیا اور اُسے ایک قومی اخبار کی صورت میں [illegible] کر دیا +

مختصر فہرست کتب دکان محمد یامین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

نور القرآن حصہ اول مصنفہ حضرت مسیح موعود ۲ر
اعجاز احمدی " " [illegible]
شہادت القرآن علی نزول المسیح " ۴ر
محمود کی آمین — ر کرامات المہدی ار
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۲ر
نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم .. ..
ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب .. ۶ر
تعلیم المہدی — لے ر اسلام اور دیگر مذہب ۳ر
حمایل شریف مترجم مجلد .. ۱۱ر
تبلیغی کارڈ نظم مسیح موعود فی سیکڑہ ۶ر

فہرست مبایعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

بھاگن بی بی معرفت فضلدین ماتگٹ اوچے حافظ آباد گوجرانوالہ

مریم بی بی " " " " "

سجادل " " " " "

والدہ احمد دین طبیب شہر سیالکوٹ محلہ کمہاراں متصل شوالہ

محمد اسمٰعیل۔ " " "

محمد عالم۔ امام الدین " " "

چوہدری شرف دین معرفت چوہدری نظام الدین احمدی

برخوردار علی محمد .. مخدوم رشید۔ ضلع ملتان

کرم دین کمپونڈر شفاخانہ ظفروال +

منشی علی محمد بٹی رایاں تحصیل زیرہ +

محمد ولد قطب الدین چک اسکندر متصل کھاریاں

دین محمد تاجر چوب موچی دروازہ لاہور

محمد عثمان غنی کلکتہ ۴۰؍۸ ڈاک خانہ بابی گنج +

ہمشیرہ شیخ جلال الدین دھرم کوٹ بگہ +

کریم بخش مکند پور۔

راجہ زمیندار سلار کے ضلع گجرات +

سبحان خان فارسٹ گارڈ حلقہ بکوالا

نبی بخش دانہ زید کا۔ پسرور

غلام قادر " " "

محمد علی " " "

سمند خان . . . .

مسماۃ حیات بیگم زوجہ محمد مبارک علی تاجر چوب موری دروازہ۔ لاہور

کرم اللہ تھرڈ ماسٹر مڈل سکول غوطہ سیالکوٹ

حیات محمد زمیندار مع اہلیہ ملونڈی ہنڈراں تحصیل زیرہ

فتح علی امیدوار پٹواری۔ کھوڑہ۔ ضلع ہوشیارپور

مسماۃ خانت بی بی موضع روشن پور ڈاک خانہ سٹیشن عبد الحکیم۔ ضلع ملتان +

غلام محی الدین بنگے ضلع گجرات +

مرزا وزیر بیگ معرفت سید حامد حسن صاحب تحصیلدار بکوالا +

فضل کریم دیرم +

علی محمد نمبردار۔ علی پور دیہہ ۲۵ تعلقہ سنجورا

فضلدین ہمراہ بنگے ضلع سیالکوٹ +

پیر محمد ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور مقام قاضی بہاڑ

فیروز الدین زمیندار چک ۱۵۱ ڈاک خانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی صاحب عرب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۷ خوراک کا عہ روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے باد ائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

۱۳۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری سنین مروجہ۔ عیسوی ہجری فصلی۔ بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دیئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائداد۔ رئیس جج مجسٹریٹ رجسٹرار مصنف۔ مورخ۔ ایڈیٹر۔ وکیل۔ مختار اور مہاجن ساہوکار اور عرضی نویس۔ ایجنٹ۔ پٹواری نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے انصاف اور امن اور عدل قائم رکھنے کا بڑا دارومدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے اسکے بغیر ہی کھاتے۔ وثیقے۔ پرانے دستاویز۔ مورخانہ مضمون۔ گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے پرانی جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے قیمت اصلی صہ رعایتی اخیر فروری تک صرف تین روپے +

ست بچن ۳/۴

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر طیار ہے جسمیں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو قیمت ۱۱ر اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں +

آئینہ کمالات اسلام	۱۲	انوار الاسلام	۴ر
کتاب البریہ	عہ	ایام الصلح فارسی	۸ر
روئیداد جلسہ دعا	۳ر	استفتاء۔ لیکھرام	۱ر
کرامات الصادقین	۸ر	نور الحق ہر دو حصہ	۱۴ر
حقیقۃ المہدی	۱ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
شحنہ حق	۶ر	فتح اسلام	۳ر
توضیح مرام	۳ر	انجام آتھم	۴ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر	حقیقۃ الوحی	للعہ
حجۃ اللہ	۶ر	ضیاء الحق	۲ر
نشان آسمانی	۲ر	سر الخلافہ	۸ر
رسالہ جہاد	۱ر	کشتی نوح	۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر	مسیح ہندوستان میں	۳ر
نجم الہدیٰ	۸ر	چشمہ معرفت	۸ر

لجۃ النور ۳ر

المشتہر مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس مسیح موعود۔ قادیان

مسلمانوں کا مشیر

اخبار "المشیر" ہے۔ جو انکے ملکی اور قومی حقوق کا محافظ۔ انکی تمدنی برائیوں کا مصلح۔ انکی تعلیم کا حامی۔ انہیں اتحادی زندگی اور علمی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنیوالا ملک بھر میں اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے قیمت صرف تین روپے سالانہ۔ المعلن مینیجر اخبار المشیر مرادآباد

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے جسمیں علمی تمدنی۔ اخلاقی تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے متین دندان شکن جواب ہوتے ہیں قیمت سالانہ ۱ؔ۔ لیکن آخر فروری ۱۹۱۲ء تک نصف قیمت ۸ پر دینے کا اعلان کیا جاتا ہے +

المشتہر مینیجر ضیاء الاسلام مرادآباد